www.naqshbandiaowaisiah.com

ماھنامہ

المرشد

جولائی
2005

اللہ
رسول
محمد

قَدْ أَفْلَحَ مَن تَزَكَّىٰ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ

القرآن الکریم

ترجمہ

وہ فلاح پا گیا جس نے تزکیہ کر لیا اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا پھر نماز کا پابند ہو گیا۔

"کلامِ مقدس کی توہین کے اصل ذمہ دار کون؟"

www.naqshbandiaowaisiah.com

ماہنامہ

المُرشد

بانی: حضرت العلام مولانا اللہ یار خانؒ مجدد سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ

سرپرست: حضرت مولانا محمد اکرم اعوان مدظلہ العالی شیخ سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ

جولائی 2005ء ربیع الثانی / جمادی الاول ۱۴۲۶ھ

جلد نمبر 26 ✻ شمارہ نمبر 12

مدیر

چودھری محمد اسلم

جوائنٹ ایڈیٹر : ضمیر حیدر

سرکولیشن مینیجر : رانا جاوید احمد

کمپیوٹرڈیزائننگ اینڈ لے آؤٹ

رانا شوکت حیات، محمد ندیم اختر

قیمت فی شمارہ 25 روپے

LRL # 41

اس شمارے میں

1- کلام شیخ	سیماب اویسی	02
2- اداریہ	محمد اسلم	03
3- اقوال شیخ	امیر محمد اکرم اعوان	04
4- انسانی کردار اور اس کے نتائج	امیر محمد اکرم اعوان	06
5- اکرم التفاسیر	امیر محمد اکرم اعوان	15
6- سوال و جواب	امیر محمد اکرم اعوان	21
7- اجتماع کی حقیقت	ضمیر حیدر	26
8- اجتماع کے آداب	امیر محمد اکرم اعوان	27
9- تفاخر خدا کو سزاوار ہے (نظم)	انجینئر عبدالرزاق اویسی	32
10- نسبت ہے ان ہی سے ہم کو	میجر غلام قادری	33
11- معالج کی ذمہ داری اور طریقہ علاج	ڈاکٹر محمد اقبال ظفر	34
12- طب و صحت (متعدی خارش)	ڈاکٹر محمد اقبال ظفر	35
13- گوشہ خواتین	انتخاب	37
14- مکتوبات (سلسلہ وار)	حضرت العلام مولانا اللہ یار خان	41
15- غبار راہ (سلسلہ وار)	امیر محمد اکرم اعوان	44
16- طریق السلوک فی آداب الشیوخ	آسیہ اسد اعوان	49
17- اسلام کی چار بنیادیں	ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ	54

بدل اشتراک	سالانہ
پاکستان	250 روپے
بھارت / سری لنکا / بنگلہ دیش	
مشرق وسطی کے ممالک	100 ریال
برطانیہ ۔ یورپ	35 اسٹرلنگ پاؤنڈ
امریکہ	60 امریکن ڈالر
فار ایسٹ اور کینیڈا	60 امریکن ڈالر

انتخاب جدید پریس ۔ لاہور 042-6314365

ناشر ۔ پروفیسر عبدالرزاق

رابطہ آفس = ماہنامہ المُرشد' اے ۔ ٹی ۔ ایم ۔ بلڈنگ' پل کوریاں' سمندری روڈ' فیصل آباد ۔ فون 041-668819

Web Site : www.alikhwan.org.pk

E.Mail : info@alikhwan.org.pk

سرکولیشن آفس = ماہنامہ المُرشد' اویسیہ سوسائٹی' کالج روڈ ٹاؤن شپ' لاہور ۔ فون 042-5182727

www.naqshbandiaowaisiah.com

کلامِ شیخ

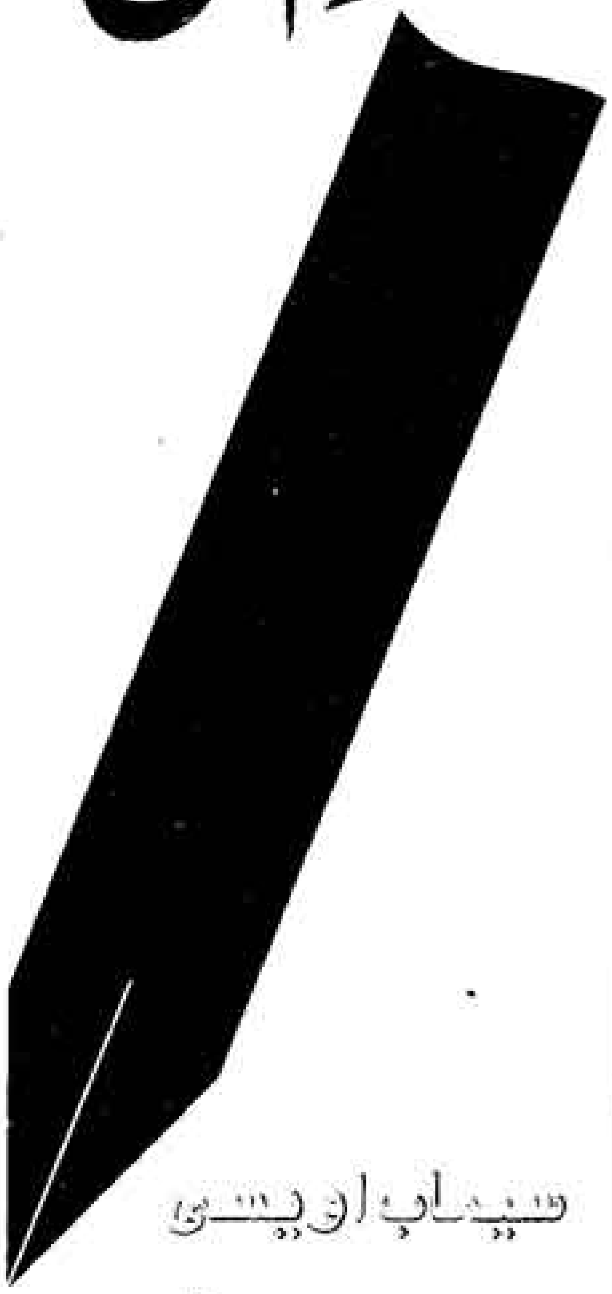

سیماب اویسی

امیر محمد اکرم اعوان، سیماب اویسی کے قلمی نام سے شاعری کرتے ہیں۔ آپ کے کلام کے مندرجہ ذیل مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔

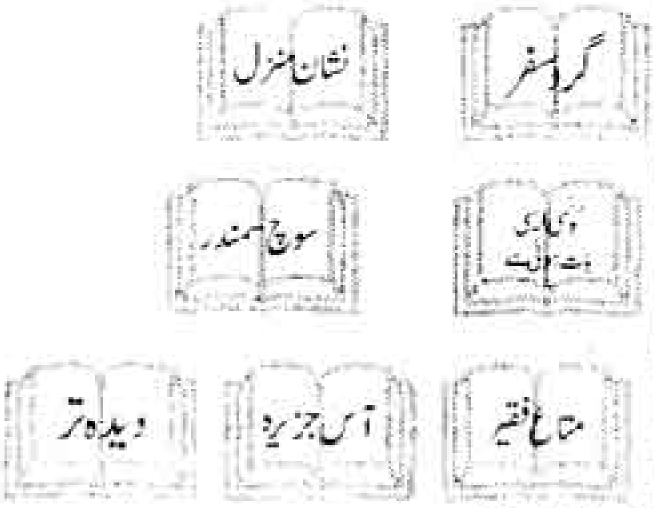

آپ کی شاعری کیا ہے؟

فرماتے ہیں:۔

''میری شاعری میری کیفیات اور میرے جذبات کے اظہار کے علاوہ کچھ نہیں۔ یہ اشعار کیسے ہیں؟ ان کا معیار کیا ہے بلکہ یوں کہئے کہ یہ اشعار ہیں یا نہیں اس کی مجھے خبر نہیں اس لئے کہ میں نے یہ فن سیکھا ہے اور نہ اس کے اسرار و رموز۔ میں نے بہت سیکھا یا تم سب کچھ محض اپنے عظیم شیخ کی توجہ اور نگاہ کا حاصل ہے۔

اگر ان اشعار میں واقعی کوئی کمال نظر آئے تو یہ اللہ کی عطا اور شیخ المکرم کا فیضِ نظر ہے اور اس کے سارے سقم کی ذمہ داری میری کمزوریوں کا نتیجہ ہے۔

اللہ کرے میں جو چاہتا ہوں وہ کہہ سکا ہوں اور جو کہہ گیا ہوں وہ کسی کی سمجھ میں آ سکے تو میں نے اپنا مقصد حاصل کر لیا کہ بندہ صرف بات پہنچا سکتا ہے باقی سب توفیقیں اللہ کو ہیں۔''

غزل

تم بھی ڈر جاؤ اگر دیکھ لو حالت دل کی
ایسا ویرانہ کہیں اور کہاں ہوتا ہے

ڈھل گئی عمر ہے بالوں میں سفیدی آئی
عشق تیرا ہے کہ ہر روز جواں ہوتا ہے

ہم تو خاموش رہے آپ کی خاطر لیکن
اب فسانہ یہ سربزم بیاں ہوتا ہے

دل کا وہ حال جو مدت سے چھپا رکھا تھا
اب جہاں جاؤ وہ چہرے سے عیاں ہوتا ہے

آؤ برسات ہے، جنگل ہے، اکیلا میں ہوں
رنگ موسم کا یہ ہر بار کہاں ہوتا ہے

میں جہاں گرد ہوں دنیا میں پھرا کرتا ہوں
تو جہاں بستا ہے دل میرا وہاں ہوتا ہے

جب تیری یاد کا شعلہ کوئی دل سے لپکے
بن کے سیلاب وہ آنکھوں سے رواں ہوتا ہے

صبر کرنے کو ہی کہتے ہو ہمیشہ تم بھی
میں جو چاہوں بھی اکیلے میں کہاں ہوتا ہے

تم ہو سیماب یقیناً اسی گھر کے باسی
اب اسی پر مجھے منزل کا گماں ہوتا ہے

(بریڈفورڈ 1993ء)

www.naqshbandiaowaisiah.com

اداریہ

دنیا بھر کے ذرائع ابلاغ نے ''نیوز ویک'' کے حوالے سے گوانتاناموبے میں قرآن کریم کی بے حرمتی کے دلخراش واقعہ کی خبر جاری کی تو امت مسلمہ پر گویا قیامت ٹوٹ گئی۔ دل دہل گئے ہر طرف اضطراب کی لہر دوڑ گئی دنیا کے کونے کونے سے مسلمان سراپا احتجاج بن کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ تادم تحریر یہ احتجاجی سلسلہ جاری ہے بلکہ ہر ابھرنے والا سورج اس کی شدت میں اضافہ دیکھ رہا ہے۔

قرآن کریم صفات الٰہی میں سے ہے۔ یہ اللہ کی مخلوق نہیں بلکہ اللہ کی صفت ہے یہ وہ واحد نعت ہے جو خالق اور مخلوق میں براہ راست مکالمہ کی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ واحد وسیلہ ہے جو انسانیت کو موجودہ حیوانیت سے نکال کر دوبارہ منصب انسانیت پر فائز کر سکتی ہے۔ قرآن حکیم کی توہین اصل میں وجود باری کی توہین ہے۔ ایسا فعل اس کائنات کا سب سے بے ہودہ، سنگین، قابل نفرت اور ناقابل معافی فعل ہے جس پر مسلمانوں کے ساتھ ساتھ تمام متمدن قوتوں کو بھی احتجاج کرنا چاہئے تھا۔ کیونکہ ایسا گھناؤنا فعل تمام آسمانی کتابوں اور صحیفوں کے تقدس کو پامال کرنے کے مترادف ہے کیونکہ قرآن کریم ان تمام کا نچوڑ ہی تو ہے۔

کلام مقدس کی بے حرمتی پر امت مسلمہ کا اضطراب اور احتجاج بجا مگر لمحہ فکریہ ہے کہ آخر اتنا بڑا سانحہ کیوں ہوا؟ دوسو کروڑ مسلمانوں کے رعب و دبدبہ، طاقت احتجاج اور جذبات کی پرواہ کیوں نہ کی گئی؟ چھپن مسلم ریاستوں کے ممکنہ انتقام کو کیوں مدنظر نہ رکھا گیا؟ کیا غیر مسلم دنیا ہمارے کردار اور غیرت ملی کی حقیقت کو پا گئی ہے؟ کیا ان پر ہمارے دلوں میں موجود ''احترام قرآن'' واضح ہو گیا ہے؟ کیا وہ ہمارے ''عشق رسول'' کے کھوکھلے دعووں کی حقیقت سے آگاہ ہو گئے ہیں؟ کیا وہ ہمارے ''عشق الٰہی'' کے نعروں کی تہہ تک پہنچ گئے ہیں۔ کیا یہ بھید ان پر کھل گیا ہے کہ

یہ سمندر تو پانی کے سوا کچھ بھی نہیں
اس کے سینے سے اگر لہر اٹھا لی جائے

ملت اسلامیہ کو سوچنا ہوگا کیا ہمارا معذرت خواہانہ اور موروثی اسلام اللہ سے واجبی تعلق، زبانی کلامی عشق رسول اور قرآن سے علمی اور عملی لاتعلقی ان سانحات کا اصل سبب تو نہیں؟ کتاب ہدایت کو کتاب ثواب بنا کر توہین قرآن کے اصل ذمہ دار ہم خود تو نہیں؟

اگر ایسا ہے اور یقیناً ایسا ہی ہے تو امریکہ میں قرآن مجید کی بے حرمتی پر احتجاج کے ساتھ ساتھ اپنے گھر سے قرآن کی عزت افزائی کا اہتمام کرنا بہت ضروری ہے۔ جس کا صحیح ترین انداز یہ ہے کہ ہم قرآنی تعلیمات کو عملی صورت میں نافذ کریں پہلے اپنی ذات پر اور پھر سارے ملک پر۔ آگاہ رہنا چاہیے کہ جاننے اور نہ جاننے میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ قرآن کی عظمت سے ناآشنا قوم کی طرف سے قرآن کی توہین جرم ضرور ہے مگر یہی جرم اگر قرآن آشنا قوم سے سرزد ہو تو اس کی سنگینی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے کیونکہ ناقدری ناقابل معافی جرم ہے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

اقوالِ شیخ

☆ ''پیر وہ ہوتا ہے جو کسی بزرگ' کسی صاحبِ حال سے دل کی روشنی حاصل کرے' مجاہدہ کرے' اتباعِ سنت اور اللہ کی اطاعت میں عمر صرف کردے اور پھر اللہ اُسے یہ طاقت عطا کرے کہ جو اس کے پاس بیٹھ کر توجہ حاصل کرے اس کا دل بھی روشن ہو جائے۔ جو توجہ لینے کے لئے جائے گا وہ مرید کہلاتا ہے اور جو دل کی روشنی دینے کی اہلیت رکھتا ہے وہ پیر ہے اگر یہ چیز درمیان سے نکال دو تو پیری مریدی کی کوئی ضرورت نہیں' پھر سارا کچھ فضول ہے۔''

المرشد جون 1989ء صفحہ 9

☆ ''اسلام تو آدمی میں ایک مزید قوت کار پیدا کرتا ہے کہ ایک آدمی اتنا کام کر لیتا ہے جتنا غیر مسلم کم از کم دس آدمی بھی نہیں کر سکتے۔ یہ ہمارے درمیان سستی تب سے آئی ہے جب سے ہم نے مذہب کو کاروبارِ دنیا سے الگ ایک خانے میں رکھ دیا ہے۔''

المرشد جون 1989ء صفحہ 13

☆ ''جو میدان میں ہے' جس میں جان ہے یا جو کام کرتا ہے اسے مذہب کا پتہ نہیں ہے اور جسے مذہب کا علم ہے اس سے کچھ ہو نہیں سکتا۔ وہ کہتا ہے کوئی مجھے لوٹا بھر کر دے تو میں وضو کروں۔ پانی بھی ہے' لوٹا بھی موجود ہے' غسل خانہ بھی ہے' آدمی خود بھی موجود ہے لیکن اس انتظار میں ہے کہ کوئی آئے' کوئی لوٹا بھرے' کوئی غسل خانے پہ رکھ کر آئے''۔

المرشد جون 1989ء صفحہ 14

☆ ''یہ اسلام نہیں ہے کہ مسلمان ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں اور کافر محنت کر کے کمائیں' وہ خود آرام سے کھائیں اور جو اُن سے بچ جائے وہ کافر خیرات بھیجیں اور ہم انتظار میں بیٹھے ہوں کہ امریکہ سے امداد آئے گی اور ہم کھائیں گے۔ یہ اسلام نہیں ہے۔''

المرشد جون 1989ء صفحہ 15

☆ ''حرام کو آپ کسی حیلے سے حلال نہیں سمجھ سکتے اگر کوئی شخص حرام کو حلال سمجھنا شروع کر دے تو یہ کفر ہو جاتا ہے۔حرام کھانا گناہ ہے اور حرام کو حلال سمجھنا کفر ہے۔حرام کو بحیثیت حرام کھالینا گناہ ہے' حرام جانتے ہوئے کھالینا گناہ ہے لیکن اسے حلال 'سمجھنا' یہ کفر ہے۔''

المرشد جون 1989ء صفحہ 16

☆ ''کسی بھی کام کو چھوٹا نہ سمجھا جائے' ہر کام بڑا کام ہوتا ہے اس لئے کہ وہ اللہ کا حکم ہے' ہر کام بڑا کام ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی سنت ہے اس سے زیادہ کسی کام کے بڑا یا اہم ہونے کی کیا دلیل ہے۔''

المرشد جون 1989ء صفحہ 18

☆ ''یہ مسلمانی نہیں ہے کہ پیسے ہوں اور آپ اچھا کپڑا نہ پہنیں' آپ کو اللہ رزق دے اور آپ اچھا گھر نہ بنائیں' آپ کو اللہ توفیق دے اور آپ اچھی گاڑی نہ رکھیں۔اپنی حیثیت کے مطابق دنیوی شان وشوکت سے رہنا بھی اظہار تشکر کا ایک طریقہ ہے اور مسلمان کو حق حاصل ہے کیونکہ وہ کافروں سے زیادہ قابل عزت ہے''۔

المرشد جون 1989ء صفحہ 18

☆ ''بعض فقہا فرماتے ہیں کہ جو عمداً نماز نہیں پڑھتے اُن کے ہاتھ دھونے سے پاک نہیں ہوتے۔بغیر عذر شرعی اگر آدمی نماز چھوڑ دیتا ہے تو اُس کے وجود کے پاک ہونے پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔

☆ ''اسلام کی دعوت آقائے نامدار ﷺ نے دی تو ذاتی طور پر جتنی پُر مشقت زندگی آقائے نامدار ﷺ نے بسر کی روئے زمین پر کسی دوسرے انسان نے اتنی نہیں کی کہ کوئی کر ہی نہیں سکتا۔یعنی یہ بھی آپ ﷺ کا معجزہ ہے۔''

☆ ''صحابی صرف نام نہیں ہے' اصطلاح شریعت میں صحابی کا معنی یہ ہے کہ تمام اخلاق عالیہ میں نہایت ہی بلند منصب آدمی' اس بلندی پر جہاں سے اُوپر صرف انبیاء ہیں۔''

المرشد جون 1989ء صفحہ 6

www.naqshbandiaowaisiah.com

ہمیں ایک غلط فہمی یہ بھی ہو جاتی ہے کہ لفظ ''جہاد'' جہاں بھی آتا ہے ہم فوراً تلوار کے قبضے پہ ہاتھ رکھتے ہیں۔

''انسانی کردار اور اس پر مرتب ہونیوالے نتائج''

06-08-04 کو دارالعرفان منارہ میں

امیر محمد اکرم اعوان کا فکر انگیز

خطاب

مجھے نہیں معلوم لوگوں کا موقف کیا ہے میں پہلے دن سے کہتا ہوں اور آج بھی کہہ رہا ہوں ''محمد علی جناح کو پاکستانیوں نے قتل کیا!''

یہ جو پاکستان کے جاگیردار ہیں ان کے پاس جو جاگیریں ہیں ان میں اسی (80) فیصد ان جاگیروں کا حصہ ہے جو جامعات سے چھینی گئیں۔ یہ سارے وہ لوگ ہیں جو انگریز کا کتا نہلانا سجدہ کرنے سے زیادہ ضروری سمجھتے تھے۔

الحمد للّٰہ رب العٰلمینo

والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہٖ محمدٍ والہٖ واصحابہٖ اجمعینo

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰنِ الرجیمo

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیمo

ومنھُم من عٰھدَاللّٰہَ لئن اٰتٰنا من فضلِہٖ لنصدقنّ ولنکُونَنّ من الصٰلِحینo

فلما اٰتٰھُم من فضلِہٖ بخلوا بہٖ و تولوا وھُم معرِضُونo فاعقبھُم نفاقاً فی قلوبھم اِلیٰ یومِ یلقونَہ' بما اخلَفُوا اللّٰہَ ما وعدُوہُ وبما کانُوا یکذِبُونَo

الم یعلمُوا ان اللّٰہ یعلم سرھُم ونجوٰھُم واَن اللّٰہ علامُ الغُیوبِo

اللھُم سبحٰنکَ لاعلملنا الا ماعلمتنا انکَ انتَ العلیمُ الحکیمo

مولایا صلِّ وسلِّم دائماً ابداً

علیٰ حبیبکَ من زانت بہِ العُصُرُ

www.naqshbandiaowaisiah.com

رب جلیل نے ان آیات مبارکہ میں جو سورۃ التوبہ کی دسویں پارے میں ہیں مختلف لوگوں کے مختلف کردار اور اُن پر اللہ کریم کی طرف سے جو نتائج مرتب ہوتے ہیں اُن کا ذکر فرمایا ہے۔ پہلے ایسے لوگوں کا ذکر ہے جو ایمان لائے اور اطاعت کا حق ادا کیا تو فرمایا وعد اللّٰہ المومنین والمومنٰتِ جنٰتٍ تجری من تحتِھا الانھٰرُ خٰلِدینَ فیھا و مسٰکِنَ طیبۃً فی جنٰتِ عدنٍ o و رضوانٌ من اللّٰہ اکبرُ ذٰلِکَ ھوا الفوزُ العظیمُ o

ایسے لوگوں کو آخرت کی بھلائی کامیابی جنت اور اُس میں ہمیشہ کے قیام بہترین اور عالی مکانات اور اُس کے ساتھ فرمایا۔ ورضوانٌ من اللّٰہ اکبرُ سب سے بڑی بات اللہ کی رضا ہے اللہ کریم کی خوشنودی ہے جو انہیں حاصل ہوئی۔

پھر کفار کا ذکر آیا تو نبی کریم ﷺ کو خطاب فرماتے ہوئے حکم دیا گیا یایھا النبی جاھِدِ الکفارَ والمُنٰفِقینَ واغلُظ علیھم o وما وٰھُم جھنمُ o وبئسَ المصیرُ o ایسے لوگ جو عظمت الٰہی کا انکار کر کے اپنی پسند دنیا پہ نافذ کرنا چاہتے ہیں اور جو کھلے کافر ہیں اُن سے جہاد کیجئے۔ واغلظ علیھم ۔کفار سے منافقین سے۔ منافق بھی کفر کی ایک قسم ہے کافر اُسے کہتے ہیں جو زبان سے بھی انکار کرتا ہے دل سے بھی انکار کرتا ہے اور اُس کا کردار مخالفانہ ہوتا ہے۔ منافق وہ ہوتا ہے جو زبان سے تو اقرار کرتا ہے لیکن اُس کا کردار اُس کے اقرار کی گواہی نہیں دیتا۔ کام کافروں جیسے کرتا ہے اور اقرار مسلمان ہونے کا کرتا ہے تو اللہ کریم نے دونوں قسم کے کافروں کو جمع فرماتے ہوئے اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا کہ جاھِدِ الکفارَ والمنٰفِقینَ o کافروں اور منافقین سے جہاد کیجئے۔ ہمیں ایک غلط فہمی یہ بھی ہو جاتی ہے کہ لفظ ''جہاد'' جہاں بھی آتا ہے ہم فوراً تلوار کے قبضے پہ ہاتھ رکھتے ہیں۔ جہاد جُہد سے مشتق ہے اور اس کا مطلب ہے کہ آدمی اپنی بہترین کوشش کرے۔ اب پہلی کوشش جو جہاد نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ دعوت الی اللہ ہے سب سے پہلے لوگوں سے بھرپور کوشش کرے کہ وہ اللہ کی عظمت کو قبول کر لیں اور اُس کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں اور پھر جب تک اسلام بحیثیت نظام کے نافذ رہا' عہد خلفائے راشدین میں بھی اور عہد مبارک نبی کریم ﷺ میں بھی پہلے حضور ﷺ نے بھی پہلے گرامی نامے بھیجے اور ایک بڑا پیارا جملہ آپ ﷺ کا ہوتا تھا۔

فان اسلم تسلَم ۔ اگر تم اسلام قبول کر لو تو سلامتی تم نے اپنے لئے اختیار کر لی ہمارا تمہارے ساتھ کوئی جھگڑا کوئی تعرض نہیں ہے۔ زمین تمہاری ہے' تمہارا ملک تمہارا ہے' تمہاری دولت تمہاری ہے لیکن زمین بھی اللہ کی ہے مخلوق بھی اللہ کی ہے اور ہر بندے کو اللہ نے ایک حق دیا ہے اُن بندوں کے وہ حقوق ادا کرو اور کوئی ایک جابر شخص دوسروں کو کمزور پا کر اُن کی گردنوں پر سوار ہو کر اپنی خُدائی کا دعوے دار نہ بنے دوسروں کے حقوق پامال نہ کرے۔ اسلام سے مراد یہ تھی کہ عام آدمی کے حقوق اُس تک پہنچائے جائیں اور یہ تب ہی ہو سکتا ہے کہ حق دینے والے کو مانا جائے کسی بھی عدالت کا فیصلہ ہم قبول کرتے ہیں تو اس لئے کرتے ہیں کہ پہلے اُسے عدالت مانتے ہیں جس شخص کو یا جس ادارے کو ہم عدالت نہیں مانتے اُس کا فیصلہ ماننے کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہوتی تو جو حقوق متعین کئے ہیں اللہ رب العزت نے وہ تب ہی بندہ ادا کر سکتا ہے جب پہلے اللہ کو اللہ' رب اور خالق مانے اور یہ حق اُس کا تسلیم کرے کہ مخلوق اُس کی ہے اور اُسے حق حاصل ہے کہ کس کو کیا حق وہ دیتا ہے' کس کے لئے کیا مقرر کرتا ہے' ضابطہ اخلاق کیا بناتا ہے' کاروبار اور لین دین کے طریقے کیا بتاتا ہے' جائیداد اور ملکیت کے کیا اصول مقرر کرتا ہے' خرید و فروخت کے کیا اصول مقرر کرتا ہے' صلح جنگ کے کیا ضابطے اور کیا قاعدے بناتا ہے یہ حقوق تب ہی مانے جائیں گے جب حق دینے والے کی حیثیت کو مانا جائے! آپ ﷺ کا بہت خوبصورت ارشادِ عالی تھا کہ اگر تم اسلام قبول کر لو تو تم نے سلامتی قبول کر لی اور ہمارا تمہارے ساتھ کوئی تعرض نہیں ہے کوئی جھگڑا نہیں ہے لیکن اگر تم اللہ کی زمین پر اپنی خدائی چلانا چاہتے ہو اپنی طرف سے لوگوں کے لئے حقوق اور حدود و قیود مقرر کرتے ہو تو پھر اس کا فیصلہ تلوار کرے گی' پھر جہاد تلوار سے ہو گا۔ خلفائے

www.naqshbandiaowaisiah.com

راشدین کے زمانے میں بھی جب حتیٰ کہ فارس کی سلطنت اپنی آخری ہچکیاں لے رہی تھی اور آخری حکمران ''یزدگرد'' تھا اور آخری جرنیل جو اُس نے میدان میں اُتارا اُس کا نام رستم تھا۔ رستم بہت اہم اور بادشاہ کا بہت قریبی جرنیل تھا جو سب سے آخر میدان میں اُتارا گیا اور مانا ہوا شہسوار مانا ہوا جوان مرد مانا ہوا جنگجو، سپہ سالارِ لشکر اسلامی جو مقابلے پر تھے انہوں نے اُسے جو چٹھی لکھی اُس میں بھی یہی لکھا کہ ہمارا تمہارے ساتھ جھگڑا نہیں ہے ہماری تمہاری کوئی لڑائی نہیں ہے لڑائی عام آدمی کے حق کی ہے اور اگر تم وہ حقوق ادا کرنا قبول کرلو عظمت الٰہی قبول کرلو اور اُس کے قوانین کو مانو تو ملک تمہارا ہے لوگ تمہارے ہیں تم اپنا گزارا کرو اور ایک جملہ بڑا خوبصورت آخر میں لکھا۔

اِن معی قومٌ۔ میرے ساتھ وہ لوگ ہیں۔ یحِبُونَ الموت کما تحِبُونَ الفارس الخمر ۔ میرے ساتھ وہ لوگ ہیں اگر تم لڑائی ہی انتخاب کرو تو میرے ساتھ وہ لوگ ہیں جو موت کو اُس سے زیادہ چاہتے ہیں جتنا تمہاری سپاہ شراب سے پیار کرتی ہے جس طرح تمہاری سپاہ حصول شراب کے لئے سرگرداں ہوتی ہے یہ اپنی موت کے اُس سے زیادہ طلبگار ہیں تم اُن کے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکو گے۔ بالآخر معرکہ ہوا رستم بھاگا' ایک لدے ہوئے خچر کے نیچے جا کر چھپا' مسلمانوں نے کھینچ کر نکالا اور قتل ہوا ذلیل ہوا۔ یہ الگ بات ہے کہ مسلمان اب بھی اپنے بچوں کے نام محمد رستم رکھتے ہیں۔ پتہ نہیں انہوں نے رستم کا اور محمد ﷺ کا جوڑ کیسے لگالیا ہے! کوئی اپنے بیٹے کا نام شیطان نہیں رکھتا کوئی اپنے بیٹے کا نام فرعون نہیں رکھتا کوئی ہامان نہیں رکھتا۔ رستم اور پرویز یہ تو سارے رکھتے ہیں یہ پتہ نہیں اور بچیوں کے بھی پرویز ہیں بچوں کے بھی پرویز ہیں سمجھ نہیں آتی۔ یہ پرویز ہی کی سلطنت تھی باقیات تھی اور یزدگرد اُس کینسل سے تھا جسے بالآخر بھاگنا پڑا اور مورخین لکھتے ہیں جب یزدگرد بھاگا تب بھی اُس کے ساتھ باورچی اور شاہی خادم اور لباس بدلنے والے اور محلوں کی دیکھ بھال کرنے والے صرف جو سرکاری شاہی ملازم تھے بیس ہزار تو صرف وہ ساتھ تھے اور جو سپاہ بچی ہوئی تھی وہ الگ لیکن بھاگنا پڑا کہ اُن لوگوں سے مقابلہ مشکل ہے جو وصال الٰہی کے لئے شہادت کے آرزومند ہیں۔

پہلے مومنین کا ذکر فرمایا پھر کفار اور منافقین کا فرمایا پھر فرمایا ایک قوم اور بھی ہے کچھ لوگ ایک اور قسم کے بھی ہیں جو لوگ کون ہیں۔

ومنھُم من عٰھَد اللّٰہ لئن اتنا من فضلہٖ لنصدقنَ ولنکونن من الصّٰلحینَ o جو اللہ کو مانتے ہیں پھر اُس کے سامنے گڑگڑاتے ہیں پھر اُس سے آرزوئیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے اللہ! وعدہ کرتے ہیں تیرے ساتھ کہ جو ہم طلب کر رہے ہیں اگر تو ہمیں یہ عطا کردے اور اپنی رحمت ہم پہ کردے تو ہم جان مال لٹا دیں گے اس کے لئے اپنا جان مال علم اپنی قوت جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ لگا کر اس کی بہتری کی کوشش کریں گے۔

ولنکونن من الصّٰلِحینَ o اور ہم تیرے صالح بندے بن جائیں گے تیرے عبادت گزار اور نیک بندے بن جائیں گے' ہم اپنا حق چھوڑ کر دوسرے کے حق کا تحفظ کریں گے اپنے حقوق لوگوں کو معاف کردیں گے لیکن لوگوں کے حقوق ادا کریں گے۔ ہم امن اور انصاف کے لئے اپنی ساری جان لڑادیں گے ساری کوششیں لڑادیں گے اے اللہ! تو اگر ہم پہ مہربانی فرما ہم بچا کے کچھ نہیں رکھیں گے' تیری عظمت اور تیرے بندوں کے حقوق کا تحفظ کریں گے اور تیرے مثالی بندے بن کر دکھائیں گے۔ لنکونن من الصّٰلحین۔ اللہ کریم سب کچھ جاننے والا ہے فرماتا ہے پھر ہوتا یہ ہے کہ اللہ عطا کردیتا ہے۔

فلما اتھُم من فضلہٖ۔ جب اللہ نے اُن پر اپنا کرم کرہی دیا۔ بخلوا بہٖ۔ پہلے تو کہتے تھے کہ جان مال لڑادیں گے پھر اُس میں بُخل در آیا اور مال دینے اور لٹانے کی بجائے دوسروں کا لوٹ لوٹ کر جمع کرنا شروع کردیا۔ کنجوس ہوگئے لوٹ مار پہ آ گئے۔ وتولوا۔ اور وعدے سے پھر گئے اللہ کی عبادت چھوڑ دی اللہ کی عظمت فراموش کردی۔ وھُم معرضُونَ۔ پھر گئے وعدے سے اور پھرنے والوں میں شامل ہوگئے۔ اللہ کریم فرماتے ہیں پھر اس پر پھل لگتا ہے اُس کی سزا ملتی ہے۔ کیا سزا ہے؟

www.naqshbandiaowaisiah.com

فاعقبھُم نفاقاً فی قلوبِھِم. اللہ نے اُن دلوں میں منافقت ڈال دی' نفاق ڈال دیا' پھوٹ ڈال دی اور انہیں ایسا کر دیا کہ بھائی بھائی کا دشمن ہوگیا باپ بیٹے کا دشمن ہوگیا ہر بندہ دوسرے بندے کو قتل کرنے کے درپے ہوگیا ہر بندے نے دوسرے کے لئے تلوار اٹھالی' ہر بندہ دوسرے کا سر قلم کرنے کے درپے ہوگیا۔ یہ کیا تھا؟ اُن کے وعدے سے پھر جانے کا پھل تھا' سزا تھی۔ فاعقبھُم نفاقاً فی قلوبِھِم. اللہ نے اُن دلوں میں نفاق ڈال دیا اور اگر وہ اُس سے باز نہ آئے تو خدا کے حضور حاضر ہونے تک یہی نفاق اُن کے دلوں کو جلاتا رہے گا' قیام قیامت تک! دنیا میں بھی اس کی آگ میں جلیں گے کہ ہر شخص غصے سے کباب ہو رہا ہوگا۔ کسی کو سکون کا لمحہ میسر نہیں ہوگا کسی کو سکون سے کھانا میسر نہیں ہوگا کسی کو چند لمحے خاندان کے ساتھ خوشی سے بیٹھنا نصیب نہیں ہوگا۔ یا مارے جانے کا ڈر ہوگا یا مار دینے پہ تُلا ہوگا دلوں میں ایسی منافقت آ جائے گی کہ ہر شخص دوسرے کے نقصان کے درپے ہوگا یا دوسرے کے نقصان سے ڈر کر اندر سے اندر چھپتا پھرتا ہوگا اور یہ مصیبت اُن کو قبر میں بھی برزخ میں بھی نہیں چھوڑے گی حتی کہ میدان حشر میں کھڑے ہوں گے تو نفاق کی یہ آگ اُن کے سینوں میں بھڑک رہی ہوگی۔

الیٰ یوم یلقونہ'. اس لئے بما اخلفوا اللّٰہ ما وعدوہُ. انہوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا اُس کے خلاف ہوگئے اُس سے مکر گئے۔ وبما کانوا یکذبونَ. اور انہوں نے اللہ سے جھوٹ بولا تھا۔ فرمایا ایسے بے وقوف

الم یعلمُو ان یعلمُ سرھُم ونجوٰھُم. انہیں پتہ نہیں ہے کہ وہ جو سوچتے ہیں وہ بھی اللہ جانتا ہے اور جو بیان کرتے ہیں وہ بھی اللہ کے علم میں ہے۔ ظاہر جو کچھ ہے وہ اُسے بھی جانتا ہے جو کچھ لوگ چھپا کر رکھتے ہیں اُسے بھی جانتا ہے۔ وان اللّٰہ علامُ الغیوب. وہ تمام پوشیدہ بھیدوں کو جاننے والا ہے۔

اب آیئے ہم اپنے حال پہ نظر ڈالیں! عظمت صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کا ایک عجیب پہلو جسے آپ تاریخی اعتبار سے جانچ سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ جس سرزمین پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کے قدوم مبارک پہنچے ہیں اُس مٹی سے اسلام کو مٹایا نہیں جا سکا! آپ عہد صحابہ کی تاریخ دیکھ لیں جو علاقے صحابہ نے فتح کئے وہ دیکھ لیں جہاں جہاں صحابہ کرام تبلیغ کے لئے پہنچے وہ دیکھ لیں دنیا کا نقشہ سامنے رکھیں تاریخ کھول کر پاس رکھیں اُن تمام مقامات پر ابھی تک ''اللہ اکبر اور حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح'' کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں' اُس زمین کو اللہ نے اپنے نام اور اپنے اعلان سے خالی نہیں ہونے دیا یہ اُن کا خلوص تھا کہ صدیاں بیت گئیں اُن کے مبارک وجود اور اُن کے مبارک قدم جہاں مس ہوئے وہاں اللہ کا نام رچ بس گیا وہاں سے وہ ختم نہیں کیا جا سکا۔ اور آج آپ کے پاس جو چھپن اسلامی ریاستیں ہیں یہ اُس ریاست مدینہ کے ٹکڑے ہیں جو خلفائے راشدین نے اور تابعین اور تبع تابعین نے تعمیر کی تھی! اُس ریاست کے بیشتر حصے ضائع کرنے کے بعد ہسپانیہ جیسے بڑے بڑے عظیم ملک ضائع کرنے کے بعد جو ریاست بچی یہ اُس کے ٹکڑے کر کے ہم نے چھپن اسلامی ریاستیں بنا رکھی ہیں۔ اس میں ہمارا کمال نہیں ہے کہ ان میں لوگ کلمہ پڑھتے ہیں اذانیں ہوتی ہیں ان میں لوگ دین دار بھی ہیں یہ کمال اُن کے خلوص کا ہے جنہوں نے یہ سلطنت بنائی تھی۔ لیکن ہم نے کیا کیا؟ اللہ نے برصغیر مسلمانوں کو عطا کیا اور بڑا عرصہ اس پر اسلام کی حکومت رہی اسلام کا انصاف رہا اسلام کا عدل رہا یہ الگ بات کہ ہمارے نصاب میں آج بھی جو تاریخ پڑھائی جاتی ہے اُس میں مسلمان حکمرانوں کو ظالم اور راجپوت لٹیروں کو بہادر لکھا جاتا ہے یہ تبدیلی انگریز نے کی تھی جسے جوں کا توں ہم آگے پڑھائے جا رہے ہیں۔ مسلمان حکمرانوں کا عالم یہ تھا۔ کہ بنگالہ سے کابل تک کا حکمران اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ اتنی بڑی دولت مند ریاست کا شہنشاہ اپنے ذاتی کھانے کے لئے رات کو قرآن کریم کی کتابت کیا کرتا تھا اور جو ہی وہ نسخے بازار میں فروخت ہوتے تھے اور جو ہدیہ ملتا تھا اُس سے بادشاہ کا ذاتی کھانا پکا کرتا تھا۔ نماز کے لئے ٹوپیاں سیتا تھا بادشاہ' برصغیر کا حکمران اور وہ ٹوپی بازاروں میں فروخت ہوتی

تھیں، کوئی نہیں جانتا تھا کہاں سے آئی ہیں۔ تو جو دو چار ٹکے اُس سے ملتے تھے بادشاہ کا کھانا پینا اُس سے ہوتا تھا۔ انہیں بھی جابر لکھا گیا' ظالم لکھا گیا' بڑا الزام لگایا گیا جی اُس نے بھائیوں کو قتل کر دیا تھا۔ ایک بھائی مرتد ہو کر دہریہ ہو گیا تھا' ایک رفض کی حدود پار کر گیا تھا اور تیسرا سدا شراب میں مدہوش رہتا تھا! کیا سلطنت کے ٹکڑے کر کے لوگوں کی تقدیر اُن کے سپرد کر دی جاتی ؟ خیر وہ عہد زریں بھی گیا ہم پہ زوال آیا اللہ نے ہم پر خنزیر کھانے والے اور شراب پینے والے اور فسق و فجور کرنے والے مسلط کر دیے۔ خدائی عذاب کی بھی مختلف صورتیں ہوتی ہیں انگریز بہادر ہم پر عذاب کی صورت میں نازل ہوا اللہ کے بندے جو تھے انہوں نے شہادتیں پائیں! جب دہلی پر قبضہ ہوا تھا انگریز کا تو تاریخ میں موجود ہے کہ ایک ایک درخت کے ڈالوں سے اس طرح لوگوں کو پھانسی دی گئی کہ بعض اوقات ایک درخت کے ساتھ اٹھارہ اٹھارہ شہدا لٹک رہے ہوتے تھے جنہوں نے غلامی قبول نہیں کی اور جانیں دے دیں۔ انگریز بہادر نے ہمیں غلام رکھنے کے لئے نوآبادیاتی نظام بنایا جس میں بڑا فرق تھا حاکم اور محکوم میں بڑا فرق تھا، انگریز بہادر کی سواری نکلتی تو غلام آگے پیچھے دست بستہ ہوتے گھوڑوں پر نیزے لئے ہوئے ہمارے لوگ آگے پیچھے دست بستہ ہوتے اور صاحب اور اُس کی بیگم بگھی میں براجمان ہوتے' راستے بند ہو جاتے' غلاموں کے لئے گزرنا ممنوع ہو جاتا اور شاہی سواری گزرتی۔ اب تو انڈیا آفس لائبریری کی وہ رپورٹ جو برطانیہ میں رکھ دی گئی تھی '' جناح لائبریری لاہور'' میں بھی موجود ہے۔ جس میں انگریز نے برطانیہ جو رپورٹ کی تھی برصغیر پر قبضہ کرنے کے بعد مسلمانوں کے بارے وہ یہ تھی کہ مسلمانوں کو کیسے غلام رکھا جا سکتا ہے جب کہ ان کا لٹریسی ریٹ چوراسی فیصد ہے! اُس زمانے میں جب انگریز نے قبضہ کیا مسلمانوں کا تعلیمی معیار یہ تھا کہ چوراسی فیصد مسلمان پڑھے لکھے تھے اور جامعات تھیں اب تو جہاں جمعہ ہوتا ہے اُس مسجد پہ آپ جامع لکھ دیتے ہیں! جامع کا انگریزی ترجمہ بنتا ہے ''یونیورسٹی'' یہ جمعے سے جامع نہیں ہے۔ جامع کا انگریزی ترجمہ ہے یونیورسٹی جہاں دنیا کے سارے علوم وفنون پڑھائے جاتے ہوں یکجا۔ ایسے ادارے تھے کہ جرنیل بھی وہیں سے آتے تھے' سپاہی بھی وہیں سے آتے' شہنشاہوں کے بیٹے بھی وہیں پڑھتے' غریب اور کسان کا بیٹا بھی وہیں پڑھتا' طبیب بھی وہیں سے آتے' ڈاکٹر بھی وہیں سے آتے' کاروباری اور تاجر بھی وہیں سے آتے' کلرک اور سلطنت کا کاروبار چلانے والے بھی انہی جامعات سے آتے تھے اور اُن کو بڑی بڑی جاگیریں مسلمان حکمرانوں نے دے رکھی تھیں جن میں طلبا کا خرچ اُن کی پڑھائی لکھائی کا خرچ اُن کے رہنے کا لباس کا اساتذہ کی تنخواہیں جامعہ کی تعمیر و ترقی وہ سارے پراجیکٹ شامل ہوتے تھے۔ گورننگ باڈی ہوتی تھی اور جاگیریں تھیں اُس سے آمدن آتی تھی کوئی چندے نہیں ہوتے تھے۔ جس کے جواب کا یہ حل سوچا گیا کہ سب سے پہلے ان کی جامعات کو ختم کیا جائے اور جامعات کے جو پڑھے لکھے لوگ ہیں انہیں سرکاری نوکری قطعاً نہ دی جائے۔ لہٰذا اس برصغیر میں ممنوع قرار دے دیا گیا چونکہ برصغیر کی زبان جو تھی لکھنے پڑھنے کی وہ فارسی تھی۔ مغل حکمرانوں نے فارسی کو قومی زبان بنا دیا تو سارے علوم فارسی میں عربی میں اور اُس کا ترجمہ بھی فارسی میں پڑھا جاتا تھا۔ تو لوگ اس قدر بے روزگار ہوئے اور نکالے گئے ملازمتوں سے کہ یہ محاورہ بن گیا تھا ''پڑھیں فارسی بیچیں تیل' یہ محاورہ تب بنا تھا کہ پڑھیں فارسی بیچیں تیل جس طرح آج انگریزی بین الاقوامی زبان ہے اُس وقت یہ حیثیت فارسی کو حاصل تھی اور یہ محاورہ بنا تھا ''پڑھیں فارسی بیچیں تیل'' دینی درس گاہوں کی جائیدادیں چھین کر اُن غداروں میں بانٹی گئیں جنہوں نے اسلام سے مسلمانوں سے' برصغیر سے غداری کر کے انگریز کی غلامی کو ترجیح دی۔ یہ جو آپ کے جاگیردار ہیں ان کے پاس جو جاگیریں ہیں ان میں اسی فیصد اُن جاگیروں کا حصہ ہے جو جامعات سے چھینی گئیں یہ سارے وہ لوگ ہیں جو انگریز کا کُتا نہلانا سجدہ کرنے سے زیادہ ضروری سمجھتے تھے! جو اللہ کے سجدے چھوڑ دیتے تھے لیکن انگریز کی جوتی صاف کرنا وہ اپنا فرض سمجھتے تھے' اُن کو جاگیردار بنا کر ان کی اولادوں کو باہر پڑھا کر انہیں دفاتر میں اور اونچی جگہوں پر بٹھایا گیا۔ حتیٰ کہ ایک وقت پھر آ گیا اور یہ یاد رکھیں! کہ انگریز کے قبضے سے لیکر پاکستان بننے تک مسلمان جنگ

www.naqshbandiaowaisiah.com

آزادی لڑتے رہے۔ مسلمانوں نے لڑائی بس نہیں کی خواہ وہ تحریک ریشمی رومال ہو' خواہ وہ سید احمد شہید رحمتہ اللہ علیہ کی تحریک ہو' تحریک خلافت ہو یا تحریکوں کے علاوہ انفرادی طور پر ایک ایک بندہ بھی لڑتا رہا' انہیں ڈاکو قرار دیا گیا مفرور قرار دیا گیا مقابلے میں مارے گئے۔ لاہور کا ایک ڈاکو ہوتا تھا ''ملنگی ڈاکو'' اُس پر فلم بھی بنی تھی ''ملنگی''۔ اُس کا مقولہ مشہور ہے۔

''دن کو راج فرنگی کا رات کو راج ملنگی کا'' یعنی وہ فرنگی راج کے خلاف لڑتا تھا' انگریز ظلم ستم کے خلاف لڑتا تھا' کروڑوں لوگ ان بنیادوں میں دفن ہو گئے جن پر آپ نے اپنے ملک کی تعمیر کا پتھر رکھا! جسے آپ پاکستان کہتے ہیں اس کی بنیادوں میں نظر نہ آنے والے کروڑوں شہدا دفن ہیں جو مسلسل ڈیڑھ صدی برسرِ پیکار رہے اور جانیں لٹاتے رہے!

اللہ نے ایک قیادت اس قوم کو دی جس نے اُسے ایک نعرے پہ جمع کیا وہ نعرہ کیا تھا'' پاکستان کا مطلب کیا ہے لا الہ الا اللہ یہی نعرہ تھا اور بڑا عرصہ ہر بڑے شہر کی دیواروں پہ یہ نعرہ لکھا رہا یہ سعادت میاں شہباز شریف کے حصے میں آئی کہ اُس نے ہر شہر سے ہر دیوار سے یہ نعرہ مٹوا دیا ورنہ جب آپ لاہور جاتے تھے تو پہلے بادشاہی مسجد والے چوک پہ جائیں تو سامنے دیوار پہ بڑا موٹا لکھا ہوا تھا'' پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ'' سرگودھا جاتے تھے تو کمپنی باغ کی دیوار پہ بہت موٹا پلستر کر کے خوبصورت لکھا ہوا تھا اور شہروں میں بھی جگہ جگہ تھا یہ میاں صاحب کے حصے میں سعادت آئی اور اُس کے بدلے میں اللہ نے انہیں بیت اللہ بلا لیا وہاں اپنا مزے سے سجدے کر رہے ہیں اور کھجوریں کھا رہے ہیں۔ اب یہ حساب کتاب تو میدان حشر میں ہوگا' صرف مکے میں رہنا کمال نہیں ہے ابوجہل بھی ساری عمر وہیں رہا ہے اور ابولہب نے بھی وہیں عمر بسر کی ہے! مکے میں رہنا کمال نہیں ہے مکے کا ہو کر رہنا کمال ہے خواہ دنیا میں کہیں بھی ہو۔ مکہ یا مدینہ میں رہنا کمال نہیں ہے مکے یا مدینے کا ہو کر رہنا کمال ہے تو بہر حال یہ ایک ضمنی سی بات درمیان میں آ گئی۔ نعرہ یہ دیا گیا پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ۔ کسی کی حکومت اس ملک پر نہیں ہوگی سوائے اللہ کے باقی سب اُس کے خادم اُس کے ملازم اُس کے دین کے خادم ہوں گے اور کیا کہا ہم نے۔

مَن عٰھد اللہ لئن اتنا من فضلہٖ۔ اے اللہ تو اگر ہم پر مہربانی کر دے' ہمیں یہ عطا کر دے لنصدقن. ہم تو سب کچھ لٹا دیں گے جان مال لٹا دیں گے اس کی آبادی اس کو بنانے کے لئے تیرے دین کو نافذ کرنے کے لئے تیری حکومت تیرے بندوں پر قائم کرنے کے لئے تیرے ہر بندے کو وہ تجھے مانتا ہے یا نہیں مانتا وہ تیرا بندہ ہے اُسے جو انسانی حقوق تو نے دیے ہیں وہ ہم پورے کریں گے مومن کے حقوق مومن کو ملیں گے غیر مومن کے حقوق غیر مومن کو ملیں گے' جان مال آبرو کا تحفظ سب کو ملے گا' روزی پانی روٹی اور تعلیم سب کا حق ہے وہ مسلمان ہے یا نہیں ہے سب کو ملے گا علاج معالجہ مریض بیمار غریب فقیر اور تہی دست کو سب کو دیا جائے گا یہ حق ہے اُن کا وہ مومن ہیں یا نہیں ہیں۔ لیکن جب اللہ نے مہربانی کر دی تو ہوا کیا؟

بخلوا بِہٖ. بدل گئے اُس بات سے اور لوٹ مار شروع کر دی اور اپنے گھر بھرنے شروع کر دیئے۔

یہ تو اللہ کی کتاب ہے اور قیامت تک جتنی تبدیلیاں آتی رہیں اُن پر بحث اس میں کہیں نہ کہیں مل ہی جائے گی ہر بات موجود ہے! یہ جو منظر کشی قرآن کریم کر رہا ہے کیا یہ ہم پر حرف بحرف اُتر نہیں رہی؟ کیا ہم نے ایسا ہی نہیں کیا کہ جب ملک بن گیا تو ہم لوٹ مار پہ اُتر آئے؟ اب جہاں میاں صاحبان کے زمانے میں بڑا شور ہوا تھا کہ والٹن میں ایک گیٹ'' باب پاکستان'' بنا رہے ہیں جہاں پہلے پہلے مہاجر آئے تھے' میرے سامنے اللہ کی کتاب کھلی پڑی ہے اور میں منبر پر بیٹھا ہوں بہت احترام کی جگہ ہے' کس بات کی یادگار آپ والٹن میں بنانا چاہتے ہیں لوگ گھروں میں قتل ہوئے' لوگ راستوں میں قتل ہوئے اور سارے غریب قتل ہوئے' جاگیردار اور امرا پہلے منتقل ہو کر آ گئے غریب جس کے پاس دو بیل ایک

www.naqshbandiaowaisiah.com

گاۓ ایک بیٹا ایک بہو دو پوتی پوتے ایک بڑھیا ماری گئی' بیٹا قتل ہو گیا' بہو لوٹ لی پکڑ لی انہوں نے' بیٹیاں چھین لیں' بچے ذبح کر دیئے' بچ بچا کر اگر کوئی غریب کی بچی والٹن پہنچی تو میں نہیں کہتا قدرت اللہ شہاب کی کتاب ''خدا کی بستی پڑھو' وہ لکھتا ہے کہ ''اُس دور کے سیاست دان اور اُس دور کے حکمران غریبوں کی بچیاں والٹن سے لے جاتے تھے عیاشی کرتے تھے اور انہیں برباد کر کے والٹن پھینک جاتے تھے''! اس بات کا باب پاکستان بنانا چاہتے ہو؟ یہ اتنی تبدیلی کیوں آئی ایک دم؟

اس قوم نے پاکستان بنانے والے شخص کو قتل کر دیا! مجھے نہیں پتہ لوگوں کا موقف کیا ہے میں پہلے دن سے کہتا ہوں اور آج بھی کہتا ہوں محمد علی جناح کو پاکستانیوں نے قتل کیا! قتل گولی سے ہی نہیں ہوتا تلوار سے ہی نہیں ہوتا ایک بندے کو کمرے میں بند کر کے ہوا کے راستے بند کر دیں وہ ہوا کی کمی سے دم گھٹ کے مرجائے یہ قتل نہیں ہے؟ ایک مریض کا علاج بند کر دیں مرجائے تو یہ قتل نہیں ہے؟ تو یہ تو آپ کی تاریخ میں موجود ہے کہ اُن کے ڈاکٹر نے منع کیا کہ زیارت سے ہوائی جہاز پہ کراچی منتقل نہ کیا جائے۔ آجکل کے جہاز نہیں تھے جن میں آکسیجن ملتی ہے تو جب آکسیجن میں جہاز Low جائے گا تو اُن کی زندگی کو خطرہ ہے لیکن وہ سخت جان آدمی تھا کراچی پہنچ ہی گیا۔ ایک کتاب ہوتی ہے جس میں صدارتی پروٹوکول تحریر ہوتا ہے اور اُس میں موجود ہے کہ صدر کے لئے سواری کا دہرا انتظام ہوتا ہے ہمیشہ جہاز ہیں تو دو ہوں گے گاڑیاں ہیں تو دو۔ دوہرا انتظام ہوتا ہے کہ اگر ایک میں کہیں کوئی نقص آ جائے تو متبادل انتظام موجود ہو لیکن انہوں نے دیکھا کہ جہاز میں تو یہ نہیں مرے ایک ایمبولینس بھیجی جو خراب تھی یا خراب کر دی گئی' ہوائی اڈے اور کراچی صدر کے درمیان جگہ کوڑے کرکٹ سے اٹی پڑی ہوتی تھی اب تو وہاں ''ملیر' بن گیا' یہ ہو گیا وہ ہو گیا' ساری آباد ہو گئی' یہاں گاڑیاں شہر کی گاڑیاں کوڑا پھینکتی تھیں۔ وہ ایمبولینس آپ کو ہوائی اڈے سے لیکر کوڑے کے ڈھیر کے پاس خراب ہو گئی یا خراب کر دی گئی خدا جانے اور تب تک وہ وہاں کھڑی رہی جب تک محمد علی جناح کا سانس نکل نہیں گیا۔ اسے قتل نہیں کہیں گے تو کیا کہیں گے؟ پیچھے اُن لوگوں کی موج لگ گئی جو نواب اور نواب زادے تھے۔ جنہوں نے برصغیر میں انگریز سے جاگیریں لی تھیں یہ اُن کی آپس کی قتل و غارت گری ہے' ایک دوسرے کو اقتدار کے لالچ میں مارتے رہے لیکن قوم کا سرمایہ کراچی کے کوڑے کے ڈھیروں کے پاس لٹ گیا اور وہ لوگ برسر اقتدار آ گئے جو انگریز کے پروردہ تھے تب سے اب تک ایک ایسا باضابطہ نظام چل رہا ہے کہ غریب کا بچہ پڑھ ہی نہ سکے اور پڑھ جائے تو اُسے کوئی مناسب روزگار ہی نہ ملے۔ برسر اقتدار طبقے کے بچے پڑھیں باہر کی یونیورسٹیوں میں جا کر پڑھیں اور نسل در نسل خاندانوں میں نوابوں میں جاگیرداروں میں انگریز کے غلاموں میں وہ جو ہے نظام سلطنت وہ تبدیل ہوتا آیا۔ اُس میں دو چار فوجی آئے۔ اب ایک بندہ جب آیا تو گرد ا گرد جتنی محفل تھی اُس نے اُس کو بھی اپنے رنگ میں رنگ لیا اور وہ بھی انہی کا حامی بن گیا' اُسے بھی وزراء اور سفرا اور اراکین اور عمائدین سلطنت انہی میں نظر آئے اور ایک بندہ کیا کرے گا؟ یہ حربہ دوبارہ ضیاء الحق پر بھی آزمایا گیا' جو صدارتی پروٹوکول کے خلاف ہے کہ ایک C130 جائے بہاولپور پریذیڈنٹ کو لیکر دو جہاز جانے چاہیں تھے۔ لیکن چونکہ ایک کو گرانا تھا اُس میں گڑبڑ کرنی تھی' بہانہ کیا گیا جی وہاں دو جہاز لینڈ نہیں کر سکتے ایک کر سکتا ہے' دو نہیں کر سکتے تھے دو کی ٹانگ ٹوٹتی ہے۔ کبھی کوئی جہاز رن وے پہ کھڑا بھی رہتا ہے۔ جو جہاز رن وے پہ اُترتا ہے وہ سائیڈ پہ لگ جاتا ہے دوسرا بھی لینڈ کر سکتا ہے دس لینڈ کرتے ہیں روزانہ۔ یہ جو جہاز اسلام آباد اُترتے ہیں یہ سارے رن وے پہ ہی کھڑے رہتے ہیں؟ پارکنگ ایریا میں چلے جاتے ہیں اُس رن وے پہ دوسرا جہاز ٹیک آف کرتا ہے' اُترتا ہے لیکن ایک بھیجا گیا۔ وہی طریقہ آزمایا گیا جو ایک ایمبولینس بھیجی گئی تھی محمد علی جناح کو۔ یہاں ایک C-130 دیا گیا ضیاء الحق کو مارنے کے لئے۔ تجربہ کار لوگ ہیں بابا مدت سے بیٹھے ہیں اور اپنے تجربے آزمارہے ہیں اور کامیاب ہیں۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

لیکن مجھے حیرت اُس غریب پر ہے جس کے آباؤ اجداد لُٹ لُٹا کر یہاں پہنچے یا اُس غریب پر ہے جو یہاں پیدا ہوا لیکن اُس کے جگر گوشے سرحدوں پہ دفن ہیں۔ یہاں آپ پورے علاقے میں پھریں کوئی گھر ایسا نہیں ہوگا جس کے کچھ لوگ شہید نہ ہوئے ہوں گے اور اُن کی میتیں بھی ہمیں واپس نہیں ملیں۔ پورا علاقہ فوجی ہے پھر کے دیکھیں۔ حیرت مجھے اِس بات پہ ہوتی ہے کہ غلام جو تھے انگریزوں کے اُن پر تو غلامی اثر کر گئی ہم اُن کے پیچھے اللہ کو چھوڑ کر کیوں لگ گئے ہم نے بھی تو انہیں اپنا پروردگار بنالیا! ہم میں سے جو بہت پارسا بنے انہوں نے کہا ہم ووٹ دیتے ہی نہیں لہٰذا پاکستان کی ستر فیصد سے زیادہ آبادی الیکشن میں ووٹ ڈالتی ہی نہیں! کس کو مزے ہو گئے؟ بدمعاشوں کو یہ جو ووٹ دینے نہیں جاتے یہ سارے شریف ہیں جاتے تو کسی شریف آدمی کو ووٹ دیتے۔ یہ گئے ہی نہیں آپ کسی ''ٹرن اوور'' کو دیکھ لیں' سارے الیکشنوں کی ہسٹری اٹھا کر دیکھ لیں زیادہ سے زیادہ ٹرن اُوور **Turnover** تیس فیصد' بتیس فیصد' پچیس چھبیس فیصد بلکہ سات فیصد بھی ٹرن اُوور آپ کے ملک کا رہا' اُوور آل الیکشن کا! پندرہ فیصد بھی رہا فاروق احمد لغاری صاحب نے جب الیکشن کروائے تھے تو جو پہلی ان کی ''سٹیٹمنٹ'' تھی وہ یہ تھی کہ سولہ فیصد ٹرن اُوور ہے پورے ملک کا۔ پھر کسی نے کان میں کہا کہ یہ انٹرنیشنلی **Accpetable** نہیں ہے پھر رات کے بیان میں لغاری صاحب نے کہا چھبیس فیصد ہے۔ تو چھبیس فیصد بھی ہو تو چوہتر فیصد تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے ووٹ نہیں دیے۔ کیوں؟ گزارا کریں گے جیسا ہے' گزارے کو اللہ قبول نہیں کرتا۔ اللہ نے قومیں الگ کر دی ہیں۔ مومن کی شناخت الگ ہے کافر کی الگ ہے۔ منافق اُسی کی ایک برانچ ہے تیسری کوئی قوم ہی نہیں دنیا میں دو ہی قومیں ہیں یا مومن یا کافر۔

الکفر ملتہ الواحدہ. کفر ایک ہی ملت ہے اور مومن ایک ہی ملت ہے دو ملتیں ہیں دو قومیں ہیں۔ ہم کلمہ تو پڑھتے رہے مسجدیں بناتے رہے ہم مسجدیں بھی چندہ کھانے کے لئے بناتے ہیں جسے کوئی روزگار نہ ملے چندہ برائے مسجد کا بورڈ لگا کر بیٹھ جاتا ہے مزے اڑاتا ہے۔ نمازی کوئی نہیں بناتا' ایک محلے میں مسجد ہے خالی پڑی ہے اُس کے باہر ایک اور بنانا شروع کر دیں گے چندہ شروع ہو جائے گا جو غیر آباد ہے اُسے آباد تو کرو۔ چار قدم چل کر وہاں جاؤ تو سہی۔ تو فرمایا

فلما اتھم من فضلہٖ بخلوا بہٖ. جب اللہ نے انہیں اپنی مہربانی سے نوازا' بدل گئے جو کہتے تھے مال لٹائیں گے وہ مال لوٹنے پر آ گئے۔ **وتولوا وھم معرضونَ o** اور اپنی بات سے بالکل پھر گئے۔ جامعات تباہ کیں انگریز نے' غلامانہ نظام تعلیم غلامانہ قوانین اور ایسے ضابطے بنائے جو اُس کے اپنے ملک میں نہیں ہیں یہیں ہیں۔ لیکن جب انگریز چلا گیا۔ کاش انگریز اس طرح نہ جاتا اللہ ہمیں توفیق دیتا ہم جہاد کرتے انگریز کا مقابلہ کرتے ہم مرتے ہم اُسے مارتے اور اُسے دھکیل کر سمندر میں پھینکتے ہمیں احساس ہوتا کہ یہ ہمارا دشمن ہے۔ وہ خیرات میں آزادی دے کر چلا گیا ہمیں۔ اُس کی تو مجبوری بن گئی تھی اُس کے لئے تو آسمانوں سے اللہ ظالموں پہ مزید ظالم بھیج دیتا ہے اُس کے لئے تو اللہ نے ایک ''ہٹلر'' پیدا کر دیا جس نے مار مار کر اُس کا بھرکس نکال دیا اُس کے بس میں ہی نہیں تھا کہ نو آبادیات پہ کنٹرول رکھتا صرف ہمیں نہیں چھوڑا سارے افریقہ کو اور دنیا میں جہاں جہاں اُس کی نو آبادیات تھیں چھوڑ کر گھر چلا گیا اِس لئے کہ اس قابل ہی نہیں رہا تھا۔ لیکن بھئی مجھے دوسروں کا پتہ نہیں ہمیں اُس نے چھوڑا نہیں ہے خود چلا گیا لیکن اپنے کارندے ہم پر مسلط کر گیا۔ اور اُن کی گرفت اتنی مضبوط ہے کہ جو دو چار فوجی بھی درمیان میں آئے انہیں بھی انہوں نے پکڑ لیا اور وہی وزیر اور وہی سفیر اور وہی امیر بن گئے اور وہی اراکین سلطنت بن گئے چنانچہ وہی انگریزی نظام ہمارے گلے پڑا ہوا ہے چلو یہ تو بیماری ہوگئی۔ علاج؟

سادہ سا علاج ہے اللہ سے جو وعدہ کیا تھا واپس ہو جاؤ اور وعدہ پورا کرو۔ میں کہتا ہوں میں کیسے کر سکتا ہوں؟ میں حکومت نہیں بدل سکتا! میں

www.naqshbandiaowaisiah.com

حکومت نہیں بدل سکتا میں خود کو تو بدل سکتا ہوں' میرا کردار تو عظمت الٰہی کا آئینہ ہو' میں تو دوسروں کا حق چھیننا چھوڑ دوں' دوسروں کے حقوق ادا کرنا شروع کردوں' اللہ کی عبادت کروں' حلال کھاؤں جائز کماؤں' میں اپنے آپ پر تو اسلام نافذ کردوں۔ اگر ہم یہ بھی کرلیں تو ہماری زندگی میں ہمارے دیکھتے دیکھتے وطن عزیز پہ سارے پہ اسلام نافذ ہو جائے گا۔ اب یہ الگ بات کہ ہمیں احساس ہو نہ ہو ایک بات میں آپ کو یقینی طور پر بتا دوں کہ لاکھوں کشت خون ہوں' لاکھوں دست بندیاں ہوں' لاکھوں تباہیاں آئیں' انشاء اللہ العزیز یہ وطنِ عزیز قائم رہے گا' آخری معرکہ حق و باطل برصغیر ہند میں بپا ہوگا' کفر کو شکست ہوگی اسلام فاتح ہوگا اور اللہ کی زمین پر پھر اللہ کی حکومت قائم ہوگی یہ کوئی چاہے یا نہ چاہے یہ اللہ کا فیصلہ ہے اور حدیث شریف میں ارشاد ہے۔

نبی کریم ﷺ کی حدیث بخاری شریف میں وجود ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا آخری زمانے میں ایک قوم ہوگی جو ''غزوۃ الہند'' میں شریک ہوگی۔ اس پہ بھی بات ہوئی تھی لاہور پریس کے سامنے بھی علما حضرات بھی تھے کہ غزوہ کہا جاتا ہے اُن جنگوں کو جن میں نبی کریم ﷺ نے بنفس نفیس شرکت فرمائی اور عہد رسالت مآب ﷺ میں جن جنگوں میں آپ ﷺ نے اپنا نمائندہ بنا کر کسی کو بھیجا انہیں ''سریہ'' کہا گیا اور یہ جو برصغیر پہ بپا ہوگا کفر اور اسلام کا معرکہ اسے حضور اکرم ﷺ نے ''غزوۃ الہند'' فرمایا۔ آپ محاوراتی زبان نہیں ہے نبی کی زبان ہے ﷺ۔ ہمارے ایک بہت بڑے عالم نے یہ کہا تھا کہ ''حضور ﷺ نے محاوراتی زبان استعمال فرمائی'' میں نے عرض کیا حضرت ایسا نہیں ہے اور یہ کہنا زیادتی ہے اللہ کا نبی ﷺ **مایَنطق عن الھویٰ ان ھو الا وحیٌ یوحیٰ**۔ نبی ﷺ وہ کہتا ہے جو اللہ کی طرف سے ہوتا ہے محاوراتی زبانوں کا پابند نہیں ہوتا۔ آپ ﷺ نے اسے ''غزوہ'' فرمایا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس غزوے میں حضور اکرم ﷺ کی توجہ اس قدر نصیب ہوگی مجاہدین کو گویا حضور ﷺ خود کمان کر رہے ہیں اس میدان میں اس معرکے میں جو لوگ خوش نصیب شریک ہوں گے گویا وہ نبی کریم ﷺ کے زیر کمان لڑ رہے ہیں اس لئے اس جہاد کو حضور ﷺ نے ''غزوۃ'' فرمایا۔ یہ ایسی جنگ ہوگی جس میں بھرپور توجہ نصیب ہوگی مجاہدین کو۔ اور آپ ﷺ نے اسے ''غزوۃ الہند'' فرمایا۔ پنجاب' افغانستان' بلوچستان سندھ سرحد کی بات نہیں کی اس کا مطلب ہے سارا برصغیر اس کی لپیٹ میں آکر اسلام کے زیر نگیں آئے گا۔ آپ چھوٹے سے پاکستان کی فکر نہ کریں یہ سارا برصغیر ایک پاکستان ہے اور بن کے رہے گا۔ یہ الگ بات کہ کس کو یہ سعادت نصیب ہوتی ہے کہ اپنی کوششیں اُس کے لئے کر رہا ہے اور کون بدنصیب اُس سے غافل ہے یا کون ایسا بدنصیب ہے جو اس چھوٹے سے پاکستان کے خلاف بھی سازشیں کر رہا ہے اور اسے دہشت گردی کی جنگ و جدل کی آگ میں دھکیلنا چاہتا ہے۔ انسانی کوششیں کچھ بھی کریں قدرت کے فیصلے نافذ ہوتے ہیں اللہ ہمیں اُن لوگوں میں کرے جو ''غزوۃ الہند'' کے متمنی اور شریک ہوں اور طلبگار شہادت ہوں۔ اگر ہماری زندگی میں نہ ہو تو اے اللہ! ہماری اولادوں میں ہماری نسلوں میں ایسے لوگوں کو باقی رکھنا جو وہاں جانیں لیکر حاضر ہوں۔

و آخر دعونا ان الحمدللہ رب العلمین

☆☆☆☆☆

www.naqshbandiaowaisiah.com

شیخ المکرم امیر محمد اکرم اعوان مدظلہٗ کے فی البدیہہ خطبات پر مشتمل زیر طبع تفسیر قرآن حکیم

"اکرم التفاسیر" سے اقتباس.....

خطاب دارالعرفان منارہ، ضلع چکوال 11-02-05

الحمد للّٰہ رب العلمین. والصلوۃ والسلام علیٰ حبیبہ محمد والہ واصحابہ اجمعین.

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم.

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیمo

اولٰئک علی ھُدًی من ربھم وَ اُولٰئکَ ھُم المفلِحُونَo

اِن الذینَ کفروا سواءٌ علیھم ء انذر تھم امر لم تنزرھم لا یومنُونo ختم اللّٰہ علی قلوبھم وعلی سمعھمo وعلی ابصار ھم غشاوۃٌ وَّ لھُم عذابٌ عظیمٌo

(ومن الناس مَن یقول امنا باللّٰہ وبالیوم الاخر وما ھُم بمومنینo یُخدِعون اللّٰہ والذین امنوا وما یخدعون الا انفسھُم وما یشعرونo فی قلوبھم مرض فزادھُم اللّٰہ مرضاً ولھُم عذابٌ الیم. بما کانوا یکذبونo)

اللھُم سبحٰنک لاعلملنا الا ماعلمتنا انک انت العلیکم الحکیمo

مولای صل وسلم دائماً ابداً

علی حبیبکَ من زانت بہِ العُصُرُوا

پچھلے جمعتہ المبارک کو ہم نے قرآن کریم کو الم سے شروع کیا اور ایمان اور ہدایت کی بابت جو کچھ قرآن نے ارشاد فرمایا ضروریات دین کا تذکرہ ہوا جس میں آخرت کے ساتھ یقین کو بالخصوص قرآن حکیم نے دوبارہ دہرایا اور فرمایا کہ جولوگ اللہ پر اللہ کے رسول ﷺ پر اللہ کی کتاب پر اُن باتوں پر جو اللہ کا نبی ﷺ منوانا چاہتا ہے یقین رکھتے ہیں اور آخرت پر پورا اعتماد رکھتے ہیں۔

اولٰئکَ علی ھُدی من ربھم ۔ یہ لوگ ہیں جو اللہ کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔ واولٰئکَ ھُمُ المفلِحُونَ o یہ وہ لوگ ہیں جنہیں زندگی نصیب ہوئی، جو دنیا میں آئے جو عالم امر سے عالم خلق میں آئے اور دنیا سے اپنی فلاح، بہتری، قرب الٰہی اور اللہ کی رحمتیں سمیٹ کر آخرت میں پہنچے یہ لوگ ہیں جنہوں نے فائدے کا سودا کیا۔ اب ان سے آگے دوسری قسم کے لوگوں کا ذکر ہے اِن الذینَ کفروا سوآءٌ علیھم ء انذر تھم ام لم تنذرھُم لا یومنون o یقیناً جولوگ کفر پر جم گئے ہیں۔ ایک خاص طبقہ جو اپنی ہٹ دھرمی کی وجہ سے اپنی اَنا کو قائم رکھنے کے لئے بغیر کسی دلیل کے بغیر کسی ثبوت کے صرف انکار نبوت پر جم گئے کہ اگر ہم حضور اکرم ﷺ پر ایمان لاتے ہیں تو ہماری اپنی حیثیت تو ختم ہو جائے گی۔ کفر کی بھی کئی اقسام ہیں ایک تو یہ ہے کہ کسی تک تبلیغ حق پہنچی نہیں وہ گمراہ ہے کفر میں شرک میں مبتلا ہے دوسرا وہ ہے جس تک بات پہنچی تو سہی لیکن وہ اپنی غلط فہمی میں مبتلا رہا اور اس اندیشے میں رہا کہ شاید جو میں سمجھ رہا ہوں وہ درست ہے ایک تیسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو یہ سمجھ جاتے ہیں کہ دلائل اُس طرف ہیں حق اُس طرف ہے اور پھر احقائق حق کی آخری اور سب سے بڑی دلیل ہیں آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ ۔ آپ ﷺ کی حیثیت ایسی ہے کہ آپ ﷺ

کی بعثت عالی نے قیامت تک کسی نئے نبی آنے کی ضرورت پیدا ہونے نہیں دی۔ انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے تھے اس لئے کہ جو ادیان پہلے نبی لیکر آتے تھے اُس میں خلل واقع ہو گیا پھر اُن کے متبع اُس کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوتے تھے یا پھر وہ دین کلیتہً دنیا سے اٹھ گیا اور لوگوں نے فراموش کر دیا کتابیں گم کر دیں تحریف کر دیں تو نیا نبی مبعوث ہو گیا لیکن حضور اکرم ﷺ کی بعثت نے وہ روشنی دی، وہ روشنی دی جو تا قیام قیامت مٹائی نہ جا سکے گی۔ روئے زمین سے کبھی بھی حق کی آواز خاموش نہیں ہوگی۔ آپ ﷺ کی نبوت جس طرح حضور ﷺ کے عہد عالی میں تھی اُسی طرح آج بھی جاری ہے اور اُسی طرح قیام قیامت تک جاری وساری رہے گی۔ اللہ کی کتاب جس طرح نبی کریم ﷺ نے ترتیب دلوائی اور جس طرح آپ ﷺ نے وحی نقل کروائی اُس طرح آج بھی موجود ہے اور انشاء اللہ قیام قیامت تک اُسی طرح موجود رہے گی۔ اب اس کے بعد چونکہ اس سے بڑی کوئی دلیل نہیں ہے۔ مخلوق کی رہنمائی کے لئے اللہ کریم نے جتنے اسباب ووسائل پیدا فرمائے اُن میں سب سے اعلیٰ ذریعہ آقا نامدار ﷺ ہیں۔

اب جن کفار نے یہ بات تو سمجھ لی وہ سمجھتے ہیں کہ بتوں میں کچھ نہیں ہے ہمارے اپنے گھڑے ہوئے عقیدوں میں کچھ نہیں ہے اور جو کچھ اللہ کا نبی فرما رہا ہے یہ حق ہے لیکن اُن کی اپنی اَنا آڑے آتی ہے کہ اگر ہم ایمان قبول کرتے ہیں تو پھر ہماری حیثیت ہمارے آباؤ اجداد کی حیثیت ہمارے رسوم ورواج کی حیثیت تو ختم ہوگئی، فرمایا اس طرح سے جو کفر اختیار کرتے ہیں اُن کے لئے برابر ہے کہ آپ انہیں تبلیغ فرمائیں احقاق حق واضح کریں یا آپ ﷺ اُن کو چھوڑ دیں اُن کے اپنے حال پر اُن کے لئے دونوں حالتیں برابر ہیں اس لئے کہ انہوں نے ایمان نہ لانے کا فیصلہ کیا اور وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ اُن کے اس فیصلے پر اللہ کریم کی ناراضگی اس حد تک بڑھی کہ حق کو حق سمجھ کر پھر اپنی ذات کو منوانے کے لئے وہ اڑ گئے ہیں تو فرمایا۔

ختم اللّٰہ علی قلوبھم۔ اللہ نے اُن کے دلوں پر مہر کر دی اس گستاخی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے اُن کے دلوں پر مُہر کر دی اور ان کے کانوں پر مُہر کر دی۔ اب وہ نہ حق سُن سکتے ہیں نہ اُن کے دل میں اُتر سکتا ہے۔

وعلیٰ ابصار ھم غشاوۃ۔ اور اُن کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا جو انہیں حق دکھائی ہی نہیں دیتا۔ **ولھم عذاب عظیم۔** اور اُن کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔ گزارش کی گئی کہ یا رسول اللہ ﷺ جب اللہ نے اُن کے دلوں پر مہر کر دی اُن کے کانوں پہ مُہر کر دی اُن کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا تو پھر انہیں عذاب کیوں ہوگا؟ چونکہ انہیں تو کچھ نہ سنائی دیا نہ دکھائی دیا نہ سجھائی دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ نافرمانی کی ایک حد ہے کہ بُرائی کرتے کرتے جب بندہ اُس حد پر پہنچتا ہے تو بطور سزا اللہ کریم اُس کے دل پر مُہر کر دیتے ہیں پھر اُس کے لئے واپسی کا دروازہ بند ہو جاتا ہے تو من جانب اللہ زبردستی نہیں کیا گیا بلکہ اُن لوگوں کے کردار اُن کی بُرائیاں اُن کی انانیت اور اُن کا حق سے اس لئے اعراض کہ ہماری سُبکی ہوتی ہے۔ اپنی بات پہ اڑے رہنا چاہ رہے ہیں اس جرم کی پاداش میں دلوں پر مُہر کر دی۔ حدیث میں ہے کہ آدمی جب گناہ کرتا ہے تو اُس کے دل پہ ایک سیاہ نقطہ پیدا ہو جاتا ہے لیکن توبہ کرے تو وہ نقطہ صاف ہو جاتا ہے اگر توبہ نصیب نہیں ہوتی پھر گناہ کرتا ہے تو ایک نقطہ اور بڑھ جاتا ہے یا وہی پھیل جاتا ہے سیاہی بڑھتی رہتی ہے اور مسلسل گناہ اُس سیاہی کو اتنا بڑھا دیتے ہیں کہ سارا دل تاریک ہو جاتا ہے اور اگر ایسا ہو جائے تو اللہ کریم ناراض ہو کر اُس پر مُہر کر دیتے ہیں کہ اب تم یہی بھگتو تمہارا واپسی کا راستہ بند ہو گیا۔

فرمایا مکلف ہے انسان لیکن اگر کوئی سورج کی روشنی میں بھی دیکھنا نہ چاہے اور کسی گہرے گڑھے میں گرنا چاہے تو اس کا ذمہ دار تو وہ خود ہی ہوگا تو لہٰذا ایک طبقہ لوگوں کا وہ ہے جنہوں نے آپ ﷺ کی بعثت پر بھی حق قبول کرنے سے اس لئے انکار کر دیا کہ وہ اپنے دل میں جانتے ہیں کہ حضور ﷺ حق پر ہیں۔ آپ ﷺ کے دلائل آپ ﷺ کے معجزات آپ ﷺ کا کردار ہر شے حق کی طرف دلیل ہے روشن اور واضح لیکن اس کے باوجود وہ صرف اس لئے حق کو قبول نہیں کرتے کہ اس میں ان کی انا کو اور ان کے بنائے ہوئے رسوم و رواجات کو ٹھیس پہنچتی ہے تو اس پر ناراض ہو کر اللہ کریم اُن کے لئے واپسی کا راستہ بند کر دیتے ہیں۔ یہ دو طبقے قرآن کریم نے بیان فرمائے ایک وہ لوگ جو ہدایت پاتے ہیں ایک وہ لوگ جو دائمی کفر کی نذر ہو جاتے ہیں اور اُس کی دلدل میں دھنس جاتے ہیں فرمایا اور ان کے لئے بہت بڑی سزا ہے۔ چونکہ یہ بہت بڑا جرم ہے اس کی سزا بھی بہت بڑی ہے۔ فرمایا

ومن الناس من یقول امنا باللّٰہ وبالیوم الاخر وما ھم بمؤمنین۔ ایک طبقہ تیسرا بھی ہے یعنی انسانوں کے تین طبقے ہیں ہدایت یافتہ اور مومن پکے کافر ایک طبقہ درمیان میں بھی ہے۔ فرمایا کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے ہم آخرت پر ایمان لائے لیکن وہ ایمان والے نہیں۔ وما ھم بمؤمنین۔ وہ ایمان والے نہیں ہیں۔

یخدعون اللّٰہ۔ یہ اللہ سے مذاق کرتے ہیں چالبازی کرتے ہیں دھوکا دینا چاہتے ہیں والذین امنوا۔ اور ان لوگوں کو بھی دھوکا دینا چاہتے ہیں جو اللہ پر ایمان لائے ہیں لیکن ہوتا کیا ہے۔ وما یخدعون الا انفسھم۔ وہ اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہیں نہ اللہ کو دے رہے ہیں نہ اللہ کے بندوں کو دے رہے ہیں۔ وما یشعرون حالت یہ ہے کہ خود انہیں اس بات کا شعور ہی نہیں ہے جو وہ کر رہے ہیں اس کی برائی اور اس کا انجام خود انہیں سمجھتا ہوگا۔ یعنی ایک طبقہ ایسا ہے جو زبان سے کلمہ حق قبول کرتا ہے لیکن اس کے دل میں اس پر یقین و اعتماد نہیں ہے۔ اللہ تو دلوں کا حال جاننے والا ہے ہر آدمی کا حال وہ جانتا ہے اور ایک حد تک آدمی خود جانتا ہے ہم ایک دوسرے کے دل کا بھید نہیں جانتے لیکن ایک حد تک بندہ اپنے کردار کو خود جانتا ہے۔ یہ منافقین جو تھے آخر ایمان کیوں لائے؟ جب انہوں نے اسلام کو بڑھتے پھیلتے دیکھا اور انہوں نے سمجھا کہ یہ ایک قوت بن رہی ہے تو چلو ہم اس میں شامل ہو جائیں کچھ فائدہ ہوگا۔ اس لئے نہیں کہ اللہ سچا ہے اس لئے نہیں کہ اللہ کا نبی ﷺ سچا ہے اللہ کی کتاب سچی ہے انہوں نے ایک پناہ تلاش کی اپنے ذاتی فائدے کے لئے لیکن اُن کا کردار اس کی شہادت نہیں دیتا چھوٹے چھوٹے فائدے کے لئے بک جاتے ہیں اور یہ ہوتا ہے کہ جب بھی کوئی قوت بڑھتی ہے تو کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اُس سے مفاد حاصل کرنے کے لئے اس میں شامل ہو جاتے ہیں اور بالآخر ایسے لوگوں کا پردہ چاک ہوتا رہتا ہے وہ الگ ہوتے رہتے ہیں سامنے آتے رہتے ہیں تو اسے اصطلاح شریعت میں نفاق کہا گیا ہے کہ زبانی تو اقرار کیا جائے لیکن عمل اس کے خلاف ہو دل سے نہ مانا جائے۔ خطا انسان سے ہو سکتی ہے انبیاء علیہم السلام کے علاوہ کوئی معصوم عن الخطا نہیں ہے لیکن خطا کو خطا ماننا تقاضائے ایمان ہے۔ خطا کے جواز تلاش کرنا یہ منافقت ہے کہ دین بھی ہاتھ سے نہ جائے اور گناہ سے باز بھی نہ آؤ بلکہ اس گناہ کو جائز یا حلال کرنے کے حیلے تراشنا یہ منافقت ہے اور نفاق کفر کی بدترین قسم ہے یعنی منافق کافر سے بھی گیا گزرا ہے اور قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے ان المنفقین فی الدرک الاسفل من النار۔ کہ منافقین و

www.naqshbandiaowaisiah.com

کافروں سے بھی نچلے درجے میں دوزخ میں رکھا جائے گا۔ یعنی کافر کی نسبت بھی شدید عذاب میں ہوگا اس لئے کہ اُس نے دھوکا دینے کی کوشش کی اللہ کو بھی اللہ کے بندوں کو اللہ کے رسول ﷺ کو اللہ کے دین کو اور ارشاد ہوتا ہے کہ یہ اپنی طرف سے تو دھوکا دینا چاہ رہے ہیں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کو اور اللہ کے بندوں کو لیکن حق یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہیں۔ اللہ ایسی ذات نہیں ہے جسے دھوکا دیا جا سکے وہ دلوں کے حال سے واقف ہے اور نتائج اُسی پر مرتب ہوں گے جو اعتماد دل میں ہوگا اور جس کا اظہار کردار سے ہوگا۔ ارشاد فرمایا کہ فی قلوبھم مرض ' نفاق ایک مرض ہے جو دلوں میں دھنس جاتا ہے ان کے دلوں میں ایک مرض تھا ایک بیماری تھی اور وہ مزید بداحتیاطی کرتے گئے مزید بُرائی کرتے گئے جس کی وجہ سے اللہ اُن کے مرض کو بڑھاتا رہا۔ ایک قانون فطرت ہے۔ ایک مریض ہے وہ پرہیز بھی نہیں کرتا تو قانون فطرت ہے کہ مرض بدپرہیزی سے بڑھے گا۔ ان کے قلوب میں مرض تھا ان کے دلوں میں مرض تھا۔ اب دل کی دنیا ایک الگ دنیا ہے اُس کے اپنے شب وروز ہیں اُس کی اپنی ایک آبادی ہے اُس کا اپنا ایک جہان ہے انسان کے اندر ایک اور جہان آباد ہے ایک انسان کے اندر کئی جہان آباد ہیں۔ بنیادی طور پر تو کہا جاتا ہے کہ انسان اس کائنات کا خلاصہ ہے جس طرح اللہ کی مخلوق کائنات میں ہے اُن کے شب وروز اور حیات واموات ہیں اسی طرح ہر انسان کے وجود کے اندر ایک کائنات بسی ہوئی ہے۔ اور آجکل کی سائنس نے تو اُس کے بہت سے گوشے بے نقاب کر دیے ہیں کہ لاکھوں قسم کروڑوں قسم کے جراثیم ہیں۔ ایک بندے کے وجود کے اندر کتنی طرح کی مخلوق ہے کوئی مر رہے ہیں کوئی بڑھ رہے ہیں کوئی پیدا ہو رہے ہیں! جی یہ کیا' بخار ہو گیا ہے اس کے جراثیم آ گئے۔ انجکشن دیا گولی دی وہ جراثیم مر گئے بخار ٹھیک ہے۔ ایک موت وحیات کا سلسلہ ایک پیدا ہونے اور مرنے کا سلسلہ ایک شب وروز کا تسلسل ایک زندگی انسان کے وجود کے اندر کئی طرح سے جلوہ افروز ہے اس سب کے ساتھ انسان کو جو قلب عطا کیا گیا ہے جس کا مقام وہی دل ہے جو سارے بدن کو خون سپلائی کرتا ہے اور ایک پمپنگ سٹیشن ہے اُس کے اندر ایک لطیفہ ربانی ہے جسے ''قلب'' کہا گیا ہے۔ وہ قلب تجلیات الٰہی کا مہبط ہے اور اُسی میں آرزوئیں اور خواہشات جنم لیتی ہیں اور وہی اصل حکمران ہے۔ وہ حکم دیتا ہے تو دماغ اُس کی تعمیل کا اہتمام کرتا ہے۔ اسے یوں بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ دنیا میں کتنے لوگ ہیں جو بعض ایسے کام کرتے ہیں جو عقلاً وہ خود بھی مناسب نہیں سمجھتے!

بعض لوگ جوا کھیلتے ہیں ساری دولت اڑا دیتے ہیں لیکن عقلاً وہ خود بھی اُسے بُرا سمجھتے ہیں۔ تو پھر کیوں کرتے ہو؟ کہتے ہیں دل چاہتا ہے اور بے شمار ایسے کام ہیں جو لوگ کرتے ہیں جو نقصان کے ہیں اُن کا اپنا دماغ انہیں اُس سے روکتا ہے اُن کی اپنی عقل اُس سے روکنا چاہتی ہے لیکن وہ نہیں رُکتے۔ کیوں نہیں رُکتے؟ کہتے ہیں دل چاہتا ہے اس کا مطلب ہے دل ایک ایسی قوت ہے کہ جس کا حکم حتمی ہوتا ہے اور دماغ چاہے تو بھی تعمیل کرتا ہے نہ چاہے تو بھی تعمیل کرتا ہے۔ اب یہ دل اور قلب ایسی حقیقت ہے جو ایک لطیفہ ربانی اسی دل کے اندر ہے جس کے بارے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا حدیث کا مفہوم ہے کہ خوب غور سے سمجھ لو کہ اس جسم کے اندر ایک گوشت کا لوتھڑا ہے۔

اذا اصلحت صلح الجسدُ کلمه' اگر وہ درست ہو جائے تو سارا جسم سُدھر جاتا ہے آنکھیں حق دیکھتی ہیں ہاتھ صحیح کام کرتے ہیں پاؤں صحیح سمت اٹھتے ہیں دماغ صحیح سوچتا ہے افکار کی اصلاح ہو جاتی ہے نظریات سے لیکر کردار تک ہر شے سدھر جاتی

www.naqshbandiaowaisiah.com

ہے۔ واذا فسدت فسد الجسد کلہٗ اور اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا نظام ہی بگڑ جاتا ہے سب کچھ خراب ہو جاتا ہے۔ فرمایا الا وھی القلب۔ غور سے سُنو! یہ قلب انسانی ہے

تو منافقین کے بارے ارشاد ہوا کہ جب ان کا قلب ہی بیمار ہے اور مزید بُرائی کرتے جارہے ہیں جس پر اللہ ان کی بیماری کو بڑھا رہے ہیں تو نتیجہ اس کا یہ ہو گا ولھم عذاب الیم۔ بما کانوا یکذبون کہ یہ جو اللہ سے بھی اللہ کے رسول ﷺ سے بھی اور اللہ کے بندوں سے بھی جھوٹ بول رہے ہیں انہیں اس کا بہت دردناک عذاب بھگتنا پڑے گا۔ ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں بھی اگر دیکھیں ہم خود اپنے کردار میں ذاتی کردار میں جھانک کر دیکھیں تو جو جو کام ہم نے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ خلوص کے ساتھ کئے ہیں اُن کے نتائج بھی جمع کر لیجئے اور جہاں ہم نے اپنی خواہشات کی تکمیل کی اللہ اور رسول ﷺ کے احکام کو چھوڑا اور بظاہر اپنی نیکی اور پارسائی کا پردہ بھی رکھا ہے اُن کے نتائج کو بھی جمع کر لیجئے۔ تو آپ کو سمجھ آجائے گی کہ یہ دردناک انجام اسی دنیا میں شروع ہو جاتا ہے۔ پریشانیاں اور مصیبتیں مقدر بن جاتی ہیں اور آخرت کا معاملہ تو بہت بڑا ہے۔

قرآن حکیم کتاب ہدایت ہے اور جو کچھ بیان فرماتا ہے یہ اس لئے بیان فرماتا ہے کہ ایک آئینہ ہمارے سامنے آجائے اور اُس میں ہم اپنے آپ کو تلاش کر سکیں کہ میں کہاں ہوں۔ ہماری مصیبت یہ ہے کہ ہم دوسروں کو تلاش کرتے رہتے ہیں کہ وہ کتنا نیک ہے وہ کتنا پارسا ہے اس کی باری بعد میں آتی ہے پہلے ہر فرد کو اپنی ذات کو تلاش کرنا چاہئے۔ چونکہ آپ کی طرف سے جواب میں نہیں دونگا میری طرف سے آپ نہیں دیں گے لیکن مجھے میرا جواب تو دینا ہوگا۔ تو میں خود کہاں ہوں اللہ کی بارگاہ میں میرا کتنا خلوص ہے نبی کریم ﷺ کے ساتھ میں کس حد تک مخلص ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ علما ظواہر الحمدللہ اللہ علما کی برکات سے ہمیں مستفید فرماتا رہے ساری عمر محنت کرتے ہیں سیکھتے ہیں ہمیں سکھاتے ہیں سمجھاتے ہیں بتاتے ہیں لیکن اُن کی ساری کاوش ہمارے دماغ تک ہوتی ہے ہمارے عقل تک ہوتی ہے اُن کے دلائل ہمارے دماغ کو ہماری عقل کو قائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ایک طبقہ جو اہل اللہ کا ہے اور صوفیا کا ہے اُن کا طریق مختلف ہے وہ براہ راست قلب سے بات کرتے ہیں اور شروع ہی اس بات سے کرتے ہیں کہ قلب ذاکر ہو جائے اور دیکھا یہ گیا ہے کہ اُن کی مجلس میں کوئی روک ٹوک کوئی تنقید نہیں ہوتی اس کے باوجود جب قلب ذاکر ہو جاتا ہے تو بندے کو خود فکر پڑ جاتی ہے کہ میں کہاں کہاں غلطی کرتا ہوں اور مجھے کن کن باتوں کو چھوڑنا ہے کن کن کو اختیار کرنا ہے اپنی اصلاح بندہ خود کرتا چلا جاتا ہے۔ یعنی اُن کا طریق ہی یہی ہے کہ وہ بات ہی قلب سے شروع کرتے ہیں اور جب قلب سُدھرنا شروع ہوتا ہے تو از خود باقی سارے اُمور سُدھرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ اللہ کریم کا احسان ہے کہ قلوب کی بیماریوں سے نجات دے اور ایمان و یقین کی دولت سے سرفراز فرمائے۔ زندگی بالکل عارضی ہے ہمارے سامنے ہزاروں لوگ روز اس جہان سے جاتے ہیں اور اُن سے زیادہ اس جہان میں آتے ہیں ہم بھی اُن میں سے ایک ہیں۔ ہمارے پاس بھی دوسرا سانس آنے کی کوئی سند نہیں۔ ایمان و یقین وہ دولت ہے

جو موت سے ڈرنے کی بجائے موت کو بھی محبوب بنا دیتی ہے اس لئے کہ آدمی تیار ہوتا ہے اُس حادثے کے لئے اُس طرف جانے کے لئے بلکہ صوفیا کا قول تو یہ ہے کہ

الموت جسرٌ یوصل الحبیب الی الحبیب۔ موت تو

وہ پل ہے وہ دروازہ ہے [illegible] کی بارگاہ میں طالب کو پہنچا دیتا ہے [illegible] وہ اس کی طلب میں [illegible] رہا ہے اس کی اطاعت کرتا رہا [illegible] ﷺ کی اطاعت [illegible] رہا اس کے احکام پر عمل کرتا رہا [illegible] نصیب ہو تو موت ہی وہ پل ہے جو [illegible] پہنچا دیتا ہے [illegible] ورنہ کے موت بھی ایک محبوب منزل بن جاتی ہے۔ اللہ کریم ہمارے گناہ معاف فرمائے ہمیں نیکی کی توفیق اور محبت اور خلوص کی سعادت نصیب فرمائیں۔

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین

☆☆☆

قومی انعامی بانڈز

انعامی بانڈز کی حلت و حرمت کے متعلق [illegible] جو سود کے نام پر [illegible] بانڈز کے معاملہ میں [illegible] عوام الناس میں ان کو اچھی نظر سے دیکھا جاتا ہے [illegible] ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔

ہم احباب کے استفادہ کے لئے بانڈز کے حوالے سے بینکوں کا تمام طریقہ کار ذیل میں پیش کر رہے ہیں۔ تاکہ احباب تمام صورت احوال سے واقف ہو کر بہتر فیصلہ کر سکیں۔

انعامی بانڈز حکومت پاکستان کا ایسا قرضہ ہے جو قرض کے عوض محدود مدت کے لئے عوام کو دیا جاتا ہے اس کی خرید و فروخت اور انعام دینے کی ذمہ داری سٹیٹ بنک آف پاکستان کے ذمہ ہے۔ اصل سوال یہی ہوتا ہے کہ اس کے انعام کی رقم کہاں سے مہیا کی جاتی ہے؟ تو تفصیل پیش خدمت ہے۔ تمام بانڈز میں اصول ایک ہی چلتا ہے ہم دو سو روپے والے بانڈز کی مثال لیتے ہیں۔ ہر بانڈ کو بنک نے ایک ہی مدت کیلئے مخصوص کیا ہوا ہے۔ دوسرا دوسری مدت اور تیسرا تیسری مدت کے لئے ہے۔ مثلاً ایک بانڈ ایک ماہ تک بنک سے خریدا اور فروخت کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد دو ماہ تک وہ بنک سے خریدا یا فروخت نہیں کیا جاتا۔ یعنی یکم مارچ سے 31 مارچ تک بانڈ بنک سے خریدے گئے تو اپریل مئی میں ان کی خرید و فروخت نہیں ہو سکے گی۔ پھر جون کی یکم تاریخ کو اس بانڈ کی قرعہ اندازی ہوگی خرید و فروخت کے ماہ کو اوپن پیریڈ Open Period اور عدم خرید و فروخت کے دو ماہ کو شٹ پیریڈ (Shut Period) کہتے ہیں۔ شٹ پیریڈ کے دو ماہ میں فروخت کردہ بانڈ کی رقم کو بنک میں جمع کر دیا جاتا ہے ان دو ماہ کا سود انعام کی شکل میں عوام کو لوٹا دیا جاتا ہے۔ انعامی بانڈ کی اصل رقم جوں کی توں قائم رہتی ہے۔

سود کی نسبت کا تعین اس طرح سے ہوتا ہے کہ ہر ایک بانڈ کی ایک سیریز دس لاکھ نمبروں پر مشتمل ہو یعنی 200 والے بانڈ کی سیریز نمبر A.000001 سے لے کر A - 000000 نمبر تک ہے۔ دس لاکھ بانڈ کی رقم

20,00,00,000=1000000x200

مبلغ 20 کروڑ روپے کی اس رقم کو دو ماہ کے لئے بنک میں جمع کیا جاتا ہے جس پر 25 لاکھ روپے سود ملتا ہے جو کہ بطور انعام مندرجہ ذیل طریقے سے تقسیم کر دیا جاتا ہے۔

پہلا انعام۔ ایک انعام 5,00,000

دوسرا انعام 3×1,60,000 4,50,000

تیسرا انعام 1000 1550x =15,50,000

ٹوٹل رقم 25,00,000/=

باقی تمام قسم کے بانڈز میں یہی نسبت ہوتی ہے جس کو بدل بدل کر چیک کیا جاتا ہے۔

شرح سود مندرجہ ذیل ہے۔

20,0000,000 ہر دو ماہ میں 25,00,000

20,0000,000 ہر ایک ماہ میں 12,50,000

1,00,00,000 ہر ایک ماہ میں 6250

1,00,000 ہر ایک ماہ میں 625 روپے

بنک انعام کا لالچ دیکر نسبتاً کم شرح سود پر رقم حاصل کرتا ہے اور حصول سے زیادہ نفع کماتا ہے۔

دس لاکھ بانڈز میں سے صرف 1554 بانڈز پر انعام دیا جاتا ہے۔ باقی 998446 بانڈز ہولڈر محروم رہتے ہیں۔ اس صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے احباب بانڈز کی خرید و فروخت کے لئے کوئی فیصلہ کرنے میں نسبتاً بہتر پوزیشن میں ہونگے۔

مراسلہ **شاکر عزیز اختر، لاہور**

www.naqshbandiaowaisiah.com

سوال و جواب

7-11-04 کو دارالعرفان منارہ میں حاضرین کی طرف سے پوچھے گئے سوالات کے شیخ المکرّم امیر محمد اکرم اعوان مدظلہ نے جو جوابات ارشاد فرمائے' پیش خدمت ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

سوال:۔ بعض لوگوں کا نقطہ نظر ہے کہ کلمہ پڑھ لینا مسلمان ہونے کے لئے کافی ہے اطاعت اعمال کی ضرورت نہیں وضاحت فرمایئے!

جواب:۔ کلمہ پڑھ لینا بہت بڑی بات ہے اور کلمہ طیبہ کے دو جملے جو ہیں یہ انسان کو کفرو شرک سے، دنیا کی بدترین ظلمت سے نکال کر اللہ کے روبرو کر دیتے ہیں۔ کلمہ پڑھنے سے پہلے جتنی خطائیں وہ کر چکا ہو کلمہ پڑھنے سے معاف ہو جاتی ہیں۔ لیکن کلمہ ہے کیا؟ کلمہ اسلام کی ایک عجیب خصوصیت ہے۔ دنیا کے جتنے معاہدے ہوتے ہیں لین دین کے کسی کام کے وہ سارے ایجاب سے شروع ہوتے ہیں کہ میں یہ کروں گا' اس بات کا وعدہ کرتا ہوں کہ میں یہ کام کروں گا' میں اتنے پیسے دوں گا' میں اس طرح مال خریدوں گا جو بھی کوئی معاہدہ ہوتا ہے وہ ایجاب سے شروع ہوتا ہے۔ کلمہ جو ہے یہ نفی سے شروع ہوتا ہے' انکار سے شروع ہوتا ہے یہ بڑی عجیب بات ہے! عجیب معاہدہ ہے کہ جو انکار سے شروع ہوتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بہت سی چیزیں ہیں الم غلم اب اُن پر آپ سبز چادر ڈال دیں سبز رنگ پھیر دیں تو وہ سبز نہیں ہو جائیں گی۔ اسی طرح کلمہ حق جو کچھ انسان کے دل میں دماغ میں ذہن میں تصورات ہیں کسی سے عقیدت کے کسی کی عظمت کے اُن سب کو پہلے خارج کرتا ہے۔ لا الہ۔ کوئی عبادات کے لائق ہے ہی نہیں۔ کوئی بھی کہیں بھی کبھی بھی کوئی ایسی ہستی نہیں جس کی عبادت کی جائے۔ یعنی یہ معاہدہ انکار سے شروع ہوتا ہے۔ بالکل لوحِ دل کو صاف کر دیا جائے دل کی تختی کو بالکل صاف کر دیا جائے اُس پر کچھ نہ رہے۔ کسی سے عقیدت کسی کی عظمت کا کوئی اقرار کسی سے کوئی امید وابستہ کچھ بھی نہیں، ہے ہی کوئی نہیں۔ جب یہ نفی ہو جاتی ہے تو پھر ارشاد ہوتا ہے کہ اب کہو کہ اللہ ہے۔ یعنی کوئی شائبہ بھی نہ رہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو ملانے کا یا کسی طرح کے شرک کا یا اللہ کی ذات یا اُس کی صفات میں کسی کے شریک ہونے کا۔ پہلے چونکہ دنیا میں جو بندہ پیدا ہوتا ہے اُس کے دل میں مختلف تصورات جو وہ کبھی والدین سے سیکھتا ہے معاشرے سے سیکھتا ہے تو اُس کے ذہن میں بہت سی چیزیں موجود ہوتی ہیں۔ کسی کو بتوں سے عقیدت کسی کو بڑی دیوتاؤں سے کسی کو آگ سے کسی کو سورج سے کسی کے ذہن میں جنوں کا تصور فرشتوں کا کچھ نہ کچھ ہر ذہن میں ہوتا ہے۔ وہ جو کچھ بھی ہوتا ہے کلمہ اسلام نفی سے شروع ہوتا ہے۔ عبادت کسے کہتے ہیں؟ معبود کون ہوتا ہے؟ عبادت کا عام فہم مفہوم یہ بیان کیا گیا ہے کہ کسی کی اُس سے نفع کی امید پر یا نقصان کے اندیشے پر مکمل اطاعت کی جائے۔ اب اگر کلمہ پڑھنے کے بعد بھی کوئی اللہ کی اطاعت تو نہیں کرتا لیکن کسی حکمران کی جائز و ناجائز تسلیم کرتا ہے۔ اللہ کا حکم چھوڑ دیتا ہے اُس کے مقابلے میں دوسرے کا مانتا ہے تو اُس کا معبود اللہ نہیں ہے اُس کا معبود وہ ہے جس کی اطاعت کر رہا ہے۔ یعنی یہاں یہ نہیں منوایا کہ

کوئی اللہ نہیں صرف اللہ ہے، کلمے میں معبود منوایا گیا ہے۔لا الہ کوئی عبادت کے لائق نہیں سوائے اللہ کے مگر اللہ ہے۔اب اللہ عبادت کے لائق ہے تو اُس کا ثبوت کیا ہے کہ اللہ ہے؟ اس کی کیا خبر ہے کہ کس بات کو اُس کی عبادت کہیں؟ یہ دو سوال پیدا ہو جاتے ہیں کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ اور کوئی عبادت کے لائق نہیں لیکن اللہ ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ آپ کو کیا پتہ ہے کہ اُس کی عبادت کیا ہے اُس کا حکم کیا ہے؟ اس کا جواب ہے۔

محمد رسول اللہ ﷺ۔ اللہ کا ہونا بھی مجھے اللہ کے رسول نے بتایا اور اللہ کی عبادت کی تعلیم بھی اللہ کے رسول ﷺ نے دی۔اب ایک بندہ یہ وعدہ کرتا ہے کہ مجھے میرے رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی اس صفت سے آشنا کیا کہ وہ لائق عبادت ہے اور اُس کے سوا کوئی نہیں۔اب اس کے بعد کیا دلیل رہ جاتی ہے کہ وہ عبادت نہ کرے۔ کلمہ صرف اللہ کی ذات پہ دلالت نہیں کرتا اُس کے معبود ہونے پہ دلالت کرتا ہے۔جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

مَن قال لا الہ الااللّٰہ دخل الجنتہ. اُس کا مفہوم بھی یہی ہے کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا وہ جنت میں داخل ہو گیا خواہ وہ سو سال جنت میں جیتا رہے دنیا میں بھی اہل جنت کی طرح جئے گا۔یہ مطلب نہیں کہ کلمہ پڑھا اور بس فارغ ہو گیا بلکہ جب اُسی نے اللہ سے عہد کیا تو اللہ اُسے توفیق ارزاں کرے گا وہ دنیا میں بھی ایسے جے گا جیسے اہل جنت' جنت میں جییں گے۔

کیونکہ جنت کی سب سے بڑی نعمت یا اصل نعمت جو جنت کی ہے کہ باقی جنتی تعریفیں جنت کی ہیں وہاں رہائش بہت اعلیٰ ہے کھانا بہت اعلیٰ ہے لباس بہت اعلیٰ ہے یہ اُس کے مقابلے میں کچھ نہیں ہیں۔...... اب یہاں سے آپ نے میاں برادران کو پاکستان سے تو نکال دیا لیکن عرب میں وہ شاہی مہمان ہیں ایک بہت بڑا شاہی محل اُن کے تصرف میں ہے۔ظاہر ہے اُس کی سجاوٹ و آرائش بھی اُسی طرح کی ہوگی جو بادشاہوں کے لائق ہے۔نوکر چاکر بھی سارے وہی ہوں گے۔اب اُس محل اور اُس کی سجاوٹ کو دیکھتے رہیں تو اُس میں تو کچھ نہیں بات تو یہ ہے کہ وہ مہمان شاہی ہیں تو ظاہر ہے وہاں کھانا پینا نوکر چاکر بستر لباس فرنیچر محل جب شاہی ہے اُس میں پہلے عرب کا وہ ولی عہد رہتا تھا اب اُس نے اُن کو دے دیا تو اُس میں وہ ساری آسائشیں تو موجود ہوں گی۔تو اہل جنت کی اصل بات یہ ہے کہ وہ مہمان شاہی ہوں گے اللہ کے ذاتی مہمان ہوں گے۔اب جو اُن کی رہائش یا اُس کی تفاصیل ملتی ہیں وہ اس اعتبار سے ملتی ہیں کہ مہمان کس کے ہیں مہمان خانہ کس کا ہے۔لیکن اصل نعمت یہ ہوگی کہ ہر جنتی کو اپنی حیثیت کے مطابق اللہ کا ذاتی دیدار نصیب ہوگا۔اصل نعمت یہ ہے۔خواہ کسی کو سال میں ایک بار ہو کسی کو چھ مہینے میں ایک بار ہو کسی کو تین مہینے میں کسی کو مہینے میں کسی کو ہفتے میں یا کسی کو روزانہ نصیب ہو یا کسی کو ہر پل نصیب ہو یہ تو اب اپنا اپنا مقام ہے کہ کون کہاں تک پہنچا اور اللہ نے کس کو کہاں تک قبول کیا۔لیکن جنت کی اصل نعمت جو ہے وہ یہ ہے کہ ہر جنتی کو اُس کی حیثیت کے مطابق اللہ کا ذاتی دیدار نصیب ہوگا۔باقی ساری نعمتیں اس لئے ہیں کہ وہ اللہ کے ذاتی مہمان ہیں۔اب اُس کی شان اور اُس کی عظمت کے مطابق مہمان سرائے بھی ہوگی اور خادم بھی ہوں گے اور وہاں کا سارا کھانا پینا لباس بھی ہوگا وہ جنتی تعریفیں جنت کی آپ کو ملتی ہیں وہ ضمنی ہیں اور اصل جو بات ہے وہ یہ ہے۔ یہ اس لئے ہوگا کہ اُس نے جب اللہ سے عہد کیا کہ میں تیرے سوا کسی کو معبود نہیں مانتا تو پھر اُسے چند لمحے ملے چند سال ملے یا زیادہ عرصہ مل گیا اُس عرصے میں اُس نے اس عہد کو نبھایا۔ یعنی پھر اُس نے اللہ کی عبادت میں کوتاہی نہیں کی اور عبادت صرف نماز روزہ نہیں ہے۔نماز روزہ جو ہے یہ جو عبادات فرائض ہیں یا نوافل ہیں یا سنت ہیں یا تراویح ہے یا تلاوت ہے ان سب کا حاصل یہ ہے کہ عملی زندگی میں اللہ کی اطاعت کرنے کی توفیق نصیب ہو جائے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ کسی کے گھر کے سامنے نہر بہتی ہو اور وہ دن میں پانچ مرتبہ اُس میں غسل کرے تو کیا وہ میلا ہوگا؟ عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ نہیں۔ فرمایا یہی حساب پانچ نمازوں کا ہے۔غرض تو یہ ہے کہ اُس کی عملی

www.naqshbandiaowaisiah.com

زندگی اُجلی صاف ستھری اور اللہ کے حکم کے مطابق ہو جائے اور اگر کوئی نہر میں نہایا وہیں سے باہر نکل کے کیچڑ مل لیا یا نہر میں یا وہیں باہر نکل کے جسم پہ گرد ڈال لیا تو غسل کا مقصد تو فوت ہو گیا! یہاں ہمیں ایک اور چکر میں ڈال دیا جاتا ہے کہ نماز پڑھی اتنا ثواب ہوگا تبلیغ کی اتنا ثواب ہوگا۔ بھئی! ثواب ہے کیا؟ کوئی ثواب کی ڈیفینیشن Defination ہے کہ ثواب کس کو کہتے ہیں! قرآن حکیم نے ثواب تو کافر کو بھی دیا ہے!۔

هل ثوب الكفار ما كانوا يفعلون.

کافروں کو کیا ثواب ملے گا؟ وہی جو اُن کا کردار تھا جو وہ کرتے تھے۔ اس کا مطلب ہے ثواب کوئی ایسی چیز نہیں کہ وہ صرف مومن کو ملے گا وہ وہ تو جو کافر کو ملے گا اُسے بھی ثواب کہہ دیا گیا۔ ثواب کا مطلب ہے کہ اُس کا نتیجہ اُس کا پھل کیا ہوگا اُس پہ حاصل کیا ہوگا اگر کسی نے بُرائی کی تو اُس کا پھل تلخی ہی لگے گی کسی نے کانٹے بوئے تو کانٹے ہی اُگیں گے اور کسی نے کیکر بوئے تو اُن پر آم تو نہیں لگیں گے۔ تو جو کچھ اُس پر آئے گا اُس کے لئے ثواب ہے اور مومن کا کردار چونکہ اطاعت الٰہی کا ہوگا تو اطاعت پر انعام ہوں گے۔ انعامات کا نام ثواب ہے۔ ثواب بجائے خود کوئی ایسی چیز نہیں جو صرف مومن کو ملے گا۔ ثواب تو مطلب ہے اُس کا محاصل، نتیجہ، بدلہ۔ تو کلمہ خود اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ میں اللہ کو معبود مانتا ہوں اور اُس کے سوا کسی دوسرے کو نہیں مانتا یعنی اللہ کو اللہ تو نہیں نا مانا اُس نے اللہ کو معبود مانا۔ اب عبادت نہ کرنے کا تصور کہاں سے آئے گا! پھر عبادت کوئی مخصوص نہیں ہے یہ فرائض پنجگانہ یا رمضان شریف کی فرضیت جو فرائض ہیں بلا عذر شرعی فرائض سے فرار ممکن نہیں ہے جب تک سانس میں سانس ہے اور فرائض کا کسی بھی وقت انکار کفر ہے۔ فرائض کا انکار کرنا کفر ہے بلا عذر شرعی فرائض ترک کرنا فسق ہے گناہ ہے جرم ہے لیکن کفر نہیں ہے اور اگر انکار کر دے کہ ان کی ضرورت نہیں یا یہ غیر ضروری ہیں تو وہ کافر ہے اُسکا وہ جو اُس نے عہد کیا تھا اُس کی اُس نے خود نفی کر دی۔ یعنی کلمہ پڑھ کے اُس نے عہد کیا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اب کہتا ہے اللہ کی عبادت کی ضرورت ہی نہیں تو وہ تو جو کچھ اُس نے اقرار کیا تھا اُس کی خود نفی ہو گئی۔ کلمہ ایک معاہدہ ہے نا ایک عہد نامہ ہے ایک اقرار نامہ ہے تو اُس نے اقرار تو کیا کہ اللہ واحد لاشریک اکیلا عبادت کے لائق ہے اب کہتا ہے اُس کی عبادت کی ضرورت ہی نہیں اس کا مطلب ہے پھر جو عبادت کے لائق کہا تھا خود اُس کی نفی کر دی تو فرائض کا انکار جو ہے یہ کفر ہے اور فرائض کو ادا نہ کرنا یہ گناہ ہے جرم ہے جب بھی توبہ کی توفیق نصیب ہو جائے اللہ قبول کر لے گا تو یہ الگ بات ہے۔ جو کچھ ہم فرائض ادا کرتے ہیں وہ ہماری حیثیت کے مطابق ہوتے ہیں جیسے ہم ہیں ویسی ہماری عبادات جتنا ہمیں اللہ سے ایک تعلق نصیب ہے اتنا ہی عبادت میں ہمیں خشوع و خضوع یا اُتنا ہی خلوص ہوگا۔ لیکن وہ کریم ہے وہ چاہے تو نقل کو بھی قبول کر لے یہ بھی ایک اُس کا احسان ہے کہ کم از کم ایسا کرنے کی توفیق تو ارزاں ہے لیکن کوئی بڑے خلوص سے بھی کرے تو اُس کی بارگاہ اتنی عالی ہے جہاں ساری کائنات فرماں بردار ہے جہاں انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا رکوع و سجود ہے جہاں صحابہ کرام کا اہل اللہ کا ہے۔ ہم جو سجدہ کریں گے وہ اُن کے مقابلے میں کہاں جائے گا لیکن یہ اُس کا کرم ہے کہ آدمی محنت مجاہدہ کرتا ہے پھر بتقاضائے بشریت اُس سے کوتاہی ہوتی ہے یا کمی رہ جاتی ہے تو معاف فرما دیتا ہے قبول کر لیتا ہے۔

اسی لئے نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ دن میں کم از کم سو بار استغفار پڑھا کرو۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں بھی پڑھتا ہوں۔ تو استغفار سے مراد یہی ہے کہ میں مجاہدہ تو کر رہا ہوں اپنی سی محنت تو کر رہا ہوں لیکن میں کیا' میری حیثیت کیا۔ کبھی سر سجدے میں ہوتا ہے فکر کہیں اور ہوتی ہے کبھی اللہ کے نام پہ خرچ کرتا ہوں تو خلوص نہیں رہتا کبھی خیال آتا ہے میری شہرت ہوگی ہزار خامیاں کہیں نہ کہیں سے گھس آتی ہیں تو اُس کا ساتھ مداوا ہوتا رہے اور رجوع الی اللہ رکھو اور یہ کہتے رہو کہ اللہ تو مجھے معاف کر دے۔ میں جیسا بھی ہوں جتنی تو نے مجھے توفیق دی ہے میں محنت کر رہا ہوں تو قبول فرما لے۔ تو کہنا کہ

عبادات کی ضرورت نہیں یہ فرائض کا انکار بنتا ہے اور یہ جملہ آدمی کو اسلام سے دُور کر دیتا ہے خارج کر دیتا ہے ادا نہ کرنا اور یہ اقرار کرنا کہ میں ضروری میں نہیں کر رہا یہ نہ کرنا گناہ ہے جرم ہے اتنا اس میں فرق ہے۔ ہمارا زمانہ جو ہے یہ مادی ترقی کا زمانہ ہے اور انسان کچھ عجیب سا الجھ گیا ہے کہ اب ہر کام کے لئے مشینیں ایجاد ہو گئی ہیں اور انسانی سہولت کے لئے ہوئیں لیکن اُن مشینوں کو صحیح رکھنے کے لئے یا اُن سے کام لینے کے لئے اور اس بات کے لئے کہ وہ چلتی رہیں اُن کی مرمت اور تیل گریس، تو انسان کے پاس اب اپنے لئے کوئی وقت ہی نہیں بچا۔ جب مشینی دور نہیں تھا تو انسان کے پاس کچھ لمحات فرصت کے بھی ہوتے تھے! یہاں ایک معمولی سی مثال ہے کہ جب ہمارے کسانوں کے پاس ٹریکٹر نہیں تھے اور یہ ہل جوتتے تھے تو ان کے پاس فارغ وقت بھی ہوتا تھا ساری ساری رات ڈیوڑیوں پہ آگ جلا کر بیٹھے گپیں ہانکتے تھے۔ اب گندم کی بیجائی ہو گئی۔ تو سارا دن یا کھیلوں میں لگے ہیں یا بیٹھے ہیں یا گپ شپ ہو رہی ہے۔ اب کھیتی باڑی ساری تو مشین کر لیتی ہے لیکن فرصت کسی کے پاس بھی نہیں۔ یعنی مشینوں نے انسانوں کو اپنی خدمت پہ لگا لیا۔ انسان نے اپنی خدمت کے لئے بنائی تھیں۔ لیکن اُلٹا پھنس گیا کہ اب وہ مشینیں کیسے چلیں! اُس کا رات دن سارا اُس میں لگ گیا۔ تو آجکل کی جو مادی زندگی جس سطح پر پہنچ گئی ہے۔ اس نے انسان کو اتنا الجھا دیا ہے کہ اب کسی کو کہو جی کہ آپ کا یہ جو بزنس ہے یہ غیر ضروری ہے اسے وقت دینا نہیں چاہیے یہ بات تو وہ نہیں مانے گا۔ چونکہ اب اُس کے پاس اپنی وہ مادی مصروفیات سے وقت ہی نہیں تو دل کو بہلانے کے لئے بہانے گھڑتا رہتا ہے کہ اس کی ضرورت ہی نہیں۔ تو سادہ سی بات ہے کہ کلمہ خود اس بات کا عہد ہے کہ باقی زندگی میری دوستی دشمنی مرنا جینا آنا جانا سب اللہ کی عبادت ہوگی۔ عبادت اطاعت کا نام ہے تو وعدہ یہ کرتا ہے کہ اب باقی زندگی عبادت کروں گا تو اُس کے بعد چھوٹ کیسے جاتا ہے! ہاں یہ الگ بات ہے کہ انسان کی عادت ہے کہ ہر گناہ کے لئے، ہر جرم کے لئے جواز تراشتا رہتا ہے۔ ڈاکوؤں سے پوچھو تو اُن کے پاس بھی دلائل ہیں کہ مجھے تنگ کیا گیا میں اب ڈاکے نہ ڈالوں تو کیا کروں۔ اپنی ہر ایک نے دلیل وضع کر رکھی ہوتی ہے ہر مجرم جو ہے وہ خود اُس کام کو جائز سمجھ رہا ہوتا ہے کہ میں اس بندے کو قتل نہ کرتا تو کیا کرتا یہ میری ضرورت مجبوری تھی۔ تو یہ انسان کے اپنے فیصلے ہیں جو خود وہ کرتا ہے۔ لیکن اُس کی حیثیت یہ نہیں کہ وہ فیصلے کرے اُس کی حیثیت یہ ہے کہ وہ فیصلے مانے جو اللہ نے کئے ہیں کہ یہ اللہ کا حکم ہے اور جو نبی کریم ﷺ نے پہنچایا ہے۔

سوال :- اگر کوئی رشتہ دار قادیانی ہو جائے مرتد ہو جائے تو اُن سے میل جول خوشی غمی میں ان کو بلانا یا ملنا کیسے ہو؟

جواب :- دنیاداری کے جو معاملات ہیں۔ اصل بات تو یہ ہے کہ مرتد کی سزا شریعت میں قتل ہے۔ لیکن یہ قتل کرنے کی ذمہ داری مسلم ریاست پر ہے مسلم حکمران پر ہے۔ قانون کا نفاذ میں آپ یا ہر آدمی نہیں کر سکتا۔ قانون کا نفاذ قانون کو چلانے والے ادارے کرتے ہیں۔ اب ایک آدمی نے قتل ہوتے دیکھا قاتل کی سزا تو موت ہے اسی نے قاتل کو قتل کر دیا تو اُس کی سزا تھی لیکن یہ آدمی چونکہ مجاز نہیں تھا پھر یہ بھی قاتل ہوگا اُس کے خلاف مقدمہ چلے گا لیکن اُسی قاتل کو اگر عدالت سزائے موت دیتی ہے تو عدالت کو کوئی قاتل نہیں سمجھتا وہ بندہ تو مارا جاتا ہے۔ تو مرتد کی سزا تو قتل ہے لیکن اُسے قتل کرنا یہ ذمہ داری حکومت کی ہے۔ اس کے بعد جو کفار کے ساتھ جس حد تک تعلقات رکھے جا سکتے ہیں یہ بات ساری تفاسیر میں بھی کتابوں میں بھی ملتی ہے اور اُس کا سادہ سا اُصول یہ ہے کہ اُن کے لئے دعا کرنا یا اُن کی دعا میں شریک ہونا یا اُن کی عبادت میں شریک ہونا تو اُس کا تو قطعاً کوئی جواز نہیں ہے۔ تعلقات کی حد بھی یہ ہے کہ جہاں دین کا نقصان نہ ہوتا ہو تو کوئی حرج نہیں اور ایسا رشتہ رکھنا کہ جس سے دین پر حرف آئے وہ جائز نہیں ہے کہ بحیثیت انسانی طور پر کوئی ملتا ہے اس سے مل لینا یہ تو کوئی ایسی بات نہیں جہاں دین کا نقصان نہ ہوتا ہو۔ میرے پاس ہر قسم کے لوگ آتے ہیں میرا خیال

www.naqshbandiaowaisiah.com

ہے تمام ہی مذاہب کے لوگ آ جاتے ہیں لیکن اُن کے لئے الگ باہر بیٹھک بنی ہوئی ہے اُس میں کوئی گنہگار آئے کوئی نیک آئے کوئی کافر آئے کوئی مسلمان آئے۔ انسان تو ہیں' انسانی معاملات تو سننے بھی پڑتے ہیں بات بھی کرنا پڑتی ہے چونکہ انسانی حقوق تو سب کے ہیں لیکن اب اُن سب کو لیکر میں یہاں آپ کے ساتھ حلقہ ذکر میں بٹھا دوں تو یہ تو ممکن نہیں ہے'

> **کلمہ خود اس بات کا عہد ہے کہ باقی**
> **زندگی میری دوستی دشمنی مرنا جینا آنا**
> **جانا سب اللہ کی عبادت ہوگی**

ایسا تو نہیں ہوسکتا۔ یا اُن سب کو اندر یہاں بلا لوں تو یہ ممکن نہیں ہے ایسا نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ رشتہ اُن کے ساتھ ہے نہیں۔ تو غیر مسلم کے ساتھ سادہ سا اصول ہے کہ ایسا تعلق جس سے دین پہ حرف آتا ہو وہ جائز نہیں ہے اور جہاں دینی نقصان نہ ہوتا ہو درست ہے۔

سوال:۔ غیر مسلم کو سلام کرنا جائز ہے؟

جواب :۔ السلام علیکم ایک دعا ہے جو صرف مومن کے لئے ہے باقی سلام اگر آپ اشارے سے کرتے ہیں یا ''آیئے آیئے'' کرتے ہیں تو وہ اور بات ہے۔ یہاں میرے پاس تو بہت سے آتے ہیں وہ آتے ہی السلام علیکم کہتے ہیں ہم کہتے ہیں آیئے جی' آیئے جی! آپ آئے تشریف لائے بڑی مہربانی، کیا کیا جائے۔ ☆☆

سالانہ اجتماع عام
دارالعرفان منارہ' چکوال

ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ دارالعرفان منارہ میں
8 جولائی 2004ء بروز جمعہ سے

سالانہ
اجتماع
شروع ہو رہا ہے

اجتماع 12 اگست 2005ء بروز جمعہ تک جاری رہے گا

نوٹ۔ چھوٹے بچوں کو ساتھ لانا سختی سے منع ہے۔

قارئین کرام زیادہ سے
زیادہ شرکت فرما کر
فیضیاب ہوں

www.naqshbandiaowaisiah.com

اجتماع کی حقیقت

ضمیر حیدر

''خدا شناسی کے لئے خود شناسی اور خود شناسی کے لئے کسی دوسری شخصیت کا تعاون بہت ضروری ہے''۔ ....ایسا آئینہ درکار ہے جس کے روبرو جا کر اپنا آپ واضح ہو جائے' اپنی حقیقت سے آگاہی نصیب ہو' یہ جان لیا جائے کہ میں کون ہوں' کہاں سے آیا ہوں' کیوں آیا ہوں' جانا کدھر کو ہے' زندگی کیا ہے' مرجانا کس کو کہتے ہیں' اس جہانِ رنگ و بو میں میری اس قدر اہمیت اتنی انفرادیت کیوں ہے' کس برتے پر میں اللہ کی مخلوق میں افضل و برتر ہوں' وہ کونسی خاص بات ہے جو مجھ میں صرف مجھ میں ہے اور کسی میں نہیں .... آئینہ نصیب ہو جائے تو ان پیچیدہ سوالات کے جواب منکشف ہوتے ہیں' اسی کا نام ''اجتماع'' ہے' جسے عرف عام میں ''صحبت شیخ'' کہا جاتا ہے!

عارف نے اجتماع کی تعریف بیان فرمائی تو حق ادا کر دیا۔ فرمایا

''درمرشد دا خانہ کعبہ حج روزانہ کریئے''

علم فتوی لے کے کھڑا ہو جاتا ہے۔ خانہ کعبہ تو مرکز تجلیات باری ہے' تجلی خاص کا نزول ہر آن ہو رہا ہے' اس قدر مقدس' محترم اور بلند ترین مقام کو بھلا پیرومرشد کے در سے کیا نسبت!!!

اس الجھن آمیز سوال کا تشفی بخش جواب نہیں ملتا تا وقتیکہ ''پیرومرشد'' کی حقیقت سے آگاہی نصیب نہ ہو۔ پیرومرشد کی حقیقت کیا ہے؟ ایسا باکمال شخص جو طالبینِ حق کو رب العالمین کے روبرو کر دے۔ طلب صادق رکھنے والوں کو واصل باللہ کر دے' قلب اطہر محمد رسول اللہ ﷺ سے روشنی لے کر انسانیت کے قلوب کو روشن تر کر دے' بیمار روحوں کو نئی زندگی بخش دے............ اور بس! علاوہ اس کے اسلام میں پیرومرشد کی کچھ ذمہ داری نہیں' یہ دعا و دوا ضمنی باتیں ہیں۔

تسلیم ہے کہ کعبۃ اللہ کا مقام بہت ہی بلند ہے۔ کائنات میں کوئی اور جگہ اس کا نعم البدل نہیں ہو سکتی مگر جس بارگاہ سے درد دل عطا ہو اور جس آستاں سے معرفت الٰہی کی دولت عظیم نصیب ہو جائے اُس کی عظمت کا اعتراف بھی ناگزیر ہو جاتا ہے۔

بے نیاز کی قدرت کا انداز دیکھیے! بعثتِ محمد رسول اللہ ﷺ سے لے کر آج تک جس خوش نصیب کو بھی معرفت الٰہی نصیب ہوئی کسی اللہ والے کے قلب' محفل اور صحبت ہی سے نصیب ہوئی! بجز اس کے اپنی معرفت کو پانے کا دوسرا کوئی ذریعہ اللہ نے رکھا ہی نہیں۔

ماحول سے متاثر ہو کر' مسلمانوں کے گھر پیدائش سے یا عقل سلیم کے ذریعے اللہ تعالیٰ ﷻ کی وحدانیت کا اقرار کر کے اور تعلیمات محمد رسول اللہ ﷺ پر عمل پیرا ہو کر نجات تو مل سکتی ہے اور یہ بڑی بات بھی ہے مگر اصل بات نہیں ہے! اصل بات مشاہدہ حق' معرفتِ الٰہی ہے۔ جس کے پانے کو طلب صادق چاہئے' پرخلوص کوشش بھی شرط ہے' پھر اللہ کی رحمت یوں متوجہ ہوتی ہے کہ کسی ''اللہ والے'' کی بارگاہ نصیب ہو جاتی ہے دارالعرفان منارہ میں بیٹھ کر لاکھوں انسانوں کو درد دل کی دولت عظیم بانٹنے والے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ اویسیہ کے روحانی پیشوا امیر محمد اکرم اعوان مدظلہ کو دیکھ لیجئے ..... عالم شباب میں طلب صادق کے ساتھ میانوالی کے دور افتادہ قصبے ''چکڑالہ'' کی کچی مسجد میں ایک مرد خدا کے سامنے بھیگی پلکوں کے ساتھ سر جھکائے دوزانو بیٹھے نظر آتے ہیں! اور پھر اللہ کی رحمت سے جو کچھ عطا ہوا اسی مرد خدا کی بارگاہ سے عطا ہوا۔ .... اتنا کچھ عطا ہوا کہ اک عمر سے درد دل بانٹ رہے ہیں' برکات محمد رسول اللہ ﷺ ہر آن تقسیم ہو رہی ہیں لیکن یہ لازوال دولت بڑھتی ہی جارہی ہے۔ یہ دولت عظیم یوں تو سالہا سال بٹتی ہی رہتی ہے مگر اجتماع کے دنوں میں تو موسلا دھار بارش کا سماں ہوتا ہے اور جو خوش نصیب دل کا برتن لے کر حاضر ہو جائے کبھی خالی نہیں جاتا.......

جھانکیے اپنے دل میں! اگر آپ بھی طلبِ صادق رکھتے ہوں' معرفت الٰہی کو پانے کی خواہش ہو' دردِ دل لینا چاہیں تو تشریف لایئے' دارالعرفان منارہ کے دروازے ہر ایک کے لئے ہر وقت کھلے ہیں۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

المرشد سے انتخاب

اجتماع کے آداب

اس گئے گزرے دور میں کہ جس میں رزق حلال ناپید ہے' جس میں محبت نام کی جنس ناپید ہے جو دشمنیوں سے اٹا پڑا ہے' جو تکلیفوں کا گھر بن گیا ہے' جو دکھوں کا جہاں بن گیا ہے۔ جہاں ہر سجدہ سکے پہ ہو رہا ہے اور دولت کی پوجا ہو رہی ہے۔ جس جگہ کا معبود دنیا کی فانی دولت بنی ہوئی ہے۔ ہزاروں برسوں کے سجدے چند سکوں پہ بک رہے ہیں۔ خریدے جا رہے ہیں۔ اس عالم افراتفری میں اس تپتے ہوئے بے آب و گیاہ صحرا میں ذکر الٰہی کی ٹھنڈی چھاؤں مل جائے تو کیا چاہیے؟ یاد الٰہی کا چشمہ' باصفا میٹھا شفاف اور ٹھنڈا پانی مل جائے تو کیا چاہیے؟ معیت باری کا نخلستان مل جائے تو کیا چاہیے' پھر یہاں بیٹھ کر اُس کا شکر کرتے رہو۔ اُس کا ذکر کرتے رہو اُس کی یاد سے روئیں روئیں کو آباد کر لو۔

☆ امیر محمد اکرم اعوان ☆
دارالعرفان منارہ' ضلع چکوال 04-07-03

بسم اللہ الرحمن الرحیم○

فخذ ما اتیک و کن من الشٰکرین

اللہ جل شانہٗ کی ذات ارحم الراحمین ہماری سمجھ' ہمارے شعور' ہمارے علم کی حدود سے بالاتر' ہر وقت' ہر آن' ہر ایک کے ہر حال سے واقف' بے شمار خطاؤں کو بخشنے والی اور معمولی معمولی کوششوں پر انعامات سے نوازنے والی ہے مشہور مقولہ ہے

رحمت حق بہا نمی جوید بہانہ مے جوید

اللہ کی رحمت اپنی قیمت طلب نہیں کرتی' بہانے تلاش کرتی ہے لیکن انسانی مزاج ہے کہ انسان اپنے آپ کو' قوت یقین کو' اپنے کردار کو' اپنی فکر کو' اپنی سوچ کے معیار کو بھول جاتا ہے اور فکر اُسے یہ ہوتی ہے کہ مجھے یہ نہیں ملا' مجھے وہ نہیں ملا' مجھے وہ بھی ملنا چاہیے' میرے پاس یہ دولت بھی ہونی چاہیے۔

بڑی عجیب بات ہے کہ انسان ایسا خود فریبی میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ جو کام خود اُسے کرنا چاہیے اُسے بھول جاتا ہے اور جو کام اللہ کریم نے اپنے ذمے لیا ہے اُس کی فکر کرتا ہے جیسے فرمایا۔

وما من دابتہ فی الارض الا علی اللہ رزقُھا.

زمین پر کوئی ادنیٰ ترین مخلوق بھی اگر ہے تو اُس کا رزق اللہ کے ذمہ ہے۔ وہ رازق ہے۔ جس نے پیدا کیا ہے رزق اُس کے ذمہ ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری کوشش' ہماری چالاکیاں' ہمارے فریب' شاید ہمارے لئے بہت سا رزق جمع کر دیں گے۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ آدمی کا اپنا رزق دو طرح کا ہے۔ ایک وہ جو اُس نے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا دوسرا وہ جو اُس نے اپنے آپ پر خرچ کر لیا کھا لیا' پی لیا' پہن لیا۔ اس کے علاوہ اُس کا کچھ بھی نہیں۔ اگر اُس کے پاس اربوں روپے بھی پڑے ہیں تو پتہ نہیں کس کے ہیں۔ کس کے لئے رکھ کے بیٹھا ہے۔ کس کے کام آئیں گے۔ اگر یہ بات ہے تو ہم محنت کیوں کریں؟ مزدوری کیوں کریں؟ کاروبار کیوں کریں؟ کاروبار' محنت' مزدوری' حصول رزق کا سبب نہیں ہے کاروبار محنت اور مزدوری عبادت ہے۔ اللہ کا حکم ہے کہ رزق حلال طلب کرو' تلاش کرو۔ اب اُس کے لئے جائز وسائل اختیار کرنا ایسے ہی عبادت ہے۔ جیسے نماز ادا کرنا' روزہ رکھنا' زکوٰۃ دینا' حج کرنا' باقی جس طرح فرائض ہیں اُسی طرح طلب رزق حلال میں محنت کرنا فرض عین ہے۔ اور جائز وسائل اختیار کرنا عبادت ہے۔ اُس پہ رزق کتنا ملتا ہے وہ اس کی اپنی تقسیم ہے وہ چاہے تو کسی کو سلطنت بخش دے۔ وہ چاہے تو اگلے لمحے میں فقیر کر دے۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ سلاطین جہاں قتل ہو جاتے ہیں کوئی اُن کی لاش دفن کرنے کی جگہ نہیں دیتا اور چرواہے بادشاہ بن جاتے ہیں۔ یہ کیا ان جاہلوں کی کوئی ایسی کوشش تھی کہ انہیں حکومت مل گئی۔ انہیں تو کوشش کا شعور بھی نہیں تھا۔

اس طرح یہ جو کلیہ مادی رزق پہ عائد ہوتا ہے کہ طلب کرنا' محنت کرنا' کوشش کرنا فرض عین ہے اور عبادت کی معراج ہے۔ آپ نماز میں کھڑے ہوتے ہیں اور متوجہ الی اللہ ہوتے ہیں بڑی اچھی بات ہے۔ جو روزہ رکھتا ہے وہ اندر کمرے میں ہے' کوئی پاس نہیں' پیاس لگی ہے' پانی ہے مگر نہیں پیتا' اُسے ایک اعتماد ہے کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ میں نے اللہ کے لئے روزہ رکھا ہوا ہے۔ بہت اچھی بات ہے یہ کام عبادت ہیں لیکن کام دنیا کا ہو' مزدوری کر رہا ہوں' ہل چلا رہا ہو' کھیتی بو رہا ہو' نوکری کر رہا ہو' چوکیداری کر رہا ہو' اور دفتر میں بیٹھا ہو کام دنیا کا کر رہا ہو اور توجہ اللہ کی طرف ہو کہ اے اللہ میں تیری اطاعت کے لئے یہ سب کر رہا ہوں۔ رزق تو تو نے دینا ہی ہے۔ میری کوشش کا کیا دخل وہ تو تو نے دینا ہی ہے۔ تیرے ذمے ہے۔ تو نے خود اپنے ذمے لیا۔ حضور قلب کی یہ کیفیت اُس نماز اور اُس حج سے بہتر ہے جس میں حضور قلب حاصل نہ ہو۔ نماز اور دوسری عبادت کی نسبت امور دنیا میں حضور حق کی کیفیت حاصل کرنا مشکل ترین کام ہے۔ ہمارا تو حال یہ ہے کہ ہمیں تو نماز میں حضور حق حاصل نہیں ہوتا دنیوی کاموں میں کب

www.naqshbandiaowaisiah.com

ہوگا؟

حضرت عبیداللہ احرارؒ جو ہمارے سلسلے کے بزرگوں اور مشائخ میں سے ہیں' اُن کے بارے مشہور شعر ہے کہ

چوں فقر اندر عبائے شاہی آمد
زتدبیر عبیداللہ آمد

کہ یہ عبیداللہ احرارؒ تھے کہ جنہوں نے فقیروں کو بھی بادشاہوں جیسا لباس پہننا سکھا دیا۔ امیر آدمی تھے' بہت بڑے زمیندار تھے اور ایک وقت میں سو ہل چلا کرتا تھا۔ سو ہل کیلئے سو خاندان ہل چلانے والے اور دو سو بیل چاہیں اور ایک بہت بڑی جاگیر چاہئے' جس پہ وہ جانور گزارہ بھی کریں اور وہ اتنی بڑی زمین بھی چاہئے جو کاشت کی جائے۔ کسی کو خیال گزرا کہ یہ تو اتنے مصروف آدمی ہیں کہ لگے ہی رہتے ہیں۔ اتنے خاندان ان کی زیرِ کفالت ہیں۔ اُن کی فکر' اپنی فکر' زمین کی' کاشت کاری کی' بیجائی کی' کاشت کی برداشت کی تو یہ کیسے اللہ کے لئے وقت نکال سکتے ہیں؟ تو جب نماز ادا کر کے بیٹھے تو اُس نے کہا حضرت اس دفعہ حج کو چلیں۔ انہوں نے فرمایا بہت اچھی بات ہے۔ چلو چلتے ہیں۔ ملازم کو آواز دی کہ میرے لئے دو چار جوڑے کپڑے کے لے لو اور زادِ سفر لے لو اور گھر بتلا دینا کہ وہ حج کے لئے چلے گئے ہیں، انشاء اللہ میں آ جاؤں گا۔ اُس نے کہا! حضرت ایسے کیسے جا سکتے ہیں؟ کوئی تیاری نہیں ہے۔ کوئی انتظام نہیں ہے کسی سے مشورہ نہیں کیا۔ دو چار دن تو مہلت دیجئے۔ انہوں نے فرمایا بہت افسوس ہے تم میرے بارے سوچتے تھے کہ اس شخص کے پاس فرصت نہیں ہے فرصت تو تمہارے پاس نہیں ہے میں تو فارغ ہوں یہ جو کچھ تمہیں نظر آ رہا ہے یہ میرا نہیں یہ اُس کا ہے۔

ان الارض للہ۔ زمین اللہ کی ہے۔ یورثھا من یشاء۔ جسے چاہتا ہے اُس کا وارث کر دیتا ہے۔ اُس نے اگر میری ذمہ داری لگا دی ہے تو اُس کی نوکری کر رہا ہوں۔ میں چلا جاؤں گا وہ کسی اور کو دے دے گا' میرے باپ کی نہیں ہے۔ میرے ساتھ قبر میں نہیں جائے گی۔ میرا راستہ یہ نہیں روک سکتی۔

یہی کلیہ' یہی قاعدہ' دین میں اور روحانیت میں بھی لاگو ہوتا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اب یہ دور ایسا آ گیا ہے کہ جہاں نام کو تو دو ارب یا دو سو کروڑ کے لگ بھگ دنیا میں مسلمان ہیں لیکن اللہ پر اعتماد کرنے والے شاید اُن میں بہت ہی کم ہوں۔ زبانی ماننے والے تو دو ارب ہیں یا دو سو کروڑ ہیں۔ حقیقتاً اُس پر اعتماد کرنے والے بڑے تھوڑے ہیں۔ اور لوگ اللہ سے کٹ کر اکیلے ہو گئے ہیں۔ یہ اکیلا پن کافر کی سزا ہے۔ ہر کافر اکیلا اکیلا جیتا ہے باپ کے دکھ الگ ہیں' ماں کے الگ ہیں' بیٹی کے الگ ہیں' بیٹے کے الگ ہیں' کوئی کسی کے دکھ نہیں بانٹتا یہ خاصہ کفر کا ہے۔ ہر کوئی اپنے آرام کے لئے' اپنی پریشانیاں دوسرے کے سر مڑھنا چاہتا ہے۔ یہ خاصہ کفر کا ہے اور کافر تو اس میں سرتاپا ڈھلے ہوئے ہیں۔ آپ دنیا کے کسی کافر ملک کو دیکھ لیں ہر فرد اکیلا اکیلا جیتا ہے۔

امریکہ کی تاریخ میں ایک کتاب سب سے زیادہ بکی اُس کا ریکارڈ ہے اُس کتاب کا نام تھا۔ The Lonely Crowd اکیلے اکیلے لوگوں کا جمِ غفیر۔ بے شمار لوگ ہیں لیکن ہر بندہ اکیلا ہے۔ ہر ایک کے اپنے مسائل ہیں' اپنی پریشانیاں ہیں' کوئی اُس کا دکھ بانٹنے والا نہیں۔ کافر اور مومن میں یہ فرق ہے کہ مومن کے ساتھ ہر وقت اُس کا اللہ موجود ہوتا ہے وہ کبھی اکیلا نہیں ہوتا۔ وھو معکم اینما کنتم۔ تم جہاں ہو' جس حال میں ہو' تمہارے ساتھ اللہ موجود ہے۔ اب جس کے ساتھ اللہ ہے اُس کے ساتھ ساری خدائی ہے۔

سلطان محمودؒ سے کسی نے کہا کہ یہ ایاز ایک چرواہا تھا۔ سلطان کی نظر اس پر پڑی۔ آپ کو پسند آ گیا اور آپ نے لا کر یہاں بٹھا دیا۔ اسے آپ کے قریب کرسی ملی۔ حالانکہ ہمارے آباؤ اجداد آپ کے باپ دادا کے جرنیل تھے۔ ہمارے باپوں نے آپ کے باپ کی خدمت کی اور ہم نے جب سے ہوش سنبھالا ہے آپ کی جوتیوں میں بیٹھے ہیں اور بے شمار جنگیں لڑیں۔ جانیں دیں۔ بیٹے قربان کئے اور یہ چرواہا حضور پکڑ کر لے آئے ہیں اور اسی کی کرسی ہم سے آگے اس کی کوئی وجہ تو ہو گی۔ سلطان نے کہا! ہاں وجہ تو ہے لیکن میں تمہیں جواب بعد میں دوں گا۔ غالباً ہند سے یا کسی فتح سے پلٹے تو سلطان نے فتح کے جشن کی تیاری کا حکم دیا اور عمائدینِ سلطنت کے لئے اور جرنیلوں کے لئے ہمیشہ سے الگ دعوت ہوتی تھی۔ جس میں سلطان خود بھی شامل ہوتے تھے تو انہوں نے بہت سے انعامات رکھوا دیے۔ کہیں سونا کہیں پیسہ' کہیں چاندی' کہیں اسلحہ' کہیں گھوڑے' کہیں اونٹ' کہیں گھر' کہیں جاگیر' ہر چیز کے الگ الگ بورڈ لگ گئے پورا ہال بھر گیا کہ کوئی ایک چیز جس کو چاہئے وہ اپنا انعام چُن لے۔ اتنی چیزیں ہیں۔ جاگیر مل سکتی ہے' بہترین زرہ' تلواریں' اچھا اسلحہ' شاہی اسلحہ مل سکتا ہے۔ گھوڑے مل سکتے ہیں۔ شاہی اصطبل سے مال و دولت مل سکتا ہے' زر و جواہر مل سکتے ہیں اور یہ انعام ہے تمہارا اور تمہاری پسند یہ ہے جسے جو چیز پسند ہو وہ اُس پر ہاتھ رکھ دے۔ تو سب نے اپنی اپنی پسند کے اُن تختوں پر ہاتھ رکھ دیے۔ کہیں دس ہاتھ ہیں' کہیں پندرہ ہیں' کہیں ایک ہے' کہیں پانچ جو جو چیز جس کو پسند تھی۔ ہر ایک نے اپنے پسند کے انعامات پر ہاتھ رکھا۔ پورے دربار میں ایک ایاز تھا جو اٹھا اور اُس نے اپنا ہاتھ سلطان کے کندھے پہ رکھ دیا۔ سلطان نے اُس وقت انہیں کہا کہ تم میں اور اس میں یہ فرق ہے کہ تم نے انعامات چنے اور اس نے میری ذات کو چُنا اور یہ تم سے دانا تر ہے۔ اس نے میرے کندھے پہ ہاتھ رکھا تو گویا ساری سلطنت اس کی اور تم نے سلطنت کے ایک حقیر سے حصے کو قبول کیا۔ چھوٹی سی

ریاست' چند گھوڑے' چند سکے' تم میں اور اس میں یہ فرق ہے اس لئے اس کی کُرسی میرے قریب تر ہوتی ہے۔

یہی حال بارگاہ الٰہی میں بھی ہے۔ جب ہم اللہ اللہ کی طرف آتے ہیں تو یہ بھول جاتے ہیں کہ بجائے خود یہ توفیق ذکر کتنا بڑا انعام ہے کہ اس دور میں' اس عہد میں' جب دو سو کروڑ تعداد مسلمانوں کی ہے اور اُن میں اللہ کو ماننے والے بہت کم ملتے ہیں۔ اللہ کو یاد کرنے کی سعادت مجھے نصیب ہوگئی تو بجائے خود یہ کتنا بڑا انعام ہے۔ توفیق ذکر نصیب ہوگئی ایسی محفل نصیب ہوگئی جس میں خلوص نیت سے سوائے اللہ کی رضا کے کسی کو کسی سے کوئی لالچ نہیں ہے۔ پھر قلب ذاکر ہو گیا۔ لطائف ذاکر ہو گئے' بدن ذاکر ہو گیا' سلطان الاذکار نصیب ہو گیا' باقی کی ساری عمر اس کا شکر ادا کرتا رہوں تو ادا نہیں ہوگا۔ انسانی مزاج ہے ہم یہ چیزیں بھول جاتے ہیں اور انسانی مزاج جسے ''ہیومن نیچر'' کہتے ہیں یہ ہر بندے میں ہوتی ہے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام میں بھی ہوتی ہے انہیں بھی گرمی سردی حوادثات زمانہ متاثر کرتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام اب دیکھو کیسی عجیب بات ہے۔ اللہ کا نبی ہی نہیں بلکہ اولوالعزم رسول ہے۔ انبیاء سے رُسل افضل۔ انبیاء افضل ہیں رُسل افضل تر اور اولوالعزم افضل ترین ہیں۔ موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام بے شمار اولوالعزم رسولوں میں سے ہیں اپنی ''بھگلی'' اٹھائی اور جا کر طور پر بیٹھ گئے۔ رو برو گفتگو فرماتے تھے۔ ایک انسانی خواہش' ایک درد' ایک ٹھیس' دل میں اٹھی بار الٰہا! مجھ سے بات کر لیتا ہے۔ میری بات سن لیتا ہے۔ اس کا جواب عطا کر دیتے ہیں درمیان میں کوئی وحی کوئی واسطہ کوئی فرشتہ نہیں ہے۔ تو دل میں تڑپ ہے کہ تجھے دیکھ بھی لوں۔

رب ارنی انظر الیک. خدایا جلالیت کا پردہ ہٹا دے اور اپنا جمال مجھے دکھا دے۔ اب تو دیکھنے کو جی کرتا ہے۔ **لن ترانی.** موسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں طور پر بیٹھ کر تم مجھے نہیں دیکھ سکو گے۔ دیکھنے کا مقام آگے ہے۔ ان مادی آنکھوں سے' اس زمین پر بیٹھ کر تم مجھے دیکھ نہیں سکتے۔ **لن ترانی.** فرمایا تم دیکھ نہیں سکو گے۔ **ولکن انظر الی الجبل.** لیکن موسیٰ علیہ السلام اُس پہاڑ پہ نگاہ کرو۔ **فان استقر مکانہ' فسوف ترینی.** اگر پہاڑ سلامت رہا' اگر پہاڑ نے برداشت کر لیا تو تمہارا وجود بھی زمین پر بیٹھ کر میرے جمال کو برداشت کر لے گا۔ **فلما تجلی ربہ' للجبل جعلہ' دکا.** ذرہ سی تجلی پہاڑ پر جمال ہویدا ہوئی اور پہاڑ کے پرخچے اُڑ گئے۔ **وخرّ موسی صعقاً.** موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے ہوش اُڑ گئے' گر گئے۔ تجلی پہاڑ پر پڑی۔ **فلما افاق.** جب حواس بحال ہوئے تو معذرت کی بار الٰہا! انسان کا مزاج ہے مجھ سے غلطی ہوگئی۔ مجھے معاف فرما دیجئے۔ تو ارشاد ہوا۔

فخذ ما اتیتک وکن من الشکرین. جو میں دیتا جاؤں وہ لیتا جا اور اُس کا شکر ادا کرتا چلا جا۔

تو ہمیشہ کے لئے روحانیت کی دنیا میں اصول بن گیا۔ کہ جب آؤ تو طلب صادق لے کر آؤ۔ جب آؤ تو دل کو خالی کر کے لاؤ۔ دنیا میں کون ایسا ہے جس کی فکریں ہیں؟ دنیا میں کوئی ایسا ہے جس کے مسائل نہیں؟ دنیا میں کون ایسا ہے جس کی ضرورتیں نہیں لیکن کیا یہاں بیٹھ کر آپ وہ ضرورتیں پوری کر سکتے ہیں؟ نہیں کر سکتے' تو پھر ایک دن' دو دن یا دس دن جو لیکر دارالعرفان آتے ہو تو پھر سب کچھ بھلا کر آؤ کہ اُسے یاد بھی کرتے رہو گے تو وہاں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ یہاں آپ کا نقصان ہو گا۔ خالی الذہن ہو جاؤ سمجھو میں قبر میں اُتر گیا۔ نہ میری کسی سے دوستی رہی نہ دشمنی نہ کوئی بیوی رہی نہ بچے' نہ میرا کوئی گھر ہے نہ بار۔ دارالعرفان کے گیٹ سے داخل ہو تو فارغ ہو کر اور باہر جاؤ تو آپ کی دنیا آپ کے سامنے ہے۔

مشائخ اویسیہ کو اللہ نے یہ قوت دی کہ انہوں نے کاروبار حیات سے روکا نہیں۔ ورنہ تصوف میں اہل اللہ دنیا سے الگ کر دیتے تھے۔ گھر بار چھڑوا دیتے تھے۔ کھانا پینا ترک کروا دیتے تھے۔ سونے نہیں دیا جاتا تھا برسوں مجاہدے کرواتے تھے۔

حضرت جی رحمتہ اللہ تعالےٰ علیہ کی خدمت عالی میں جب ہم حاضر ہوتے تھے تو گاؤں کے ساتھ باہر ملحقہ ایک بزرگ کا مزار ہے تو جس ساتھی کو برزخ میں کلام کروانا اور سکھانا مقصود ہوتا تو حضرتؒ اُس مزار پہ لے جاتے۔ ایک دن میں نے عرض کی حضرت یہ صاحب مزار ہیں کون؟ فرمایا یہ شخص تلہ گنگ کے قریب کا رہنے والا ہے اور تصوف اور سلوک کی تلاش میں پیدل اُس زمانے میں دہلی گیا۔ مجھے یاد نہیں حضرتؒ نے دہلی کے کس شہر کا ذکر فرمایا تھا' یہ میرے حافظے میں نہیں ہے' یہ مجھے یاد ہے کہ فرمایا پچیس برس اُس کے ساتھ رہا۔ گھر بار' بیوی بچے' چھوڑ کر پچیس برس اُن کی خدمت میں رہا تو انہوں نے اسے فنافی الرسول ﷺ تک منازل کرائے۔

پچیس برس بعد جب اس نے اجازت چاہی تو انہوں نے فرمایا ضرور جاؤ لیکن واپس اپنے علاقے میں اور اپنے گھر نہ جانا اُدھر مصروف ہو جاؤ گے اور یہ دولت کھو بیٹھو گے تو یہ واپس آ کر اپنے علاقے میں نہیں گیا۔ یہاں ٹھہرا' یہاں رہا۔ یہیں فوت ہوا اور دفن ہو گیا یہ تو دور کی بات ہے۔

ہمارے سامنے مولانا احمد علی لاہوریؒ گزرے ہیں اور اپنے زمانے کے قطب ارشاد تھے۔ یہ'' اقطاب'' تصوف میں ایسے مناصب ہیں جس طرح چاند سورج ستارے ہیں۔ کسی چاند کو' سورج کو' ستارے کو' یہ ضروری نہیں کہ علم ہو کہ اس کی روشنی سے کیا کیا ہو رہا ہے۔ اس طرح قطب ارشاد کو ضروری نہیں کہ سب علم ہو لیکن یہ ضرور ہے کہ رُشد و ہدایت کے چراغ جہاں بھی جلتے ہیں وہاں اُس کی برکات اُس میں شامل ہوتی ہیں یعنی قطب

ارشاد اپنے زمانے میں روئے زمین پر ایک بندہ ہوتا ہے کہ رُشد ہدایت کا چراغ جہاں بھی جلتا ہے تو اُس میں اُس کی برکات کا تیل شامل ہوتا ہے۔ اس منصب جلیلہ کے حضرت نے فرمایا کہ کوئی چاہے کہ اُسے فنا فی الرسول ﷺ نصیب ہو جائے تو چار سال کے اخراجات اپنے اہل خانہ کو دے آئے۔ اپنا چار سال کا خرچہ ساتھ لے آئے اور میرے پاس یکسو ہو کر چار سال رہے انشاء اللہ فنا فی الرسول ﷺ کروا دوں گا۔ یہ کل کی بات ہے اور اُن کے رسالے ''خدام الدین'' میں شائع ہوئی تھی یہ محض سُنی سنائی بات نہیں اُن کا شمارہ میگزین جو ماہنامہ آتا تھا غالباً خدام الدین اس کا نام تھا اسی خدام الدین میں شائع ہوا تھا یہ دعوت شائع ہوئی تھی۔

اور ایک طرف مشائخ اویسیہ ہیں کہ گھر رہو' حلال کھاؤ' بیشک جتنا کھاؤ لیکن حلال کھاؤ حرام نہ کھاؤ اپنے بیوی بچے پالو' مزدوری کرو' محنت کرو' مجاہدہ کرو' تبلیغ کرو' دین سیکھو' دین سکھاؤ' نماز باجماعت ادا کرو' معمولات میں ہمارے ساتھ صبح شام اللہ اللہ کرو تمہیں فنا فی الرسول ﷺ بھی نصیب ہو جائے گا اور فنا بقا تو اس راستے کی ابجد ہے۔

اول ما اخر ھو منتھی ہر سلسلہ جہاں ختم ہوتا ہے وہاں سے ہمارے سلسلے کے لوگ شروع کرتے ہیں اور **آخر ما حبیب تمنا تھی** اور انتہا یہ ہے کہ مانگنے کو کچھ نہیں رہتا اتنا مل جاتا ہے۔ یہ وہ عظیم سلسلہ اور یہ وہ عظیم لوگ ہیں اللہ کے بندے کہ ان کی نظیر دنیا میں نہ تھی' نہ ہے اور نہ ہوگی۔ بارگاہ نبوتؐ کے یہ وہ خادم ہیں جن کی مثال نسبت اویسیہ کے باہر ملنا ممکن نہیں اور اس میں ہم میں سے ہر ایک کو یہ تو ہوتا ہے مجھے فلاں منزل مل جائے، مجھے فلاں مراقبہ نصیب ہو جائے، فلاں تک میرے مراقبات ہو جائیں۔ یہ میرے اور آپ کے فکر کرنے کی بات نہیں ہے ہمارے فکر کرنے کی بات یہ ہے کہ جو سارا کام چھوڑ کر یہاں آ بیٹھا ہوں کیا میرا دل صرف اللہ اللہ کر رہا ہے یا میں یہاں ہوں دل وہاں ہے۔ اگر تو ہم وجود کو کھینچ گھسیٹ کر لے آئے ہیں اور دل وہاں ہے تو تو کیا حاصل ہوگا؟

اب وہ اللہ جل شانہٗ چاہتا ہے کہ تم میرے ہو جاؤ۔ اُسے ہماری ضرورت تو کوئی نہیں' ہم میں سے اکثر وہ ہیں جن کی ضرورت اُن کے گھر والوں کو بھی نہیں ہے۔ ہم میں سے تو اکثر وہ ہیں جو اپنی اولاد پر بھی بوجھ ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مجھے تمہاری ضرورت ہے، میرے ہو جاؤ اور ہم ہیں کہ وجود کو گھسیٹ کے لے آئے ہیں کہ ہم تیرے ہیں لیکن دل پاس نہیں ہوتا دل وہاں چھوڑ آتے ہیں تو پھر محنت تو اس بات پہ کی جانی چاہئے کہ دل کو یہاں لے آئیں، اُسے فارغ کریں اُسے خالی کریں' اُس سے جھاڑ جھنکار صاف کریں۔ جہاں آپ اللہ کو بلانا چاہتے ہیں کیا اُس کمرے کو اُس جگہ کو صاف نہیں کرو گے۔ اُس میں خواہشات کے جالے لٹک رہے ہوں گے' آرزوؤں کی تاریکیاں چھائی ہوئی ہوں گی' اُس میں حسد اور نفرت کی آندھیاں چل رہی ہوں گی اور جھاڑ جھنکار اُگے ہوئے ہوں گے اُس میں دشمنی کے سانپ رینگ رہے ہوں گے اور آپ کہیں گے یہاں اللہ بھی جلوہ افروز ہو جائے بھئی! آپ تو آپ ہیں' میں تو میں ہوں' اللہ تو ایسا نہیں ہے۔ وہ تو جانتا ہے۔

ابراہیم علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ جب میرا گھر بنالیا ہے تو اسے حاضر ہونے والوں کے لئے صاف ستھرا رکھو۔ چند پتھروں کی دیوار ہر طرح کی آلائشوں سے پاک ہو۔ ایک چھوٹی سی کوٹھڑی ہر طرح کی آلائشوں سے میرے حبیب علیہ السلام اسے پاک رکھ کہ میرے طالب یہاں آئیں۔ یہاں طواف کریں' رکوع وسجود کریں' تو میری تجلیات پائیں۔ اب اگر ہم خالق کائنات کو اپنے دل میں بلانا چاہتے ہیں اور دل ہے کہ اُسے دل کہنا ہی نہیں چاہئے اُس میں تو جھاڑ جھنکار ہیں' خواہشات کی آندھیاں چل رہی ہیں' فکریں کہیں سے کہیں جا رہی ہیں' یہی بات قرآن کریم نے ارشاد فرمائی فرمایا۔

موتو اقبل انت موتوا. موت سے پہلے بھی مر کر دیکھو۔ **موتو اقبل انت موتوا.** کبھی موت سے پہلے بھی مر کر دیکھو۔ کبھی یہ سوچ لو جب میں گیٹ سے داخل ہوا تو میں مر گیا میں کسی مسجد میں نہیں آیا میں قبر میں اُتر گیا ہوں۔

اب قبر میں روشنی کے لئے اللہ کا نام چاہئے قبر کی تنہائی کے لئے اُس کا ساتھ چاہئے۔ قبر کے عذابوں سے بچنے کے لئے اُس کی رحمت چاہئے تو پھر سب کچھ چھوڑ کر اُس کے ہو جاؤ۔ اب اُس کا کام ہے وہ کیا دیتا ہے' جو دیتا ہے لیتے جاؤ' جو وہ دے گا شاید اتنا مانگنے کا آپ سوچ بھی نہیں سکتے جب بات اُس پہ آئے گی جو وہ عطا کرے گا میں اور آپ شاید مانگنے کے لئے اتنا سوچ بھی نہیں سکتے۔

تو جب وہ اولوالعزم رسول موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو فرما رہا ہے۔ **فخذما اتیتک وکن من الشکرین.** موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام جو میں دیتا ہوں وہ لیتا جا اور شکر ادا کرتا رہ۔ مجھے مشورے نہ دے۔ مجھے یہ دے دے' اس کی ضرورت نہیں' میں خوب جانتا ہوں۔ میں اور آپ کون ہوتے ہیں؟ ہماری حیثیت کیا ہے؟ اس گئے گزرے دور میں کہ جس میں رزق حلال ناپید' جس میں محبت نام کی جنس ناپید ہے جو دشمنیوں سے اٹا پڑا ہے' جو تکلیفوں کا گھر بن گیا ہے' جو دکھوں کا جہاں بن گیا ہے۔ جہاں ہر سجدہ سکے پہ ہو رہا ہے اور دولت کی پوجا ہو رہی ہے جس جگہ کا معبود دنیا کی فانی دولت بنی ہوئی ہے۔ ہزاروں برسوں کے سجدے چند سکوں پہ بک رہے ہیں۔ خریدے جا رہے ہیں۔ اس عالم افراتفری میں اس تپتے ہوئے بے آب و گیاہ صحرا میں ذکر الٰہی کی ٹھنڈی چھاؤں مل جائے تو کیا چاہئے؟ یاد الٰہی کا چشمہ' باصفا میٹھا شفاف

www.naqshbandiaowaisiah.com

اور ٹھنڈا پانی مل جائے تو کیا چاہئے؟ معیت باری کا نخلستان مل جائے تو کیا چاہئے' پھر یہاں بیٹھ کر اُس کا شکر کرتے رہو۔ اُس کا ذکر کرتے رہو اُس کی یاد سے روئیں روئیں کو آباد کر لو۔ چند دن یہاں ہوں گے اور سارا سال باہر لوگوں کے درمیان ہوں گے اب جو لوگوں کے درمیان جن جن مصیبتوں سے پالا پڑنے والا ہے اُن کے لئے دفاع کی قوت' تحفظ کی قوت' یہاں سے ہمیں لیکر اٹھنا ہے۔ اگر یہاں بھی دل غیر حاضر رہا سوچیں خوابیدہ رہیں، یہ خیال رہا کہ کھانا کیسا ملا؟ آرام کتنا کیا؟ بستر کیسا تھا؟ تو پھر آنے کا یہاں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ ایک اور مصیبت بن جائے اور گردن سے پکڑا ہوا ہو اور یہ پوچھا جا رہا ہو کہ کیوں میری یاد کے بہانے کرتا تھا اور خود عیش تلاش کرنے کے لئے جاتا تھا۔ سفارش ڈھونڈنے جاتا تھا اور وہاں دوستیاں بنانے جاتا تھا کہ بڑے بڑے لوگ آتے ہیں۔ میں اُن سے آشنائی کر لوں اور احسان مجھ پہ کرتا تھا میرے لئے کب آیا تھا' تو تو وہاں آیا تھا یہاں بریگیڈیئر آتے ہیں' جرنیل آتے ہیں' مجسٹریٹ آتے ہیں' ڈپٹی کمشنر آتے ہیں' کسی سے دوستی کر لوں گا کام آئے گا پھر اب اُس کے پاس جاؤ۔

اور یہ بات بھول جاؤ کہ قرب الٰہی ایک بڑا ہموار سا راستہ ہے بندہ دوڑتا جاتا ہے۔ بندہ خود اپنا دشمن ہے اُس کے اندر نفس موجود ہے اپنا سب سے بڑا دشمن یہ خود ہے۔ پھر اس کے ساتھ شیطان لگا ہوا ہے یہ تو ''بڑے والی کبڈی'' ہے! مجھے نہیں پتہ آپ کے ہاں کیا ہوتی تھی لیکن ہمارے ہاں یہ ہوتی تھی کہ اُس میں ایک آدمی آگے بھاگتا تھا اور دو اُسے پکڑنے کے لئے بڑے طاقتور پیچھے ہوتے تھے تو یہ تو وہ والی کبڈی ہے کہ ایک آگے ہو پیچھے دو ہوں۔

اب یہاں حاضری کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح نماز کے لئے کہتے ہیں اللہ اکبر اب ہاتھ باندھ لیا تو اگر دنیا سے کٹ نہیں گیا تو نماز نہیں ہوگی۔ اگر سوچیں کہیں گھومتی رہیں' لفظ کہیں پڑھتا رہا تو ظاہراً شریعت میں تو ہو جائے گی لیکن نماز حقیقتاً ادا نہیں ہوگی کہ وہ پتہ نہیں کہاں گھوم رہا تھا؟ کیا سوچ رہا تھا؟

ہندوستان سے ایک بزرگ حج کے لئے مکہ مکرمہ حاضر ہوا۔ وہ زمانہ تھا کہ حج کے آنے جانے میں سال لگ جاتا تھا۔ بمبئی سے جہاز چھوٹتا تھا اور ایک مہینے میں جدے پہنچتا تھا یہاں سے بھی لوگ بذریعہ ریل بمبئی پہنچتے تھے۔ پھر ایک مہینہ میں جدے پہنچتے تھے۔ پھر آگے پیدل یا اونٹوں پہ سفر ہوتا تھا مکہ مکرمہ کا' صفہ مروہ کا' عرفات کا' پھر واپس مدینہ منورہ کا تو پھر واپس بحری جہاز کا اور ریل کا ایک سال آنے جانے میں لگتا تھا تو مکہ مکرمہ پہنچ کر اُس نے اپنے بزرگوں کو خط لکھا کہ میرا فلاں کام بھی تھا' فلاں تھا' فلاں تھا تو اُس کا آپ ضرور خیال رکھیے گا۔ انہوں نے اُسے جواب میں لکھا کہ تم وجود تو مکہ مکرمہ لے گئے دل ہندوستان چھوڑ گئے۔ اس سے تو بہتر تھا کہ تمہارا وجود یہیں رہتا اور دل مکہ مکرمہ میں ہوتا۔ آج تمہیں فکر لگی ہے اگر کل تمہارا دم نکل گیا تو یہ کام کون کرے گا؟ اب چلے گئے ہو تو سب کچھ بھول جاؤ ایک بات یاد رکھو کس کی بارگاہ میں ہو' سامنے کون ہے، چند لمحے اگر خلوت کے ملے ہیں۔

ہم دنیا میں بھی تو دوستیاں کرتے ہیں کسی دوست سے کبھی ملاقات ہو جائے' باتیں کرنے بیٹھیں تو کوئی بچہ بھی بولے تو ہمیں کتنا ناگوار گزرتا ہے۔ کوئی باہر سے دروازہ کھٹکھٹائے' فون آ جائے تو ہم کہتے ہیں یار یہ بات نہیں کرنے دیتے اتنے دنوں بعد تو ملاقات ہوئی تھی' پتہ نہیں کہاں سے یہ گھنٹی بجا دیتے ہیں اور کوئی دنیاداری' دوست احباب' گھر بار چھوڑ کر اللہ کے حضور جا بیٹھے پھر اُس میں دنیا کی مداخلت ہو تو مزا آتا ہے!

یہاں تو کرنے کا کام یہ ہے کہ اپنے آپ کو ہر طرف سے کاٹ کر در حبیب کے لئے تنہا بیٹھو۔ کوئی نہیں ہے میرا تیرے سوا پھر لذت دیکھو مشائخ اویسیہ کے برکات کی یہ بڑے عجیب لوگ ہیں۔

لذت ایں مے بخدا نہ شناسی تا نہ چشی

جب تک تو پیئے گا نہیں اس مے کی لذت سے واقف نہیں ہو سکتا۔ یہ مشائخ اویسیہ ایسے گنے چنے لوگ ہیں بارگاہ نبوت علیہ الصلوۃ والسلام کے ایسے منتخب خادم ہیں' ایسے خاص غلام ہیں کہ ان کی عظمت کا اندازہ نہیں ہوتا۔ یہ بانٹتے نہیں' لٹاتے ہیں یہ شرح ہے اُس حدیث کی۔ انما انا قاسم واللہ یوتی اوکما قال رسول اللہ ﷺ کہ دینے والا رب ہے۔ میرا کام تو بانٹنا ہے' دیتے جانا ہے بانٹتے جانا ہے اسی کی تعبیر اور اسی کی تفسیر ہیں مشائخ اویسیہ! یہ گدھوں کو فرشتے بنا دیتے ہیں' دنیادار کمینوں کو اللہ کا عاشق بنا دیتے ہیں' رذیل اور گئے گزرے انسانوں کو اللہ کی یاد پہ لگا دیتے ہیں۔ کیسے عجیب لوگ ہیں! یہ پتھر دلوں کو درد آشنا کر دیتے ہیں۔ یہ مشت غبار کو اللہ کا طالب بنا دیتے ہیں۔ لیکن اگر اپنا ہی دامن اُلٹا ہو سارا سال بارش برستی رہے کوئی اُلٹا برتن پکڑ کر کھڑا رہے تو اُسے کیا نصیب ہوگا۔

تو میرے بھائی! جب یہاں آتے ہو ساری خواہشات' ساری آرزوئیں' اپنی ساری عظمتیں' اپنی ساری برائیاں' اپنے سارے وسوسے' اپنی ساری مصیبتیں' اس گیٹ سے باہر رکھ آیا کرو۔ کوئی کسی کے دُکھ نہیں اٹھاتا واپس جاؤ گے تو وہیں پڑے ہوں گے پھر سے اپنی گٹھڑی اٹھا لینا۔ یہاں مت لاؤ۔ آپ کے مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ اپنا دل کا برتن صاف کرو۔ وہ میرے اور آپ کے مانگنے سے زیادہ ڈال دے گا! مانگو گے تو وہی بات ہوگی۔

تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا
ورنہ گلشن میں علاج تنگیِ داماں بھی ہے

یہ وہ بارگاہ ہے جہاں سے صرف انعام ہی نہیں ملتا داماں بھی تقسیم ہوتے ہیں۔ تم چھوٹا لائے ہو وہ اُسے بڑھا دے گا۔ اور الحمدللہ ثم الحمدللہ کروڑوں کروڑوں رحمتیں ہوں اُس مرد درویش کو جس نے ہم جیسوں کو یہاں بٹھا

www.naqshbandiaowaisiah.com

دیا۔ اور کیسے کیسے لوگوں کو کہاں کہاں سے اٹھا کر اللہ کا طالب بنا دیا۔ وفا کرو کم از کم اپنے ساتھ اگر اللہ سے کوئی نہیں کر سکتا' رسول اللہ ﷺ سے نہیں کر سکتا' اپنے شیخ سے نہیں کر سکتا تو کم از کم اپنے ساتھ تو وفا کرو۔ اپنی ذات کو محض اُس کی طلب کے لئے مختص کر لو۔ جو چند لمحے یہاں نصیب ہیں سب بھول جاؤ کیا ہو رہا ہے' کون کیا کر رہا ہے' یہ سب ازل سے ہوتا آیا ہے اور جب تک دنیا قائم ہے ہوتا چلا جائے گا۔ اچھا بھی ہوگا بُرا بھی ہوگا۔ بھلے لوگ بھی ہوں گے خراب بھی ہوں گے۔ بارشیں بھی ہوں گی قحط سالیاں بھی ہوں گی' افلاس اور غریبی بھی ہوگی' دولت بھی ہوگی' جوانی وصحت بھی ہوگی' بڑھاپا اور بیماری بھی ہوگی ایک نظام ہے' یہ چلتا رہے گا۔ میرے اور آپ کے چند لمحے بھول جانے سے اُس کا کچھ نہیں بگڑتا۔ یہ بنیادیں' یہ دیواریں' یہ چھت اس کی ایک ایک اینٹ' اس کی ریت کا ایک ایک ذرہ' ذکر الٰہی سے منور ہے اور اس میں صرف ذکر الٰہی ہی مزا دیتا ہے۔ یہاں بیٹھ کر دنیا کی فکریں مزا نہیں دیتیں۔ یہ ایک خلوت کدہ ہے اُس کی بارگاہ ہے۔ روئے زمین کے کتنے عشاق کے سجدوں سے یہ فرش مزین ہے۔ دنیا میں بسنے والے اللہ کے طالبوں کے کتنے اذکار اس کی فضا میں گونجتے ہیں اور کتنی توجہ نصیب ہوتی ہے مشائخ اویسیہ کی توجہ جسے نصیب ہوگی وہی سمجھ سکتا ہے!

بس اتنی سی گزارش ہے کہ اس کے لئے اپنے آپ کو' اپنے دل کو' اپنے دماغ کو' فارغ کر لو۔ جو لمحے تمہیں یہاں نصیب ہیں جھولیاں بھر لو وہ خود دینے والا ہے۔ فخذ ما اتیتک و کن من الشکرین ○ لیتے جاؤ جھولیاں بھرتے جاؤ اور شکر ادا کرتے جاؤ۔

☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تفاخر خدا کو سزا وار ہے

تفاخر خدا کو سزا وار ہے
جو اکڑے بشر وہ خطا کار ہے
رگ و پے میں اُس کے بسی شیطنت
تکبر میں جو بھی گرفتار ہے
اکڑتا ہے جو اپنے اعمال پر
تو جانو کہ وہ اِک ریا کار ہے
ہوا کبرو نخوت میں جو بھی غریق
سمجھ لو کہ دل اس کا بیمار ہے
بڑا بول بولے گا انسان جو
فریبی ہے وہ اور مکار ہے
جو دل سے نہ نکلے تو ہے بے اثر
اگرچہ خطابت دُھواں دار ہے
تری گھن گرج جائے گی رائیگاں
کہ اس کے اُلٹ تیرا کردار ہے
سراپا ہے وہ عجز اور انکسار
جو رب کی رضا کا طلب گار ہے
خدا کا بڑا ہی مقرب ہے وہ
کہ مظلوم کا جو طرف دار ہے
تقاضا ہے ایمان کا تکبیر رب
اسی بات پہ دیں کا اصرار ہے
ہے مخلوق اِک اک سے بڑھ کے حسیں
مگر پیکرِ خاک شہکار ہے
اویسی نہ اترا ہے ربی عطا
سخن گوئی میں جو تو سرشار ہے

☆ ...... انجینئر عبدالرزاق اویسی ' ٹوبہ

www.naqshbandiaowaisiah.com

نسبت ہے اُن ہی سے ہم کو

تحریر۔ میجر غلام قادری
☆☆ ....راولپنڈی

کسی بھی مشن یا تحریک کی کامیابی کیلئے مخلص کارکنوں کی ضرورت ہوتی ہے جو اپنی جان و مال راحت و آرام اور زندگی کی تمام آسائشیں اپنے مشن کی تکمیل کیلئے قربان کر سکیں۔ اللہ کریم نے رحمت عالم ﷺ کو صحابہؓ کی ایسی مخلص جماعت عطا کی جنہوں نے کشت اسلام کو اپنے خون سے سینچا' باطل کے پرستار حق کے علمبرداروں کو راہ حق سے ہٹانے کے لئے ساری کوششیں کر چکے لیکن بیکار کیونکہ صحبت پیمبر ﷺ اور تزکیہ نفس نے ایمان انکے دلوں میں راسخ کر دیا۔

جاں نثاری اور دین حق سے وابستگی کیلئے چند واقعات قارئین کے لئے پیش کئے جاتے ہیں جو لکھنے پڑھنے تو آسان ہیں لیکن کرنے مشکل۔ اللہ کریم دین سے ایسی وابستگی ہمیں بھی نصیب فرمائے۔

☆ غار ثور میں حضرت اسماء کھانا پہنچاتی اور حضرت عبداللہ بن ابی بکرؓ تازہ ترین اطلاعات پہنچاتے رہے۔

☆ غزوہ بدر سے قبل حضور اکرمؐ نے انصار سے لڑائی سے متعلق رائے لی تو حضرت سعدؓ بن عبادہ نے عرض کی" واللہ آپ فرمائیں تو ہم سمندر میں کود جائیں' حکم ہو تو برک الغماد (یمن یا حبشہ کا دور دراز گاؤں) تک گھوڑے دوڑاتے جائیں۔

☆ حضرت مقدادؓ نے عرض کی ہم آپ کے آگے پیچھے دائیں بائیں ہر طرف لڑیں گے۔

☆ غزوہ احد میں جب آپ ﷺ پر تیروں کی بارش ہو رہی تھی تو ابو دجانہ حضور پر جھک گئے اور تمام تیر اپنی پیٹھ پر روکے۔

جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذاب ایک باغ میں قلعہ بند ہو کر فوجوں کو لڑا رہا تھا۔ دشمن پر قابو پانے کی کوئی صورت تھی' ابو دجانہ کہنے لگے مجھے اٹھا کر باغ کی دیوار کے اندر پھینک دو پاؤں ٹوٹ گیا لیکن لڑتے رہے آخر دروازہ کھول دیا مسیلمہ مارا گیا اور خود بھی وہیں فتح اور شہادت پائی۔

ترے نام پہ تلوار اٹھائی [illegible] نے
بات بگڑی ہوئی تھی بنائی [illegible] نے

☆ احد میں آپ نے پوچھا کون مجھ پر جان نثار کرتا ہے؟ زیادؓ بن مسکن نے عرض کی میں حاضر ہوں' پانچ انصاری جوانوں کے ساتھ ملکر دشمن سے لڑتے لڑتے جان راہ حق پہ فدا کر دی۔

☆ ابو طلحہ انصاریؓ قبیلہ خزرج کے سردار بیعت عقبہ ثانی کے نقیب غزوہ احد کی مشکل گھڑی میں حضورؐ کی ڈھال بنے رہے' تین کمانیں ان کے ہاتھ سے ٹوٹیں اور کئی تیر ہاتھ پر روکے جس کی وجہ سے ہاتھ بیکار ہو گیا۔

☆ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص بنو زہرہ کے رئیس تیسرے نمبر پر اسلام قبول کرنے اور اسلام کیلئے پہلا تیر چلانے والے غزوہ احد میں تیر چلا رہے ہیں۔ آقا ﷺ اپنے ترکش سے تیر نکال کر انہیں دیتے جاتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں" سعد میرے ماں باپ تم پر فدا ہوں تیر چلاؤ"۔

☆ اسیر بن زرام۔ خیبر کا سردار مدینہ پر حملہ کا منصوبہ بنا رہا تھا آپؐ نے حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کو حالات کا پتہ لگانے بھیجا۔ خیبر جا کر اسکے منصوبے کی تمام تفصیلات خود اسی کی زبانی سنکر آئے اور حضورؐ کو آگاہ کیا۔

☆ جنگ خندق کے موقعہ پر آپ ﷺ بنو قریظہ کی جنگی چالوں سے متعلق معلوم کرنا چاہتے تھے۔ آپ نے تین مرتبہ پوچھا یہ کام کون کرے گا؟ ہر مرتبہ حضرت زبیرؓ نے عرض کی۔ "میں" اس پر انہیں حواری کا لقب عطا ہوا۔

[illegible]

[illegible] سردی کی شدید لہر آئی ہوا کے [illegible] حضرت حذیفہ کو دشمن کی خبر لانے کیلئے روانہ فرمایا۔ حذیفہ بن یمان کفار کی ایک میٹنگ میں شریک ہو کر سب [illegible]ت کا پتہ لگا کر واپس لوٹے۔

[illegible] اسلام جنہوں نے ملت کی تاریخ کا پہلا باب [illegible]۔ ملت پھر سے [illegible] جذبے والے جوانوں کی منتظر ہے۔

☆ عروہ بن مسعود [illegible] صلح حدیبیہ کے موقعہ پر قریش کے سفیر بنکر آئے اور واپس جا کر قریش سے کہا۔

"میں نے نجاشی کا دربار [illegible] دیکھا قیصر و کسریٰ کی شان و شوکت کے نظارے بھی دیکھے لیکن یقین مانو! محمدؐ کا دربار تو نرالا ہے۔ یہاں عقیدت [illegible] احترام کا وہ عالم ہے جو کسی دربار میں نہیں محمدؐ [illegible] پانی کے قطرے زمین پر نہیں گرتے۔ لعاب دہن [illegible] میں جاتا بلکہ منتظر صحابہؓ ہاتھوں پر لیتے اور چہرے پر مل لیتے ہیں' تم کس سے مقابلہ کرنے چلے ہو۔ سنبھل جاؤ"

غزوہ [illegible] سے واپسی پر حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

لیکن آج اس امت کا حال!

[illegible] ہیں [illegible]
ہے قوموں [illegible] حال
[illegible] تمام
انہیں [illegible] عشق نبی
[illegible] سے نکال
[illegible] کر [illegible] عطا
[illegible] سنبھال
[illegible] چھپایا [illegible]
[illegible] آنسو دیوانے [illegible] زوال

☆☆☆ .... (سیماب [illegible])

www.naqshbandiaowaisiah.com

طب و صحت

متعدی خارش Scabies

(علامات' علاج' پرہیز)

☆............تحریر۔ڈاکٹر محمد اقبال ظفر

خارش کی یہ وہ بدترین قسم ہے جو ایک وقت میں پورے محلہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔

علامات: مریض کو ابتدا میں صرف خارش ہوتی ہے اور وہ بھی رات کو' کیڑوں کے جراثیم جسم کے اندر داخل ہونے یا بیماری شروع ہونے کے تقریباً چھ ہفتوں بعد علامات کی ابتدا ہوتی ہے۔

☆......ایک گھر کے متعدد افراد ایک ہی وقت میں کھجلاتے دیکھے جاتے ہیں جو کہ اس کے متعدی ہونیکا اظہار ہے۔اسکی وجہ Scabrei نامی جرثومہ ہے۔

☆......خارش صرف رات کے وقت ہوتی ہے بستر جتنا زیادہ گرم ہو خارش اتنی ہی شدید ہوتی ہے۔

☆......گردن اور چہرے پر خارش نہیں ہوتی۔

☆......جسم کے زیادہ متاثر ہونے والے حصے بغلیں، رانوں کے درمیان اور انکی اندرونی سمت، انگلیوں کے درمیان، چھاتیوں کے اردگرد، ناف اور اسکے گردونواح ہیں۔ٹانگوں اور پیروں کی انگلیوں کے درمیان اور مزید شدت جسم کے متعدد حصوں پر ہوتی ہے۔

☆......مریض کھجلانے کیلئے کنگھیاں' برش یا دوسرے آلات استعمال کرتا ہے۔

☆......خارش کے مریض کی رات بڑی اذیت ناک گزرتی ہے۔

☆......بعض اوقات خارش کرنے سے زخم بن جاتے ہیں۔بخار بھی ہو جاتا ہے انفکشن بننے سے۔

☆......پورے ملک میں کئی شہروں' دیہات میں گھروں کے گھر اب بھی متاثر ہیں۔

☆......اس کا جرثومہ صرف زندہ اجسام پر پرورش پاتا ہے۔

☆......کپڑے اگر اُتار کر رکھ دیں تو تین دن میں ان سے ختم ہو جاتا ہے۔

☆......لنڈا کے کپڑوں میں اس کے جراثیم نہیں ہوتے۔

☆......فٹ پاتھ پر لیٹنے اور سونے والے بھکاری اور نشہ باز انکے جسم اور کپڑے اس سے بھرے ہوتے ہیں۔

☆......پاکستان کی جیلوں سے آنے والے اکثر قیدی بدترین کیفیت میں ہوتے ہیں۔

وجوہات:- میلا کچیلا رہنا۔

ہفتوں نہ نہانا

صاف کپڑے نہ پہننا

غلیظ ہوٹل اور کرائے کی رہائش گاہیں انکے بستر

صفائی سے لاپرواہی رکھنے والا ہر گھرانہ

سکول سے ایک بچہ سے باقی کلاس

گھر میں ایک فرد سے دوسرے افراد

پاکستان کے لوگ مسلمان ہونے کے باوجود بعض علاقوں میں موسمی اثرات' غربت اور جہالت کی وجہ سے غلاظت کا شکار رہتے ہیں

ہوا میں نمی کا زیادہ تناسب (بستروں میں نمی بھری رہتی ہے)

بسوں اور ویگنوں کے سیٹ کورز مختلف جراثیموں سے اٹے ہوتے ہیں۔سال ہا سال سے انکے کورز نہ تبدیل ہوتے ہیں نہ دُھلتے ہیں۔

حفظان صحت اصول سے ناواقفیت اصل سبب ہے۔

علاج

خاک مدینہ: حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کو جب خارش کی تکلیف ہوئی تو حکم فرمایا کہ مدینہ کی مٹی جسم پر ملیں۔حاجی لوگ اب بھی کنستر کے کنستر مدینہ سے لاتے ہیں۔اگر تھوڑی سی بھی مل جائے تو پانی میں ملا لیں۔اس پانی کو جسم پر لگائیں یا نہالیں۔

تین بار ایسا کرنے سے یہ 100 فیصد ختم ہو جاتی ہے۔

طب کا دوسرا نسخہ

مہندی کے پتے خشک 20 گرام

(پسی ہوئی بازاری مہندی استعمال نہ کریں۔

مُرکی	پانچ گرام
صعتر فارسی	پانچ گرام
لوبان	پانچ گرام

ان سب کو پیس کر ایک ساتھ ۱۰۰ ملی لٹر الکحل یا ایکلفائڈ سپرٹ میں ملا لیں۔۲۴ گھنٹے گزرنے کے بعد یہ لوشن دن میں تین بار تمام جسم پر لگائیں۔تین دن میں Scabies ختم۔جیل سے آئے ہوئے قیدی جو کسی شفاخانہ سے درست نہ ہوئے، اس سے آسانی سے درست ہو گئے۔

اسی نسخہ کو ۲۰۰ گرام پسندیدہ تیل میں ہلکی آنچ سے پانچ منٹ گرم کر لیں پھر اسے اتار لیں۔ دن میں دو بار

www.naqshbandiaowaisiah.com

معالج کی ذمہ داری اور طریقہ علاج

☆ ڈاکٹر محمد اقبال ظفر ☆
بصیر پور ضلع اوکاڑہ

وہ جو بیماری بھیجتا ہے' شفا بھی اُس کے اپنے دستِ قدرت میں ہے۔ معالج کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ بیمار کو تندرستی کی حالت میں جلد از جلد لوٹانے کے لئے بہترین کوشش پورے خلوص سے صرف کر دے اور یہ اُس کے حاصل کردہ علوم اور تجربہ کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

ڈاکٹری یا طریقہ علاج

مریض کا کسی بھی ذریعہ سے صحت یاب ہو جانا ڈاکٹری کہلاتا ہے۔ یہاں کوئی پیتھی کام نہیں آتی زندگی کا تجربہ کام آتا ہے۔

ہم انشاء اللہ المرشد کی معرفت اور سلسلہ عالیہ کے مشائخ کرام کے صدقے ملنے والے ان علوم کو اللہ تعالی کے فضل وکرم سے اپنے تمام انسان بھائیوں اور بہنوں تک نئے انداز میں علاج معالجہ کے مختلف طریقہ کار تحریر کریں گے جو کہ ڈاکٹرز کے تجربہ اور علوم میں اضافہ کا باعث ہوگا اور براہ راست مریض بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں گے۔

یہ سب اس علم سے ہے کہ جو کچھ مجھے اللہ تعالی نے عطا کیا۔ الحمدللہ رب العلمین والصوة والسلام علی رسول الکریم ﷺ۔

دنیا میں رائج طریقہ علاج

اب تک دنیا میں بہت سے طریقہ علاج دریافت ہو چکے ہیں۔ 56 یا 57 کے قریب یہ پیتھیاں ہیں۔ جن میں سے چار بڑے بڑے اور اہم سسٹم ہیں۔

(۱) طب نبوی ﷺ اور روحانی علاج

(روحانی علاج بھی طب نبوی کا حصہ ہے)

(۲) ایلو پیتھک' دواسے علاج اور سرجری

(۳) ہومیو پیتھک' دواسے علاج اور بغیر آپریشن علاج

(۴) طب' غذا اور دواسے علاج بغیر آپریشن

طب نبویؐ:۔ آقا نامدار ﷺ کے در سے ملنے والا یہ تحفہ جس کا کوئی ثانی نہیں جس میں دعائیں، قرآن پاک کی آیات مبارکہ' اللہ تعالی کے بابرکت اسماء الٰہی' ارشادات' یہ سب اگر کوئی معالج یا انسان پوری استعداد رکھتا ہو۔ ان علوم کو جاننے کی اور ان سے استفادہ کرنے کی تو انسانی زندگی کیلئے دوسرے طریقہ علاج کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

انسان بہت غفلت اور لاپرواہی کا شکار ہے کہ وہ اللہ کریم کا ڈر اور راستہ چھوڑ کر جب'' میں''(نفس) شیطان اور ایسے ہی بہت سے راستوں پر چلتا ہے تو وہ خود اللہ تعالی کی محبت کی گرفت سے بھاگتا جاتا ہے۔ جتنا بھاگتا ہے اللہ تعالی کی محبت اتنی ہی اپنی گرفت اور بڑھاتی جاتی ہے۔ ایک وقت آتا ہے بندہ خود ہی نافرمانیوں کی وجہ سے تباہی کے آخری کنارے پر پہنچ جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی محبت جوش میں آتی ہے اللہ تعالیٰ خیال فرماتے ہیں کہ میرے اس بندے کو میری طرف موڑ دو۔ کن فیکون کا عمل حرکت میں آجاتا ہے۔ (اسکی تفصیل پھر کسی عنوان سے ہوگی) اب بندے کو نہ نیند آتی ہے نہ بھوک لگتی ہے اور نہ دنیا میں دل لگتا ہے۔ (آخری سٹیج) یا ذرا کم۔

ڈاکٹر اور حکیم اس کیفیت کو پاگل پن، ذہنی مریض کہتے ہیں' نجومی اسے ستاروں کی گردش کہتے ہیں۔ اللہ والے! اپنے رب کی طرف سے بلاوہ کہتے ہیں اور اللہ والے بتا دیتے ہیں کہ بلاوہ ہے اپنے رب کے حضور پیش ہو جا۔ اب یہاں بندہ اپنے رب کے حضور پیش ہو گیا تو بچ گیا اور اگر اپنے راستوں پر رہا تو...... پھر...... انجام بھی وہی رب جانے۔ پھر بھی اللہ تعالی کی محبت مختلف حیلوں بہانوں سے اپنے بندے کو اپنی طرف موڑتی رہتی ہے باقی طریقہ علاج بھی جو دنیا میں آئے سب اللہ تعالی کی محبت سے ہی آئے۔ تمام طریقہ علاج میں بنیادی دوائیں Base تنکچر ملتے جلتے ہیں یا یوں کہہ لیں کہ ایک ہی ہیں۔ کسی شعبہ میں تحقیق زیادہ ہوئی تو وہ سرفہرست آگیا تمام بڑے طریقہ علاج وقت کی اہم ضرورت ہیں مریض کی صحت بحال کرنے کیلئے جو بھی کام آجائے۔

بعض دفعہ ملی جلی ادویات بعض علامات میں مریض کی صحت واپس لانے کا باعث ہوتی ہیں۔ لہذا کسی بھی طریقہ علاج کو غلط نہیں کہا جا سکتا اور نہ کم۔ کمی ہے تو اپنے اپنے علوم کی۔ نہ تو کسی مریض کو کسی پیتھی میں رہنا ہے اور نہ معالج کو...... سب ٹھیک ہیں اور اپنی اپنی جگہ بہتر کام ہو رہا ہے۔ ہم اپنے اس کالم میں بیماری' علامات' وجہ کے علاوہ جو علاج تحریر کریں گے وہ تمام بڑی پیتھیوں کا ایک ساتھ تحریر کریں گے جو جس کو سوٹ کر جائے تاکہ تمام انسان اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ انشاءاللہ

میں بھی کم علم کم تجربہ انسان ہوں اپنی کمزوری کا اعتراف کرتا ہوں۔

سلسلہ عالیہ کی طرف سے احکامات ہیں بجا لانے کی کوشش کرتا ہوں۔ اللہ تعالی قبول فرمائے اور مجھے توفیق عطا فرمائے۔ آمین

............☆☆☆............

www.naqshbandiaowaisiah.com

استعمال کریں تین دن کافی ہے۔

یہ لوشن اور تیل کسی بھی طریقہ سے بنائیں طب سے، ہومیو سے ایلو پیتھک سے برابر کارآمد ہے ان دو ذرائع میں کسی قسم کا شک نہیں۔ تین دن کے اندر تمام علامات ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

(3) ڈاکٹری علاج۔ اگر یہ دستیاب نہ ہوں تو پھر یہ راستہ ہے Sulpher Ointmcnt 10%

گھر کے تمام افراد یا کم از کم جن کو محسوس ہوتا ہے سب تین دن روزانہ دن میں دو بار گردن سے نیچے تمام جسم پر لگائیں وہی کپڑے روزانہ پہن کر رکھیں۔ تین دن غسل نہ کرنا بہتر ہے تاکہ سلفر ویزلین کپڑوں اور جسم پر موجود رہے۔

تین دن بعد نہا کر صاف کپڑے پہن لیں اور روزانہ سات دن تک معمولی معمولی متاثرہ جگہ پر لگائیں۔

اس سے مسئلہ حل نہ ہو تو یہی ترکیب بار بار ٹھیک ہونے تک جاری رکھیں، خواہ تین ماہ لگ جائیں۔

(2) Tab: Chlorphenetamine 4gm1+1

تین دن تاکہ خارش میں افاقہ رہے۔

بعد میں اسکی ضرورت نہیں لگانے والی دوا کافی ہے اکیلی

(3) Any Antibiotic Course 3to5 Days

اگر زخم بن گئے ہوں اور رستے ہوں۔

Tab:Eoythromycin 250mg (1+1+1)

Orotc etc. (Cap) (1+1+1)

غلط طریقہ علاج

☆ سلفر کو تیل یا گھی میں ملانا۔

☆ گھر میں سلفر کو خود باریک کرنا۔

☆ بازار میں سلفر پوڈر کی شکل میں دستیاب ہے۔

☆ سلفر کو برائے راست کھانا

☆ Steroids کا استعمال بے سود

Betnovat جسم پر لگانا بے سود

☆ کھانے کی دوائیں ماسوائے انفیکشن دور کرنے کے بے سود۔ نام نہاد الرجی کی ادویات نہ کھلائیں۔

کھانے کی دوائی کوئی ایسی نہیں جو اس بیماری کو ختم کر دے کسی پیتھی میں بھی۔

پرہیز:- بیماری کی شدت میں جسم کو گرمی پہنچانے والی خوراک استعمال نہ کریں۔ بڑا گوشت، انڈا، ڈرائی فروخت، تیز مصالحہ جات، وغیرہ۔

بیمار کو یا مریض کو دوسروں سے الگ رکھیں۔

وبا کی صورت میں ایک شہر کے لوگ دوسرے شہر میں نہ جائیں وغیرہ۔

Benzyle Benzonate زیادہ موثر نہیں۔

چند کریم آتی ہیں مگر اُسے زیادہ مقدار میں لگانا ہوتا ہے۔

سلفر دس فیصد سب سے زیادہ کامیاب ہے مگر میرے تجربے سے یہ تیسرے نمبر کا علاج ہے۔

☆☆☆

کیا آپ بیمار ہیں؟

خدانخواستہ اگر آپ کسی بھی بیماری میں مبتلا ہیں اور ماہر ڈاکٹر سے مشورہ کے خواہش مند ہیں تو مختصر الفاظ میں ضروری تفصیل لکھ کر، جوابی لفافہ کے ساتھ ہمیں خط بھیج دیجئے۔ مشورہ اور نسخہ تحریر کر کے بھجوا دیا جائے گا۔

نوٹ:- مستحق افراد کو دوائی بھی بھجوائی جائے گی۔

پتہ درج ذیل ہے:-

دفتر ”ماہنامہ المرشد“ اے۔ ٹی ایم بلڈنگ پل نوریاں سمندری روڈ، فیصل آباد

www.naqshbandiaowaisiah.com

گوشۂ خواتین

اس پر آشوب دور میں جب طاغوتی قوتیں جدت پسندی اور برابری کے حقوق کے پُر فریب نعرے اور میڈیا کے اخلاق باختہ پروگراموں کے ذریعے مسلمان عورت کو گمراہ کرنے کیلئے سرتوڑ کوششوں میں مگن ہیں۔ ان حالات میں خواتین کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے اور مسلم خواتین پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس پرفتن دور میں ایک مسلمان عورت کا صحیح اسلامی تشخص اُجاگر کریں۔ ماہنامہ المرشد کے چند صفحات اسی عظیم مقصد کیلئے مخصوص کئے جاتے ہیں۔ تمام مسلمان بہنوں سے گزارش ہے کہ ہمیں اس سلسلہ میں معیاری تحریریں روانہ کریں' خصوصاً اُم فاران صاحبہ سے گزارش ہے کہ ''المرشد'' کے یہ صفحات آپ کی توجہ کے منتظر رہیں گے۔

(ادارہ)

عرب کی ایک مشہور عالم ادیبہ نے اپنی بیٹی کو رخصتی کے موقع پر دس وصیتیں کیں۔ کسی بھی زمانے میں اگر بیوی ان دس وصیتوں پر عمل کرے تو ہر گھر جنت کا نمونہ بن جائے۔ ذیل میں یہی دس وصیتیں پیشِ خدمت ہیں۔

☆ **میری پیاری بیٹی!** ''میری آنکھوں کی ٹھنڈک شوہر کے گھر جا کر قناعت والی زندگی گزارنے کا اہتمام کرنا جو دال روٹی ملے اس پر راضی رہنا' جو روکھی سوکھی شوہر کی خوشی کے ساتھ مل جائے وہ اس مرغ پلاؤ سے بہتر ہے جو تمہارے اصرار کرنے پر اس نے ناراضگی سے دیا ہو۔''

☆ **میری پیاری بیٹی!** ''اس بات کا خیال رکھنا کہ اپنے شوہر کی بات کو ہمیشہ توجہ سے سننا اور اس کو اہمیت دینا اور ہر حال میں ان کی بات پر عمل کرنے کی کوشش کرنا اس طرح تم ان کے دل میں جگہ بنالو گی کیونکہ اصل آدمی نہیں آدمی کا کام پیارا ہوتا ہے۔''

☆ **میری پیاری بیٹی!** ''اپنی زینت و جمال کا ایسا خیال رکھنا کہ جب وہ تجھے نگاہ بھر کے دیکھے تو اپنے انتخاب پر خوش ہو اور سادگی کے ساتھ جتنی بھی مقدر ہو جائے خوشبو کا اہتمام ضرور کرنا اور یاد رکھنا کہ تیرے جسم ولباس کی کوئی بو یا کوئی بری ہیئت اسے نفرت وکراہت نہ دلائے۔

☆ **میری پیاری بیٹی!** ''اپنے شوہر کی نگاہ میں بھلی معلوم ہونے کیلئے اپنی آنکھوں کو سرمے اور کاجل سے حسن دینا کیونکہ پرکشش آنکھیں پورے وجود کو دیکھنے والے کی نگاہوں میں سجا دیتی ہیں۔ غسل اور وضو کا اہتمام کرنا کہ یہ سب سے اچھی خوشبو ہے اور نظافت کا بہترین ذریعہ ہے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

☆ **میری پیاری بیٹی!** ''ان کا کھانا وقت سے پہلے ہی اہتمام سے تیار رکھنا کیونکہ دیر تک برداشت کی جانے والی بھوک بھڑکتے ہوئے شعلے کی مانند ہو جاتی ہے اور ان کے آرام کرنے اور نیند پوری کرنے کے اوقات میں سکون کا ماحول بنانا کیونکہ نیند ادھوری رہ جائے تو طبیعت میں غصہ اور چڑچڑاپن پیدا ہو جاتا ہے''۔

☆ **میری پیاری بیٹی!** ''ان کے گھر اور ان کے مال کی نگرانی یعنی ان کے بغیر اجازت کوئی گھر میں نہ آئے اور ان کا مال لغویات نمائش وفیشن میں برباد نہ کرنا۔ کیونکہ مال کی بہتر نگہداشت حسن انتظام سے ہوتی ہے اور اہل وعیال کی بہتر حفاظت حسن تدبیر سے۔''

☆ **میری پیاری بیٹی!** ''ان کی رازدار رہنا اور ان کی نافرمانی نہ کرنا کیونکہ ان جیسے بارعب شخص کی نافرمانی جلتی پر تیل کا کام کرے گی اور تم اگر اس کا راز اوروں سے چھپا کر نہ رکھ سکیں تو اس کا اعتماد تم پر سے ہٹ جائے گا۔ اور پھر تم بھی اس کے دورخے پن سے محفوظ نہیں رہ سکو گی۔ جیسا کہ کسی نے کہا کہ ''ٹو بی ٹرسٹڈ از گریٹر وین ٹو بی لووڈ''۔

☆ **میری پیاری بیٹی!** ''جب وہ کسی بات پر غمگین ہوں تو اپنی کسی خوشی کا اظہار ان کے سامنے نہ کرنا یعنی ان کے غم میں برابر کی شریک رہنا۔ شوہر کی کسی خوشی کے وقت اپنے چھپے ہوئے غم کے اثرات چہرے پر نہ لانا اور نہ شوہر سے ان کے کسی رویے کی شکایت کرنا۔ ان کی خوشی میں خوش رہنا۔ (ان کی سیر کو قہر نہ کرنا) ورنہ تم ان کے قلب کو مکدر کرنے والی شمار ہو گی۔

☆ **میری پیاری بیٹی!** ''اگر تم ان کی نگاہوں میں قابل تکریم بننا چاہتی ہو تو اس کی عزت اور احترام کا خوب خیال رکھنا اور اس کی مرضیات کے مطابق چلنا، تو اس کو بھی ہمیشہ ہمیشہ اپنی زندگی کے ہر ہر مرحلے میں اپنا بہترین رفیق پاؤ گی۔

☆ **میری پیاری بیٹی!** ''میری اس نصیحت کو پلو سے باندھ لو اور اس پر گرہ لگا لو کہ جب تک تم ان کی خوشی اور مرضی کی خاطر کئی بار اپنا دل نہیں مارو گی اور ان کی بات اوپر رکھنے کے لئے خواہ تمہیں پسند ہو یا ناپسند زندگی کے کئی مرحلوں میں اپنے دل میں اٹھنے والی خواہشوں کو دفن نہیں کرو گی اس وقت تک تمہاری زندگی میں بھی خوشیوں کے پھول نہیں کھلیں گے۔ اے میری پیاری اور لاڈلی بیٹی ان نصیحتوں کے ساتھ میں تمہیں اللہ کے حوالہ کرتی ہوں اللہ تعالیٰ زندگی کے تمام مرحلوں میں تمہارے لئے خیر مقدر فرمائے اور ہر برائی سے تم کو بچائے۔ آمین

بحوالہ ''تحفہ دلہن''

www.naqshbandiaowaisiah.com

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کی طرف سے دلہن کو نصیحت

امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں بیوی کیلئے چند ضروری آداب بیان فرمائے ہیں ان میں سے ایک جگہ فرماتے ہیں۔
نیک صالح گھریلو خاتون کے لئے ضروری ہے کہ وہ گھر میں رہے۔ چھتوں پر چڑھنا' دیواروں اور کھڑکیوں سے نیچے جھانکنا شریف خاندانوں کی عورتوں کو زیب نہیں دیتا' ہمسایوں سے بات کم کرے' بلاضرورت ان کے گھر نہ جائے' شوہر کی موجودگی اور عدم موجودگی میں اس کے آرام وراحت کا خیال رکھے' ہر کام میں اس کی خوشی کو اصل مقصد قرار دے نہ اپنی ذات میں اس کے ساتھ خیانت کرے اور نہ اس کے مال میں۔

اس کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر قدم نہ رکھے' اگر وہ جانے کی اجازت دے تو معمولی اور سادہ لباس میں پردے کے تمام تقاضوں کی تکمیل کے بعد جائے اور بھری پری سڑکوں اور بازاروں کے بجائے ایسے راستوں کا انتخاب کرے جہاں لوگوں کی آمدورفت کم سے کم ہو' کسی اجنبی سے متعارف ہونے' اسے اپنی آواز سنانے اور اپنے وجود سے واقف کرانے کی کوشش نہ کرے۔

اپنے گھر کی تعمیر اور اپنے مال کی اصلاح میں مصروف رہے' نماز اور روزے کی پابندی کرے' اگر شوہر کا کوئی دوست اس کی غیر موجودگی میں آئے تو شرم وحیا اور غیرت کا تقاضا یہ ہے کہ اس سے ضرورت سے زیادہ کلام نہ کرے۔

..................☆☆☆☆..................

گھر کے کام کاج پر اجر و ثواب

بعض مرتبہ ہم لوگوں کے ذہن میں یہ ہوتا ہے کہ' میاں بیوی کے تعلقات ایک دنیوی قسم کا معاملہ ہے' ایسا ہرگز نہیں ہے' بلکہ یہ دینی معاملہ ہے اس لئے کہ اگر عورت یہ نیت کرلے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذمے یہ فریضہ عائد کیا ہے اور اس تعلق کا مقصد شوہر کو خوش کرنا ہے اور شوہر کو خوش کرنے کے واسطے سے اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا ہے۔ تو پھر سارا عمل باعث ثواب بن جاتا ہے۔ گھر کا جو کام خواتین کرتی ہیں اور اس میں نیت شوہر کو خوش کرنے کی ہے تو صبح سے لے کر شام تک وہ جتنے کام کررہی ہیں' وہ سب اللہ تعالیٰ کے یہاں عبادت میں لکھا جاتا ہے' چاہے وہ کھانا پکانا ہو' گھر کی دیکھ بھال ہو' یا بچوں کی تربیت ہو' یا شوہر کا خیال ہو' یا شوہر کے ساتھ خوش دلی کی باتیں ہوں' ان سب پر اجر لکھا جارہا ہے' بشرطیکہ نیت درست ہو۔

بحوالہ "تحفہ دلہن"

اناللہ وانا الیہ راجعون

☆......امین ٹاؤن فیصل آباد سے سلسلہ عالیہ کے ساتھی فہد حمید صاحب کی والدہ محترمہ دارفانی سے کوچ فرماگئی ہیں۔

☆......فیصل آباد سے سلسلہ عالیہ کے ساتھی میجر بلال صاحب کے والدگرامی وفات پاگئے ہیں

☆......پشاور سے سلسلہ عالیہ کے صاحبِ مجاز ساتھی کرنل (ر) ابراہیم خلیل صاحب کی والدہ ماجدہ وفات پاگئیں ہیں۔

☆......اٹک سے سلسلہ عالیہ کے پرانے ساتھی محمد ایوب استاد صاحب کی ہمشیرہ اور بہنوئی وفات پاگئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کو جوارِ رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین

ساتھیوں سے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.naqshbandiaowaisiah.com

مستجاب الدعوات

ہونے کا مفہوم

عام طور پر یہ خیال ایک عقیدہ کی حیثیت اختیار کر چکا ہے کہ جب کوئی انسان منازل سلوک طے کر کے عارف باللہ ہو جاتا ہے تو اس کی ہر دعا قبول ہو جاتی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ دعا بہر حال ایک درخواست ہے، حکم نہیں۔ دیکھیے انبیاء علیہم السلام مستجاب الدعوات ہوتے ہیں مگر ان کی بھی ساری دعائیں قبول نہیں ہوتیں اور امام الانبیاء ﷺ کی بھی وہ دعا جو رفع اختلاف امت کے متعلق تھی منظور نہ ہوئی۔ تو یہ خیال کرنا کہ کسی عارف کی ہر دعا قبول ہو جاتی ہے سراسر زیادتی اور کم فہمی کی دلیل ہے۔

اقتباس از (دلائل السلوک)

تاجران: کاٹن یارن اینڈ پی سی یارن

تعاون

شیخ ناصر، شیخ عبدالستار گلی نمبر 1 بالمقابل رحمان مارکیٹ

منٹگمری بازار فیصل آباد فون 041-617057-611857

www.naqshbandiaowaisiah.com

سلسلہ وار ....

مکتوبات

قسط نمبر 2

مکتوبات از

حضرت العلام مولانا اللہ یار خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

'' کہنے کو مکتوبات ہیں مگر دراصل عرفان وآ گہی کا ایسا سمندر جس سے اللہ کی رحمت سے معرفت وحقیقت کے موتی نصیب ہوتے ہیں''۔

از چکڑالہ — **مولوی محمد فضل حسین کے نام**

25-9-1963 — ناچیز اللہ یار خان

مکرمی ومحترمی

عزیزم مولوی ۔ السلام علیکم! یہ خط جناب کو برائے اطلاع ارسال کیا جاتا ہے۔ وقت ہو تو جواب دے دیں۔ حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ کی خدمت عالیہ میں جانے کی تاریخ 63-10-5 ء بروز ہفتہ مقرر ہوئی۔ آپ 63-10-5 بروز ہفتہ سرگودھا اڈہ موٹرز نزد اسٹیشن اس اڈہ کی مسجد میں حاضر رہیں اگر آپ بعد کو پہنچ جائیں اور ہم کو وہاں نہ پائیں تو پھر ہری پورا کی مسجد شہر سے باہر شرقی جانب' بلکہ آپ ریل کی پٹڑی اسٹیشن کی طرف پکڑ کر شرقی جانب چلیں جو گاڑی بھلوال کی طرف جاتی ہے اس پٹڑی پر ہری پورا محلہ میں مسجد آ جائے گی وہاں پتہ کرنا۔ حکیم مولوی محمد نواز' مالک ملتانی دواخانہ ہم غالباً انشاء اللہ وہاں آپ کو مل جائیں گے ورنہ وہاں سے جو موٹر چنیوٹ کو جاتی ہے چوکی بھاگٹ سے ہو کر طالب والا پتن سے پہلے جو کچی سڑک لنگر مخدوم سے گزر کر جاتی ہے۔ آپ لنگر مخدوم اتر جائیں۔ شرقی جانب سے گزر کر دریافت کریں۔ پتن کی شرقی جانب فقیر اللہ دین کی مزار دریافت کریں میرا نام نہ لینا صرف فقیر الہ دین۔ عوام میں مشہور ہے اللہ دیا' فقیر اللہ دیا صاحب۔

اچھا ہو گا آپ سرگودھا کی مسجد میں بروقت آ جائیں۔ نیز ملک بشیر کا معاملہ دوبارہ آپ نے نہیں بتایا۔ آگے ایک خط میں' میں نے آپ کو اطلاع دی تھی کہ اس کو یہ سزا حقوق العباد میں مل رہی ہے اس واسطے دیر ہو رہی ہے ورنہ خیر ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بے فکر رہیں۔ چوہدری صاحب کو السلام علیکم عرض کرنا کہ کام خدا کے ہاتھ میں ہے۔ ملک بشیر نے کافی نقصان وغلطیاں کی ہیں جن کی سزا اب کو کچھ مقصود ہے ورنہ خیر ہے۔ وقت ہوا تو جواب دیں کہ تسلی ہو جائے گی خط مل گیا ہے۔

نوٹ۔ روٹی چار یا پانچ وقت کی ہر ساتھی کے ہمراہ ہونی چاہئے۔ ساتھ ہی چائے اور میٹھا بھی۔ دودھ وہاں مل جائے گا۔ والسلام

www.naqshbandiaowaisiah.com

مولوی محمد فضل حسین کے نام

از چکڑالہ

7-11-1963

ناچیز اللہ یار خان

السلام علیکم! امابعد گرامی نامہ مل کر کاشف حال ہوا۔ ملک بشیر کی خبر سن کر پاؤں سے پانی نکل گیا۔ تمام رات مشائخ سے یہی گفتگو رہی' تمام حیران ہو کر خاموش ہو گئے۔ آخر فرمایا کہ اس نے کچھ بری ہونا تھا۔ اس پر ہماری نگاہیں پڑتی تھیں۔ الحام میں اجمال تھا۔ اجمال کی وجہ سے غلطی ہوئی' آگے کلام خود مجمل ہوتی ہے۔ اس میں غلطی ہوئی' معلوم ہوا جو شریعت نے پیشگوئی کی' جز کو پورا ہونا کل کو پورا بتایا۔ جز پوری ہوئی تو کل پوری ہوئی۔ بہر حال میرے رب کی مرضی معلوم ہوا دعا بھی وہ چاہے قبول فرمائے' نہ چاہے نہ فرمائے۔

شعر: کس نہ آید کی آن جادم زند

باقی عرب جانے کی مشائخ کی طرف سے کوئی اجازت معلوم نہیں ہوتی۔ فرماتے ہیں عنقریب لاہور ہی میں جگہ بن جائے گی۔ کوشش کریں عرب نہ جائیں ان کو یہاں فائدہ ہوگا۔ نسبت عرب کے۔ میرا رجحان قلبی بھی یہی ہے کہ آپ عرب نہ جائیں رزق خدا دے گا۔

کوٹ اگر آپ آئیں تو لائیں۔ ورنہ ہرگز کسی غیر آدمی کے ہاتھ نہ ارسال کریں۔ دسمبر میں آخری عشرہ تمام معلمین طبقہ جدا طلب کر رہے ہیں کہ عشرہ' بارہ دن عنایت کریں۔ جدا کسی جنگل یا کسی قصبہ میں علیحدہ سے معمول سے فیض یاب ہو سکیں۔ آپ بھی اس وقت تشریف لائیں تو دس بارہ دن پاس رہ جائیں۔ پھر سوال و جواب کریں گے۔ ابھی تو ایک ماہ باقی ہے۔

چوہدری صاحب عرب گئے ہیں یا کہ نہیں اور کب جائیں گے ان کو سلام عرض کرنا۔ افسوس بھی کرنا۔ مرضی خدا۔ بزرگان دین نے کمی نہیں کی مرضی خدا۔

والسلام

www.naqshbandiaowaisiah.com

از چکڑالہ

مولوی محمد فضل حسین کے نام

14-10-1963

الداعی الی الخیر ناچیز اللہ یار خان

بخدمت شریف عزیزم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ! گرامی نامہ مل کر کاشف حال ہوا۔ سرگودھا میں 63-10-5 کو تمام رفقا نے شام تک بڑی سخت انتظار کی تھی۔ بار بار جناب کا نام لیتے تھے مگر آخر مشائخ سے علم ہوا کہ وہ نہیں آئیں گے۔ اگر آپ آجاتے تو جناب کو تمام مشائخ حتیٰ کہ قطب الاقطاب صاحب کے سامنے پیش کیا جاتا۔ دعا کرائی جاتی جناب کی ترقی کے لئے اور عرض کی جاتی کہ ان کو اس راستہ پر اٹھارہ سال ہو چکے ہیں، مگر جناب کی قسمت ہمارا کیا اختیار ہے، آپ گھبراتے کیونکر ہیں۔ اٹھارہ سال آپ نے بھی خدا کی راہ میں لگائے ہیں، وہ محنت ضائع کرنے والی ذات نہیں ثواب تو ملے گا۔ آپ کو علم نہیں، سولہ سال تو بندو نے بھی لگائے ہیں، سولہ سال کے بعد معمولی پانی کی بوندیں پھوٹیں۔ بیس سال کے بعد دریا کی لہریں شروع ہوئیں۔ بائیس سال بعد دریا طغیانی میں آیا۔ ساڑھے تیئس سال بعد سمندر کی ٹھاٹھیں شروع ہوئیں۔ آپ یاد رکھیں مقام احدیت سے سلوک شروع ہوتا ہے اور کمالات اولعزمی تک نصف سلوک ختم ہوتا ہے، آگے آدھی یعنی نصف ولایت محمد رسول اللہ ﷺ کی ہے۔ ۹عرش سے آگے عالم تحیر ہے یعنی عالم حیرت وامر ہے، اس میں کافی منازل آتے ہیں۔ آخری منزل مقام تسلیم ہے۔ جس پر اولیا اللہ کی ولایت ختم۔ آگے انبیاء کی ولایت، مقام خلہ، مقام محبت، مقام کلیمی، مقام محبیت خاصہ، مقام حب صرفہ، مقام رضا، آگے مقام کمالات نبوت، پھر کمالات رسالت، پھر اولوالعزمی، آگے آقا نامدار کی ولایت جس میں سمندر کی لہریں ہیں۔ یہ بدکار تیر رہا ہے اور غوطے لگا رہا ہے یاد رکھیں مقام خلہ سے آگے سوائے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے سابقہ اولیاء اللہ سے کسی نے قدم نہیں رکھا۔ **ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء** یہ انسان کے بس سے باہر ہے،

ایں آں سعادت ہست کہ حسرت برد براں

جویاں تخت قیصر و ملک سکندری

عزیزی! ہمیشہ خدا سے دعا کا طالب رہیں۔ یہ کسی انسان کا اپنا ذاتی کمال نہیں، مقام رضا سے آگے ولی اللہ کے مابین اور خدا کے مابین یعنی مقام رضا کے بعد ولی کو خدا تعالیٰ سے وہ نسبت پیدا ہو جاتی ہے، جو نسبت خدا سے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو ہوتی ہے، جس نسبت سے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام خدا سے فیض حاصل کرتے ہیں، اسی نسبت سے ولی بھی خدا تعالیٰ سے فیض لیتا ہے، اس کی سمجھ و علم مقام رضا کے بعد ہوئی۔ مگر ولی بواسطہ انبیاء کی اتباع اور صحیح متبع ہونے کی وجہ سے لیتا ہے، بغیر اتباع انبیاء محال ہے۔ نبی براہ راست لیتا ہے، **سبحانک لاعلم لنا الا ماعلمتنا رب زدنی علماہ** عزیزی یہ باتیں عام نہ کیا کریں۔

عزیزی! میں تو اب مشائخ و حضور ﷺ کی طرف سے مجبور ہوں کہ تبلیغ کرتا ہوں۔ تعلیم کتابوں کی دیتا ہوں۔ قدرے دنیا کے کاروبار کرتا ہوں۔ توجہ، ذکر، تعلیم سلوک دیتا ہوں ورنہ دل چاہتا ہے، ایک میں ہوں ایک میرا رب ہو، ہمارے درمیان دوسرا کوئی حائل نہ ہو۔ جو نہیں جانتا تھا رب نے دے دیا۔ اس کی ذات کا لاکھ لاکھ شکر ہے، وہی میری تمام ضروریات کا کفیل، وہی کافی ہے، اسی پر بھروسہ، وہی معبود، وہی مسجود، وہی مقصود، **لا الہ غیرک** اللہ اللہ۔

باتیں دل میں رکھنا۔ رب پوچھے گا کہ اے اللہ یار تم نے کیا لکھ دیا۔ راز کو کیونکر ظاہر کیا۔ یہ منازل کسی نے بتائے سابقہ میں سے..... چوہدری شہباز الدین کو السلام علیکم عرض کرنا۔

حقوق العباد میں ملک بشیر نے سخت غلطیاں کیں ہیں، آئندہ بھی اس کا دیندار ہونا مشکل نظر آتا ہے۔ اگر خدا کا فضل شامل حال نہ ہوتا اور اولیاء اللہ کی دعائیں نہ ہوتیں اور آپ کا خلوص نہ ہوتا تو تمام دنیا سفارشیں کرتی۔ ہرگز بری نہ ہوتا۔ اس خدا کے بندے نے مخلوق خدا کو نقصان دیا تھا باقی جب آنا ہو۔ تو اول اطلاع دینا۔

والسلام مع الاکرام

(جاری ہے)

www.naqshbandiaowaisiah.com

قسط نمبر 2

سلسلہ وار........................

فرض کی بجاآوری اور مشن کی تکمیل میں جہاں نوردی کے دوران امیر محمد اکرم اعوان مدظلہ' کی نگاہِ بصیرت نے کیا دیکھا؟ اچھوتے قلم نے کیسے بیان کیا؟......

پیش خدمت ہے' سفرنامہ

"غبارِ راہ"

شہنشاہوں اور فاتحین کی جولانگاہیں

یہ چند سطور میرے ذاتی مشاہدے پر مبنی ہیں اور خالصتاً میری ذاتی رائے کی عکاسی کرتی ہیں۔ لہذا قاری ماننے پہ مجبور نہیں کہ ہر انسان کو آزاد رائے رکھنے کا حق ہے۔

عنوان سے تو پتہ چلتا ہے کہ میں کسی عہد رفتہ کی کہانی کہنے چلا ہوں۔ مگر ایسا ہرگز نہیں میرا مقصد آپ کو دور حاضر کے فاتحین اور شہنشاہوں' نیز داتاؤں اور مشکل کشاؤں کے ان حالات سے روشناس کرانا ہے جس کا تجربہ ناچیز کو برطانیہ' امریکہ' کینیڈا' ڈنمارک اور ناروے وغیرہ ممالک میں ہوا۔ میرے اندازے کے مطابق ملک میں بہت کم لوگ ان حقائق سے واقف ہوں گے بغیر کسی پر طنز کئے اور بلاتنقید جو دیکھا وہ عرض کروں گا اور یہ اجازت چاہوں گا کہ اس صورت حال کے بارے اپنی رائے بھی پیش کروں' وما توفیقی الا باللہ۔

میں گذشتہ ماہ یعنی جولائی 1988ء کی پانچ تاریخ کو لندن پہنچا وہاں سے بریڈفورڈ گیا آسٹرانڈرلین جمعہ پڑھایا۔ گلاسکو جانا ہوا اور پھر لندن سے نیویارک چلا گیا۔ میرا مختصر قیام پانچ سے تیرہ جولائی تک تھا۔ وہاں علماء و پیران عظام سے کیا فائدہ پہنچ رہا ہے اور مسلمانوں کو کس قسم کی تربیت یا برکات حاصل ہو رہی ہیں یہ بڑی دردناک کہانی ہے اکثر و بیشتر علما نے برطانیہ میں مقیم مسلمانوں کو چھوٹے چھوٹے گروہوں میں بانٹ رکھا ہے جن میں کچھ تو اسلام کے نام پر سیاسی کام بھی کرتے ہیں اور کچھ بغیر سیاست کے صرف مذہب کے نام پر لوگوں کو ایک دوسرے سے متنفر کرتے ہیں اور مساجد کے اندر ایک دوسرے کو ختم کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں مساجد میں لڑائی ہوتی ہے ایک دوسرے کی داڑھیاں نوچی جاتی ہیں' ڈنڈوں سے سر کھل جاتے ہیں تب برطانوی پولیس مداخلت کرتی ہے اور بیچ بچاؤ کراتی ہے تو کئی بزرگوں کے سر سے خون ٹپک رہا ہوتا ہے۔ ہاتھ میں دوسرے مسلمان کی داڑھی کے بال ہوتے ہیں اور احتجاج کر رہے ہوتے ہیں کہ پولیس

جوتے پہن کر مسجد میں داخل ہوگئی اور مسجد کی توہین کر رہی ہے۔

بیچارے کس قدر سادہ ہیں کوئی ان سے پوچھے کہ جو داڑھی آپ نے نوچی ہے۔ بھلا کس کی سنت تھی۔ کیا یہ توہین نہیں' اور پولیس کو مسجد میں کون لایا؟ نبی رحمت ﷺ کے ایک ارشاد کا مفہوم ہے والدین کو گالی مت دو۔عرض کیا گیا یارسول اللہ کوئی بدبخت والدین کو گالی بھی دے گا؟ فرمایا جو کسی کو گالی دیتا ہے اور جواباً وہ اس کے والدین کو گالی دیتا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے کہ خود اس نے گالی دی۔اب سوچئے اس حدیث پاک سے صاف واضح ہے کہ لڑائی کرنے والے پولیس کو مسجد میں لانے کے ذمہ دار ہیں یا نہیں مگر وہ ایسا کیوں کرتے ہیں۔اس لئے کہ ایک مولانا خود کو مواحد اور دوسروں کو مشرک قرار دے کر اپنے معتقدین یا اپنے مقتدیوں کو حکم دیتے ہیں کہ ان مشرکوں کو مسجد سے نکال دو اللہ تم سے تب راضی ہوگا۔ ورنہ تمہاری عبادت قبول نہ ہوگی ادھر دوسری طرف کے مولانا کا فتویٰ ہوتا ہے کہ یہ گستاخانِ رسالت ہیں۔ظاہر ہے ایسا شخص مسلمان تو نہ رہے گا پھر حکم ہوتا ہے جب تک ان کو مساجد سے نکال باہر نہیں کرتے ہو تمہارا صلاۃ وسلام بھی قبولیت سے مشرف نہ ہوگا۔بس جھڑپ ہو جاتی ہے مساجد کو تالے لگتے ہیں۔مقدمہ عدالت میں جاتا ہے اور جو پارٹی جیت جاتی ہے۔اس کا مولوی فاتح کہلاتا ہے۔

میں یہاں ایک فاتح اعظم صاحب کی ادھوری داستان ضرور عرض کرنا چاہوں گا جو کبھی سرگودھا میں ہوا کرتے تھے اور ایک بہت بڑی مسجد کی بنیاد رکھی تھی جو آج بھی بفضل اللہ پوری شان وشوکت سے ایستادہ ہے۔ جہاں کبھی کمپنی باغ ہوا کرتا تھا۔لاکھوں روپے جمع ہوئے' بنیادیں بھری گئیں۔ چندفٹ دیواریں بھی اٹھیں اور پھر لڑائی ہوگئی کس کس میں ہوئی؟ مولانا اور ان کی کمیٹی کے ارکان میں غالباً' چندے پہ ہی بات بڑھی تھی جو اس وقت لاکھوں میں تھا جب پاکستان میں لاکھوں کی بات کرنا آسان نہ تھا۔مسجد بند ہوگئی مقدمہ عدالت میں زیرِ سماعت رہا۔ مدتوں کیس چلا مگر وہ چندہ پھر مسجد کو نہیں ملا جو جس کے پاس تھا اسی کا ہوگیا۔مسجد محکمہ اوقاف نے لے لی کہ ساتھ دکانیں بہت تھیں مولوی صاحب برطانیہ چلے گئے۔خوش الحان بھی تھے' شعر بھی اچھے سے اچھے از بر' لوگوں کو پسند آئے' ٹھہرا لئے گئے۔اب سوال اٹھا کر بچے منگوائے جائیں۔ ویزہ لینا چاہا تو حکومت برطانیہ نے شرط عائد کردی کہ آمدن کم ازکم ایک صد ستر ۱۷۰ پونڈ ہونی چاہئے تا کہ اپنے کنبے کی کفالت کر سکے اور غالباً وہاں آمدن ہفتہ وار شمار ہوتی ہے۔یہ کوئی پانچ ہزار کے قریب روپے بنتے ہیں۔اتنی تنخواہ مولوی صاحب کو کون دے سکتا تھا۔آخر طے پایا کہ مسجد کمیٹی لکھ کر دیدے کہ ۱۷۰ پونڈ تنخواہ دے گی۔ چاہے دیتی وہی رہے جو پہلے سے مقرر ہے' جو بہت کم تھی مگر قانونی تقاضے پورے ہو جائیں۔لہذا یہ سب کچھ ہو گیا اور حضرت کے بچے بھی چلے گئے۔اگلا قدم گیارہویں شریف سے شروع ہوا جن لوگوں نے چندے میں پونڈ نہ دیئے وہ وہابی کر کے نکالے گئے اور یوں پہلی مرتبہ اس قصبے میں مسلمانوں میں باہم جھگڑے کی بنیاد پڑی جو اب تک بدستور چل رہی ہے اب سولہ سال بعد مولوی صاحب نے جی بھر کر لوٹنے کے بعد مسجد کمیٹی پر دعویٰ کر دیا ہے کہ انہوں نے جو کچھ لکھ کر دیا تھا اس کے مطابق تنخواہ نہیں دی بلکہ پچاس ساٹھ پونڈ دیتے رہے مجھے سولہ سال کا بقایا دلوایا جائے اور خود امریکہ تشریف لے گئے نیوجرسی کی مسجد میں تشریف فرما تھے کہ راقم کو حاضری نصیب ہوئی تو آٹھ یا دس مسلمان جمع ہوئے ہوں گے جنہیں مولانا خطاب فرما رہے تھے۔''او! نبی کو اپنے جیسا بشر سمجھنے

www.naqshbandiaowaisiah.com

والو"۔ اور اشتہار لگا ہوا تھا "شہنشاہ خطابت فاتح اعظم"۔ واقعی بہت بڑے فاتح ہیں کہ پاکستان سے شروع ہو کر امریکہ تک سینکڑوں مسجدیں فتح کر لیں۔ یہاں آ کر پتہ چلانے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ سرگودھا والی مسجد کے پہلو میں اوقاف کی ملی بھگت سے جگہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور فتح کے مال غنیمت سے بہت شاندار مارکیٹ بنا رہے ہیں۔

یہ ایک نمونہ ہے ورنہ ہر فاتح کسی نہ کسی مسجد کا فاتح ہے اور شہنشاہ باتوں کا شہنشاہ ہے۔ رہی سہی کسر پیران عظام پوری فرما رہے ہیں صرف دولت پر بس نہیں کرتے بلکہ عزت و آبرو بھی ان کا کھلونا ہے گلاسکو سے ایک پیر صاحب مرید کی بیوی لیکر پاکستان چلے آئے تو سادہ لوح مسلمان نے لکھا۔ "مجھے پتہ ہے آپ نے یہ حیلہ اس لئے کیا ہے کہ ہم آپ کا دامن چھوڑ دیں' مگر ہم نہ چھوڑیں گے۔ ورنہ پھر ہماری مشکلات کا حل کہاں سے آئے گا اور مصائب میں کس کی پناہ لیں گے آپ اگلے سال بھی حسب سابق ضرور آیئے" چنانچہ سال بعد تشریف لے گئے اور عقیدت مند کی اہلیہ محترمہ کو بھی واپس ساتھ لے گئے۔ یہ ایک پہلو ہے۔ دوسرا پہلوان لوگوں کا ہے جو دیندار ہیں۔ نیک ہیں مگر یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ ان کے علاوہ کوئی دوسرا بھی اس نیک کام میں ان کا ہاتھ بٹائے غالباً انانیت کا شکار ہو چکے ہیں اور سادہ ہیں۔ نہ حالات کی خبر ہے نہ تجزیہ کرنے کا شعور۔ راقم کو مین ہیٹن میں ایک مسجد کے خطیب نے دعوت دی وہاں تبلیغی جماعت کے اکثر دوست تشریف لے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک مولوی صاحب گئے ہوئے تھے وہ بروک لین میں مقیم تھے۔ انہیں پتہ چلا تو فوراً پہنچے مگر انگریزی سے نابلد تھے لہذا کوئنز سے مترجم منگوایا اور جیسے نماز ختم ہوئی نوافل چھوڑ کر کھڑے ہو گئے' عشا تک دم نہ لیا' مقصد صرف یہ تھا کہ کوئی اور نہ بیان نہ کر سکے۔ اپنا کیا ہے ہم تو انہیں کو سنتے رہے مگر دکھ ضرور ہوا اس بات کا نہیں کہ مجھے بولنا کا موقع کیوں نہیں دیا بلکہ اس بات کا کہ انہیں بولنا نہ آتا تھا۔ وہاں سامنے وال سٹریٹ ہے جہاں دنیا کی معیشت کنٹرول ہوتی ہے۔ وہاں مولانا صحابہ کی عظمت یوں بیان کر رہے تھے کہ اصحاب صفہ میں سے ایک صحابی صلوۃ حاجت کے لئے جنگل کو گئے تو دو چوہے لڑ رہے تھے انہوں نے چادر پھینکی ایک چوہا بھاگ گیا مگر ایک نیچے آ گیا اور پکڑا گیا دوسرا بل سے باہر آیا اور منت سماجت کرنے لگا کہ میرے بھائی کو چھوڑ دیں۔ پہلے لڑ رہا تھا اب غمخوار بن گیا مولوی صاحب نے ہاتھ باندھ کر دکھائے کہ اس طرح ہاتھ باندھ کر عرض کر رہا تھا مگر صحابی نہ مانے وہ بل میں چلا گیا اور ایک اشرفی لے آیا وہ پھر نہ مانے' وہ چوہا پھر گیا ایک اور اشرفی لے آیا۔ وہ نہ مانے۔ مترجم انگریزی میں بتاتا جا رہا تھا مگر یہاں پہنچ کر وہ بھی کہنے لگا۔ کہ یہ بھائی کہتا ہے چوہا پھر گیا یعنی مجھے اس بات کا ذمہ دار نہ بنا لینا یہ کہتا ہے کہ لہذا استرہ یا اٹھارہ اشرفیاں لایا تب بھی وہ نہ مانے' پھر گیا اور خالی گتھی لے آیا کہ اب ختم ہو چکی ہیں تب جا کر انہوں نے چھوڑا۔ ایک طرف تو دنیا و مافیہا کو چھوڑ کر صفہ میں رہائش پذیر تھے دوسری جانب چوہوں پر اتنی سختی فرمائی پھر انہوں نے یہ قصہ آپ ﷺ سے عرض کیا تو فرمایا یہ اللہ کا رزق تھا۔

یہ معاشی حل تجویز کیا جا رہا تھا اور یہ صحابہ کا کردار بیان ہو رہا تھا جنہوں نے بڑی بڑی سلطنتیں تہہ و بالا کر کے عدل و انصاف قائم کر دیا۔ روم و ایران کے فاتحین کو چوہوں سے رزق چھینتے دکھایا جا رہا تھا اور ہم یہ سب کچھ سن رہے تھے اللہ ہم سب کو معاف فرمائے اور

www.naqshbandiaowaisiah.com

ان سادہ لوح لوگوں کو مسلمانوں کی ہدایت کا سبب بنائے۔

اچھے لوگ بھی ملے' سرگودھا کے کچھ لوگ تبلیغی دورہ پر تھے پڑھے لکھے اور جہاں دیدہ اگر ایسے ہی لوگ ان ملکوں میں جائیں تو بہت فائدہ ہوسکتا ہے مگر تبلیغ کے اکابرین کی اپنی پالیسی ہے کہ سندھی جاننے والے سرحد اور پشتو بولنے والے کو سندھ روانہ فرمادیتے ہیں۔ شاید یہ ان کا طریق تربیت ہو۔ بہر حال یہی حال کینیڈا میں نظر آیا۔ عید پر تفریق رمضان پر جھگڑا یا رسول اللہ کہنا ہے۔ ہم نہیں کہنے دیں گے اور ساتھ پیر صاحب کا بوجھ فالتو اٹھانا پڑ گیا۔ یہ کیوں؟ یہ صرف مشکلات کا حل ہے اگرچہ بجائے خود ایک بہت بڑی مشکل ہے۔ ڈنمارک میں چند مسلمان شراب بیچتے ہیں۔ بھئی یہ کیوں؟ جی یہ ہمارے حضرت نے فرمایا ہے تم بوتل بیچ سکتے ہو۔ اس کے اندر خواہ کچھ بھی بند ہو تمہیں کیا ہاں کھول کر مت بیچنا کہ شراب حرام ہے۔ ''لوکر لوگل'' مسلمان کا ایک بہت پڑھا لکھا طبقہ ان حرکات سے متنفر ہو کر مذہب ہی سے بغاوت کر چکا ہے۔ آئندہ نسل ویسے ہی مغرب میں جذب ہونے کو ہے کہ تعلیم ان کی' غذا ان کی' معاشرہ ان کا وہ سارے عمل سے نکل کر مشرقی اقدار کے حامل بنیں گے؟ یہ خود فریبی ہے ہاں بعض جگہوں پر نیک دل مسلمانوں نے کچھ تنظیمی کام کیا ہے۔ جس میں مساجد کا اہتمام درس قرآن اتوار کو بچوں کو دینی تعلیم اور یہ سارا کام رضا کارانہ طور پر ہوتا ہے لوگ اپنا اپنا کام کرتے ہیں تنخواہ وہاں سے لیتے ہیں وقت مساجد کو بھی دیتے ہیں۔ شاید اس طرح کوئی بہتری کی سبیل پیدا ہوجائے۔

ساتھ ہی ساتھ مختلف جماعتیں بھی سرگرم کار ہیں جن کے اپنے مخصوص سیاسی نظریات ہیں اور انہیں اپنے سیاسی نظریات کی تبلیغ کے لئے ان مسلمانوں سے پاؤنڈ اور ڈالر چاہئیں۔ اس سے زیادہ ان کو مسلمانوں کی بھلائی سے کوئی دلچسپی نہیں ہاں لوگوں کو بانٹنے اور تقسیم کرنے میں ان کا بھی ایک خاص کردار ہے۔

آپ حیران ہوں گے میرے پاس ناروے کے کچھ لوگ ٹھہرے جو پاکستان کی سیاحت پر تھے اللہ نے انہیں اسلام سے نوازا۔ وہ شمالی ناروے سے تعلق رکھتے تھے وہاں چھ ماہ کا دن اور چھ ماہ کی رات ہوتی ہے ان کا خیال تھا کہ ناروے میں وہ پہلے مسلمان ہیں انہوں نے اپنی زندگی میں کبھی اسلام کا نام نہیں سنا چنانچہ اب بھی وہ یہاں سے مسائل کا حل طلب کیا کرتے ہیں اس بار ناروے سے پتہ کروایا تو اپنے پیران عظام میں سے ایک بہت بڑی شخصیت تشریف فرما تھی اور سرکاری اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کے علما و مشائخ نے اٹھانوے تنظیمیں وہاں رجسٹرڈ کروا رکھی ہیں جنہیں وہاں کی حکومت سالانہ امداد مہیا کرتی ہے جن میں سے ایک مولوی صاحب جو ذرا کم حصہ پاتے ہیں پاکستانی سکے کے اعتبار سے چار لاکھ روپے سالانہ وصول کرتے ہیں مگر نہ وہاں اللہ کا نام لیتے ہیں اور نہ یہاں کسی چیز پر ظاہر ہونے دیتے ہیں۔ میں تو یہ سوچتا رہا کہ جب یہ بوڑھے مر جائیں گے نئے لوگ مغرب کی تہذیب میں جذب ہو جائیں گے تو ان کی خدمت کون کرے گا اللہ کے لئے نہ سہی دین کے لئے نہ سہی کچھ اپنی ضروریات کے لئے سہی مگر ان حضرات کو بھی سوچنا چاہئے میں نہایت ادب سے عرض کروں گا کہ میرا یہ یقین ہی نہیں عقیدہ ہے کہ علما و مشائخ میں ہی ایسے عالی ہمت'

www.naqshbandiaowaisiah.com

عالی نسب لوگ موجود ہیں اور رہیں گے جو تعلیمات نبوی اور برکات نبوی کے امین ہیں اور وہی ہماری رہنمائی کر سکتے ہیں لیکن میدان اکثریت ان احباب کی ہے جن کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے جو بار بار صرف مساجد کو فتح کرتے ہیں جو دوسروں کو گیارہویں شریف دینے کے فضائل بتاتے ہیں مگر خود صرف لیتے ہیں۔ زندگی بھر دینے کی نیکی کبھی نہیں کرتے جو دنیا کا کوئی کام کئے بغیر ٹھاٹھ سے رہتے ہیں۔ لوگوں کو رزق حلال کی تلقین کے ساتھ خود کبھی حلال کمانے کا تکلف نہیں کرتے۔

اسلام ایک عالمگیر حقیقت کا نام ہے جو ہر مسلمان کو پوری زندگی کا نصاب عطا فرماتا ہے ہمیں خود اسلام کو پڑھنا اور سمجھنا ہوگا ہمیں خود اس کو اپنانا ہوگا کہ یہ صرف مولوی کا مذہب نہیں' صرف پیر کا مذہب نہیں' یہ میرا' آپ کا اور ہم سب کا مذہب ہے اور ہم سب پر اس کی حفاظت کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

علما کی فضیلت مسلم مگر اس وقت جب وہ آپ ﷺ کی تعلیمات سے ہمیں بہرور فرمائیں مشائخ کی عظمت بسر وچشم قبول مگر اس وقت جب وہ برکات نبویؐ سے ہمارے سینے روشن کریں۔

اگر ان حضرات سے یہ فیوضات حاصل نہ ہوں تو دوسرا کوئی فائدہ ان کی ذات سے وابستہ کرنا اسلام نہ ہوگا بلکہ عین ممکن ہے خلاف اسلام کوئی قدم یا عقیدہ قرار پالے۔ ہماری بدقسمتی یہ بھی ہے کہ نیک اور دیندار طبقہ نے معاشرے کی بے راہ روی سے منہ موڑ کر عزلت کی زندگی اختیار کر لی ہے مگر کیا یہ معاشرے کی خرابی کا علاج ہے؟ یا اسے مزید کھل کھیلنے کا موقع دینے کے مترادف ہے؟ لہذا عام مسلمانوں سے میری دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ صرف اسلام کو اپنائیں' خالص اور کھرا اسلام' تمام رسومات اور اوہام سے پاک اسلام ایسے لوگوں کی مجلس اختیار کریں جہاں سے علم کا نور میسر ہو قلبی روشنی حاصل ہو۔ اگر کہیں سے یہ دونوں نعمتیں یکجا ملیں تو بقول عارف رومی۔

چنیں مردے کہ یابی خاک اوشو
اسیر حلقہ فتراک اوشو

اللہ کریم ہماری عاجزانہ کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین (جاری ہے)

☆☆

www.naqshbandiaowaisiah.com

قسط نمبر 2

سلسلہ وار

تصوف کی حقیقت، شیخ کی ضرورت و اہمیت، مقام شیخ اور آداب شیخ پر آسیہ اسد اعوان صاحبہ کا منفرد تحقیقی مقالہ

"طریق السلوک فی آدابِ الشیوخ"

نوٹ۔ (آسیہ اسد اعوان صاحبہ اب قلم کی دنیا میں "اُم فاران" ہو چکیں)

وضاحت

اس مقالہ میں اولین ترجیح موضوع کی وضاحت اور سمجھنے کو دی گئی عقلی اور نقلی دونوں اعتبار سے اور بغیر کسی جانبداری کے دلائل و براہین و اقوال جمع کئے گئے ہیں۔ اور جہاں میں نے اپنے شیخ اور ان کے شیخ کے فرمودات نقل کئے ہیں وہاں بتدریج "شیخ المکرم" اور "اعلیٰ حضرت" کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ اعلیٰ حضرت سے میری مراد نسبت اویسیہ کے مجدد شیخ "حضرت اللہ یار خان (متوفی 1984ء) کی ذات مراد ہے۔ اللہ آپ پر روزوں رحمتیں نازل فرمائے اور آپ کے درجات مزید بلند فرمائے۔ آپ نے نسبت اویسیہ کی خلافت اپنے شاگرد "حضرت مولانا محمد اکرم اعوان" کو منتقل فرمائی جو سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ کے موجودہ شیخ ہیں اور جن کیلئے "شیخ المکرم" کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔

طریقت کیا ہے؟

لغوی معنی: طریقت کا ماخذ "طرق" ہے اور طرق کے معنی "راستہ" کے ہیں تو یوں طریقت کے معنی "راستہ چلنا" ہوئے۔

عمومی تعریف: دین اسلام کے دو بڑے حصے ہیں۔

1- شریعت:

تعلیمات نبوت علیہ پر مشتمل وہ شعبہ ہے جو ظاہری تعلیمات کا حامل ہے۔ یعنی ایمانیت، عبادات، معاملات اور اخلاقیات۔ جامع الفاظ میں شریعت مطہرہ قرآن، حدیث اور فقہ پر مشتمل ہے جو ہم تک نقل در نقل منتقل ہوئے۔

2- طریقت

یہ برکات نبوی علیہ کا شعبہ ہے۔ اس کا مقصد اُن کیفیات قلبی کا حصول ہے جو حضور علیہ نے تقسیم فرمائیں اور آج بھی اُسی شان سے برزخ سے تقسیم ہو رہی ہیں۔ یہ باطنی علوم کا خزینہ ہے جو سینہ بہ سینہ اولیاء اللہ سے اکتساب فیض کے ذریعے حاصل ہوتا ہے اور شریعت پر کما حقہٗ عمل میں خلوص اور گہرائی پیدا کرتا ہے۔

شریعت وطریقت کا باھمی تعلق

عبدالماجد دریا آبادی نقل فرماتے ہیں "دنیا میں موجود ہر شے کا ایک ظاہری پہلو ہوتا ہے اور ایک باطنی۔ چنانچہ قرآن و حدیث کا ایک ظاہری پہلو ہے اور ایک باطنی۔ اول الذکر کا نام شریعت اور دوسرے کا طریقت ہے۔ اسی لئے طریقت کتاب اللہ و سنت رسول علیہ سے الگ کوئی شے نہیں ہے بلکہ انہی کے مغز و باطن کا نام ہے۔ (تصوف اسلام) قرآن میں ہے"۔

واسبغ علیکم نعمہ ظاھرۃ و باطنتہ (لقمان) "اس نے اپنی تمام نعمتیں تمہارے اوپر پوری کیں۔ ظاہری بھی اور باطنی بھی"

اعلیٰ حضرتؒ فرماتے ہیں۔

نبوت کے دو پہلو ہیں اور دونوں یکساں اہمیت رکھتے ہیں۔ کمال قال تعالیٰ:

اذبعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایته ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمته (مومنوں پہ اللہ نے احسان کیا) جب انہی میں سے ایک رسول ان میں بھیجا' جو ان کو اس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاک صاف کرتا اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

ظاہری پہلو تلاوت آیات اور تعلیم کتاب و تعلیم حکمت پر محیط ہے (جو شریعت مطہرہ ہے) اور باطنی پہلو کا تعلق تزکیہ باطن سے ہے۔

(دلائل السلوک)

قدیم صوفیاء کی رائے

عبدالماجد دریا آبادیؒ فرماتے ہیں۔

''آج جو مشائخ طریقت قیود شریعت سے آزاد رہنا باعث فخر سمجھتے ہیں تو انہیں مایوسی اور حیرت ہوگی کہ قدماء صوفیا کے نزدیک طریقت و شریعت میں تخالف مطلق نہ تھا۔ بلکہ شریعت ہی کی تکمیل کا نام طریقت تھا۔''

مزید فرماتے ہیں کہ

''دراصل علم کی دو اقسام ہیں ظاہری اور باطنی۔ جب تک اس کا تعلق زبان واعضا سے ہے تو اسے علم ظاہری سے تعبیر کریں گے اور اس کا نام شریعت ہے۔ مثلاً عبادات واحکامات وغیرہ اور جب اس کا اثر ظاہر سے گزر کر باطن تک محیط ہو جائے تو اسی کو طریقت کہتے ہیں۔ یہاں عبادات واحکامات کی بجائے مقامات واحوال کی اصطلاحیں رائج ہیں۔ مثلاً تصدیق' اخلاص' تقویٰ' توکل' صحبت' صبر وغیرہ''۔

تصوف اور طریقت میں تعلق

حضرت شیخ المکرم فرماتے ہیں:۔

''طریقت شریعت کے مقابل ہے۔ اور جس طرح شریعت قرآن' حدیث اور علوم فقہ پہ مشتمل ہے اسی طرح طریقت تصوف پہ مشتمل ہے اس لحاظ سے تصوف اور طریقت ایک ہی چیز کے دو نام ہیں''۔

تصوف کیا ہے؟

مسلمانوں کے دلوں میں دھرے ہوئے چراغوں کو نور نبوت سے روشن کرکے انسانیت کے راستے پر سجا دینا اسلامی تصوف ہے۔

(اسرار التنزیل)

لفظی معنی

لغوی اعتبار سے تصوف کے مادہ اشتقاق کے بارے میں مختلف علمائے کرام کے ارشادات یہ ہیں:۔

1-الصوف 2-الصفوا 3-الصفا 4-التصوف 5-الصفہ 6-الفف

www.naqshbandiaowaisiah.com

اس ضمن میں وضاحت اور علمی بحث میں پڑے بغیر سب سے جامع تشریح جو میری نظر سے گزری ہے وہ ''اعلیٰ حضرتؒ'' نے ارشاد فرمائی ہے۔

جامع تشریح

''لغت کے اعتبار سے تصوف کی اصل خواہ صوف سے ہو اور حقیقت کے اعتبار سے اس کا رشتہ چاہے صفا سے جا ملے اس میں شک نہیں کہ یہ دین کا ایک اہم شعبہ ہے۔ جس کی اساس خلوص فی العمل اور خلوص فی النیت پر ہے اور جس کی غایت تعلق مع اللہ اور حصول رضائے الٰہی ہے اور قرآن و حدیث کے مطالعہ' اسوہ حسنہ اور آثار صحابہؓ سے اس کا ثبوت بھی ملتا ہے۔'' (دلائل السلوک باب اصفحہ ۷)

ایک اور وضاحت جو ایم اے اسلامیات کے نصاب کی کتاب میں تمام بحث و مباحث کو سمیٹتے ہوئے آخر میں بیان کی گئی ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

''تصوف وہ علم ہے جس میں بذریعہ ''نور نبوت و تعلیم سرور کائنات'' حق و تعالیٰ کی ذات و صفات' اسرار علم لدنی' وصول الی اللہ کے طریقے' جملہ لوازمات سلوک' طریقت کے اصول اور رموز معرفت و حقیقت بیان کئے جاتے ہیں۔''

نیز لکھا ہے کہ

''تصوف کی بنیاد استدلال اور تعقل پر نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق عقیدہ اور عشق سے ہے۔ بالفاظ دیگر عشق حقیقی کی منازل طے کرنے کے لئے جو طریقہ کار اپنایا جاتا ہے اسے تصوف کہتے ہیں۔ لیکن یہ یاد رہے کہ تصوف کے تمام تر عقائد و اعمال کا تعلق دین اسلام سے ہے۔ وہ عقائد و نظریات جن کا تعلق اسلام سے نہیں وہ جزو تصوف نہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ موجودہ دور میں غیر اسلامی نظریات کو بھی جزو تصوف شمار کیا جاتا ہے۔'' (اسلامی اخلاق و تصوف)

جامع تشریح

صوفی کون ہے؟

جس طرح ہر شعبہ سے متعلق ایک خاص اصطلاح وضع ہوتی ہے مثلاً علم العقائد کے حامل کو متکلم' علم الاحکام سے متعلق کو فقیہہ اور قرآن و حدیث کے عالم کو بتدریج مفسر و محدث کہتے ہیں اسی طرح علم الاخلاص یعنی تصوف کے حامل کو جو علوم باطنی کے تحت صفائے قلب اور اصلاح باطن کا کام کرتا ہے' صوفی کہا جاتا ہے۔ اس کی وضاحت ہر صوفی نے اپنے انداز میں کی ہے۔ مثلاً

1- ابن جلاءؒ نے فرمایا:-

''کسی علم میں اس کا مطلب نہیں پایا جاتا مگر اس کی تعریف یوں کی جاتی ہے کہ صوفی ایسا فقیہہ ہوتا ہے جو کسی قسم کے اسباب پر اعتماد نہ کرتا ہو' مکانیت کی قید کے بغیر اللہ کے ساتھ رہے۔ حق تعالیٰ اسے ہر مکان اور علم سے غافل نہیں رہنے دیتے اس لئے اسے صوفی کہتے ہیں۔''
(کشف المحجوب)

2- بشر بن حارثؒ فرماتے ہیں:-

''صوفی وہ ہے جس کا قلب اللہ کے لئے صاف ہو جائے''۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

3-اسلامی اخلاق وتصوف کے مصنف فرماتے ہیں۔

''صوفی وہ ہے جو اپنے آپ کو حق میں فنا کر دے اور اس کے اندر کوئی کدورت اور تیرگی باقی نہ رہے۔ نیز وہ دین اسلام کی حدود میں رہتے ہوئے راہ طریقت پر گامزن ہو اور اس کا کوئی فعل قرآن وسنت کے خلاف نہ ہو۔''

4- شہاب الدین سہروردیؒ فرماتے ہیں۔

''صوفی وہ ہے جس کی صفت علم الٰہی، حلیہ عبادت الٰہی اور لباس تقویٰ ہو۔''

5- حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں۔

''صوفی وہ ہے کہ جو بولے تو اس کی زبان پہ حق جاری ہو، خاموش ہو تو اس کے جسم کا ایک ایک رونگٹا زبان حال سے شہادت دے کہ اس کے اندر دنیا کی کوئی ہوس موجود نہیں۔''

ابوالحسن نوریؒ فرماتے ہیں۔

''صوفی وہ ہے جو نہ کسی کا مالک ہو نہ ملک۔''

تصوف وصوفی کا اسلام میں مرتبہ

اب اسلام کی رو سے صوفیا کرام کا مقام ومرتبہ کیا ہے۔ مولانا عبدالماجد دریا آبادی نے اپنی کتاب ''تصوف اسلام'' میں تصوف کی نو اہم کتب کا اجمالی خاکہ پیش کیا ہے۔ جن میں سے ایک کتاب اللمع ہے جو چوتھی صدی ہجری میں لکھی گئی۔ اس میں ابونصر سراج یوں ان غلط فہمیوں کا ازالہ فرماتے ہیں جن کا علمائے ظاہر اور صوفیائے ناقص شکار ہیں۔

1- قرآن کریم کی روشنی میں

شهد الله انه لا اله الا هوا والملكته واولو العلم قائما بالقسط (3:98) ''گواہی دی اللہ نے کہ اس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں اور فرشتوں نے اور اولوالعلم لوگوں جو اس پہ انصاف پہ قائم رہنے والے ہیں نے گواہی دی''۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے تمام مومنین سے بلند مرتبہ ان کا رکھا جو اولوالعلم اور قائمین بالقسط ہیں اور فرشتوں کے بعد ان کی شہادت پیش کی۔ چنانچہ حضورؐ نے بھی علما کو جانشیں انبیاء ارشاد فرمایا ہے۔ اب یہ صاحب علم کون ہیں؟ مصنف موصوف مومنین کو تین طبقات میں تقسیم فرماتے ہیں۔

1-ارباب حدیث 2-فقہا 3-صوفیا

جو مشترکہ امور مثلاً عقائد، اتباع، قرآن وسنت اور علوم وفنون سے کام لینے میں سب برابر ہیں لیکن صوفیا کا کمال یہ ہے کہ وہ انواع عبادات، حقائق طاعات اور اخلاق جمیلہ سے جن درجات عالیہ اور منازل رفیعہ کو پا لیتے ہیں وہاں تک علما ظواہر اور فقہا ومحدثین کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے وہ اس آیت مبارکہ میں اللہ کا مخاطب ہونے کے زیادہ سزاوار ٹھہرے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

منکرین تصوف کا جواب

ابونصر سراج صوفیا کی مزید خصوصیات بیان کرنے کے بعد ان منکرین تصوف کو مخاطب کرتے ہیں جو اس بات کے قائل نہیں کہ قرآن وحدیث کے سارے دفتر میں کہیں تصوف یا صوفیا کا ذکر نہیں ہے۔ فرماتے ہیں۔

''صوفیا کے تذکرے سے تو قرآن مجید بھرا پڑا ہے۔ مثلاً صادقین وصادقات' قانتین وقانتات' خاشعین' موقنین' مخلصین' محسنین' خائفین وجلین' ذاکرین' صابرین' راخین' متوکلین' اولیا' مصطفین' اسرار مقربین مشاہدین' متصد قین نیز مطمئنین (یعنی الا بذکر اللہ تطمئن القلوب سے مراد اہل تصوف ہی تو ہیں)

احادیث کی روشنی میں

ان من امتی مکلمون ومحدثون وان عمر منھم میری امت میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو مکالمہ (الٰہی) اور گفتگوئے (الٰہی) سے سرفراز ہوں گے اور عمر بھی انہی میں سے ہیں۔

یدخل شفاعتہ رجل من امتی الجنتہ مثل ربیعتہ ومفریقال لہ' اویس قرنی. میری امت میں ایک ایسا شخص بھی ہوگا جس کی شفاعت سے لوگ جنت میں قبیلہ ربیعہ ومفر کی طرح (یعنی بکثرت) داخل کیے جائیں گے اور وہ اویس قرنی ہوگا۔

اعلیٰ حضرتؒ کی تحقیق

''تصوف بدعت ہے یا نہیں اس کی بحث بعد میں آئے گی یہاں اصولی طور پر واضح کیا جارہا ہے کہ منکرین تصوف کی حیثیت نہ تو مجتہد کی ہے نہ ان کا انکار کسی کے لئے حجت ہے اور نہ یہ علمائے حق پہ یا صوفیا کی جماعت پہ فوقیت رکھتے ہیں کہ ان کی رائے کا احترام کیا جائے' مقابل امام حسن بصریؒ سے لے کر آج تک کروڑوں نفوس قدسیہ کے۔ مولانا احمد علی لاہوری منکرین تصوف کو چور ڈاکو اور راہزن کہتے ہیں کہ یہ دین کے ایک اہم جزو کو خارج کرنے پر تلے ہیں۔ (جاری ہے)

☆☆☆☆

www.naqshbandiaowaisiah.com

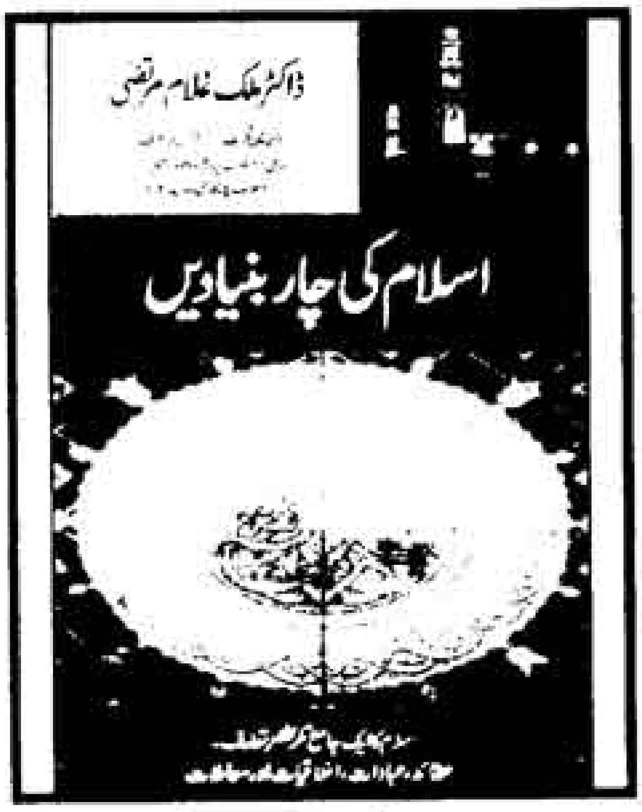

سلسلہ وار ....

ڈاکٹر ملک غلام مرتضیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظیم تصنیف

''اسلام کی چار بنیادیں''

سے اقتباس......

قسط نمبر 3

السلام علیکم کا مفہوم

''السلام علیکم'' کا مطلب ہے کہ میری طرف سے تم سلامتی میں ہو۔ میری زبان' میرے ہاتھ سے تمہیں کوئی خطرہ نہیں۔ میری زبان تمہاری عزت کی حفاظت کرے گی اور میرا ہاتھ تمہاری عزت' تمہاری جان' تمہارے مال کی حفاظت کرے گا۔ مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ دوسرے مسلمانوں کو خوف زدہ رکھے۔ بلکہ مومن وہ ہے کہ لوگ اس سے امن میں رہیں' اپنی جانوں کے معاملے میں بھی اور اپنے اموال کے معاملے میں بھی۔ یعنی مجھے اس بات کا اطمینان ہو کہ اگر میں حج پر' تبلیغی جماعت کے ساتھ یا درس دینے جا رہا ہوں تو میرے گھر' میری بیوی بچوں اور میرے ماں باپ پر کوئی حرف نہیں آ سکتا' اس لئے کہ میرا ہمسایہ میرے دفاع میں جان دے دے گا۔ یہ ہے مومن جسے لوگوں نے اپنے مال' جان کا محافظ اور امین سمجھ رکھا ہو کہ ہمارے ہوتے ہوئے اور ہماری غیر موجودگی میں یہ ہماری جان' مال اور عزت کا محافظ رہے گا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔ واللہ لا یومن واللہ لا یومن واللہ لا یومن! قیل من یا رسول اللہ؟ قال الذی لا یامن جارہ بوائقہ ''اللہ کی قسم کھا کے کہتا ہوں وہ شخص مومن نہیں' وہ شخص مومن نہیں' وہ شخص صاحب ایمان نہیں! صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کون مومن نہیں؟ فرمایا وہ شخص جس کی شرارتوں سے اس کا ہمسایہ محفوظ نہ ہو'۔ وہ شخص اہل ایمان میں سے نہیں ہو سکتا' ہمسایہ بجائے اسکے کہ اس کو اپنا محافظ سمجھے' اسی سے ہی ڈر رہا ہو۔ کہ یہ کہیں مجھے نقصان نہ پہنچا دے۔ فرمایا اکمل المومنین احسنھم خلقا ایمان میں سب سے زیادہ کامل لوگ وہ ہیں جو اخلاق میں سب سے زیادہ حسین ہوتے ہیں'' اور فرمایا ایمان کو کیا کیا چیز خراب کرتی ہے؟ مجھ جیسے فلسفے کے طالب علم سے یہ سوال پوچھتے تو میں کہتا ایمان کو شک خراب کرتا ہے لیکن دیکھیے حضور ﷺ نے کیا تعریف کی ہے۔ فرمایا ان الغضب لیفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل فرمایا'' غصہ اور غضب ایمان کو یوں بگاڑ دیتا ہے جیسے ایلوا (کڑوا چھوٹا سا پھل) شہد کو خراب کر دیتا ہے''۔ پنجابی میں اسے کوڑتمہ کہتے ہیں۔ اگر اسے شہد میں ڈال دیں تو شہد کا خانہ خراب ہو جاتا ہے۔ فرمایا ایسے ہی غصہ ایمان کو برباد کر دیتا ہے۔ (غصہ صبر کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ غصہ صبر کا الٹ ہے)۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

مومن جھوٹا نہیں ہو سکتا

حضور اکرم ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ !ایکون المومن جبانا" کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! یہ طبعی چیز ہے' بعض لوگ بہادر ہوتے ہیں اور بعض بزدل' مومن بزدل ہوسکتا ہے۔ پھر پوچھا گیا ایکون المومن بخیل ا" کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے؟ فرمایا ''ہاں! مومن میں بخل والے لوگ بھی ہوں گے' سخی بھی ہوں گے''۔ پھر پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ !ایکون المومن کذابا" کیا مومن جھوٹا ہو سکتا ہے؟ فرمایا ''نہیں مومن جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ مومن اور جھوٹ اکٹھے نہیں ہوں گے''۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی تھی مگر پھر کلنٹن کیس میں سمجھ آ گئی۔ سب سے بڑا اس پر جو الزام تھا وہ جھوٹ کا تھا۔ اس پر یہ الزام نہیں تھا کہ تو نے منہ کالا کیوں کیا؟ یہ کوئی نہیں پوچھ رہا' وہ تو ہر ایک کو پتہ ہے' پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں۔ اس پر جو اصل الزام تھا وہ یہ کہ تو نے جھوٹ بولا ہے۔ آپ اگر باہر کی دنیا میں جائیں' ایک شخص جو شراب کے نشے میں دھت ہو' گندگی اور بدکاری میں ملوث ہو' کھلم کھلا بے حیائی کر رہا ہو' اس کو آپ یہ کہہ کر دیکھیں کہ تم جھوٹے ہو۔ پھر دیکھئے وہ آپ کے گریبان میں ہاتھ ڈال دے گا۔ وہ نشے میں دھت ہے' بے حیائی' بدکاری کر رہا ہے۔ آپ اس سے بے شک کہہ دیں کہ تم نے شراب پی ہوئی ہے وہ کہہ دے گا ہاں پی ہوئی ہے اور مائنڈ بھی نہیں کرے گا۔ اس کو یہ کہہ کر دیکھیں کہ تم جھوٹے ہو۔ وہ بھڑک اٹھے گا۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ نے جھوٹ کی شدت کو ٹھیک محسوس فرمایا ہے اور ایمان کا صدق کے ساتھ ایک رابطہ قائم کیا ہے کہ جو شخص سچا نہیں ہے اس کے دل میں ایمان نہیں ہے۔ ایک لمبی حدیث کا صرف شروع کا حصہ تحریر کر رہا ہوں' یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں میں آئی ہے۔

قال لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مومن حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک زناکار جب زنا کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا بلکہ ایمان اس کے دل سے نکل جاتا ہے۔ ولا یسرق السارق حین یسرق وھو مومن ایک چور' جس وقت چوری کر رہا ہوتا ہے' اس وقت وہ اہل ایمان میں سے نہیں ہوتا''۔ ولا یشرب الخمرحین یشربھا وھو مومن ''ایک شخص جس وقت شراب پی رہا ہوتا ہے' اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا''۔ اسی طرح ایک شخص خیانت کر رہا ہوتا ہے' رشوت لے رہا ہوتا ہے یا کھلم کھلا بے ایمانی کر رہا ہوتا ہے' اس وقت وہ اہل ایمان میں سے نہیں ہوتا۔ المومن مالف والا خیر فیمن لا یالف ولا یولف ''مومن تو الفت کا سراپا ہوتا ہے۔ اس شخص میں کہاں خیر رہی جو لوگوں سے پیار نہ کرے اور لوگ اس سے الف نہ کریں اور فرمایا المومن للمومن کالبنیان یشر بعضه بعضا ثم شبک بین اضابعه ایک مومن دوسرے مومن کے لئے ایسے ہوتا ہے جیسے ایک دیوار میں لگی اینٹیں ایک دوسرے کو مضبوط کر دیتی ہیں۔ ''وہ ایک بنیاد کی طرح' ایک دیوار کی طرح ہوتا ہے' جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کر دیتا ہے''۔ ثم شبک بین اصابعہ''' اور یہ سناتے ہوئے حضور ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو یوں ملا کر دکھایا کہ مومن آپس میں یوں ہوتے ہیں''۔

مومن کا مقام

ایمان صرف دعوے کا نام نہیں' ایمان رویے (Attitude) کا نام ہے۔ ایک سلوک اور ایک مسلسل عمل کا نام ہے۔ وہ رویہ' سلوک' عمل اور

www.naqshbandiaowaisiah.com

تربیت اگر نہیں آئی تو ایمان دل کے اندر موجود نہیں ہے۔انسان اگر صرف اقرار باللسان تک محدود ہے تو وہ شخص مومن نہیں۔اگر اللہ ایمان عطا فرمادے تو مومن کا مقام یہ ہے کہ فرمایا لیس شئی اکرم علی اللّٰہ من المومن مومن سے زیادہ اللہ کیلئے عزت والی کوئی چیز نہیں۔اور فرمایا لو ان اھل السما والارض اشترکوا فی دم مومن لاکبھم فی النار ''آسمان اور زمین میں جتنی مخلوقات ہے' سب مل کر اگر ایک مومن کے قتل میں پوری دنیا کے انسان' مخلوقات' آسمان اور زمین شریک ہوجائیں تو فرماتے ہیں کہ مومن کا خون مجھے اتنا عزیز ہے کہ میں سب کو اٹھا کر دوزخ میں پھینک دوں گا اور فرمایا "من عادلی ولیا فقد آذنت له بالحرب" ۔جس نے میرے دوست کے ساتھ دشمنی' عداوت رکھی' میرا اس کے خلاف اعلان جنگ ہے۔

ایمان ایک شعوری عمل کا نام ہے

میرے پاس ایک سائیکل تھی۔اس سائیکل میں بیماری یہ تھی کہ اس کے کتے فیل ہوجاتے تھے۔کسی سائیکل کے کتے فیل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ اس کے پیڈل جتنے چاہیں مارتے رہیں' پہیہ نہیں گھومے گا اور تھوڑی دیر کے بعد آپ سائیکل سے نیچے اتر آئیں گے یا اگر آپ کے پاس کار ہے' اس کو آپ ایکسیلیٹر دیتے رہیں لیکن اگر آپ نے گاڑی کا گیئر نہیں لگایا اور ایکسیلیٹر کا گیئر بکس سے کوئی رابطہ نہیں' اس سے اس کا رشتہ ٹوٹا ہوا ہے' تو آپ جتنا مرضی ایکسیلیٹر دیتے رہیں' پٹرول جلتا رہے گا' گاڑی زوں زاں کرتی رہے گی لیکن ایک قدم آگے نہیں بڑھے گی۔اس مثال سے مراد یہ ہے کہ اگر ہمارے ایمان کا عمل کے گیئر بکس کے ساتھ رشتہ ٹوٹا ہوا ہے' جب ہم ایکسیلیٹر دیتے ہیں تو وہ شور تو بہت مچاتا ہے۔ہم اس پر خوش ہوجاتے ہیں یہ دیکھے اور سوچے بغیر کہ کچھ فاصلہ بھی طے ہوا ہے یا نہیں' کچھ عمل بھی ہوا ہے یا نہیں' کچھ منزل کی طرف بھی بڑھے ہیں یا نہیں۔ہم سمجھتے ہیں کہ مسلمان کے گھر میں پیدا ہوئے اور نام غلام مرتضیٰ رکھ دیا گیا تو اب ایمان کا کچھ نہیں بگڑ سکتا' اب تو ہم مسلمان ہیں۔ہم ایمان کو ایک سنی سنائی چیز سمجھتے ہیں۔مجھے یاد ہے' یہ 1947ء کی بات ہے جب میں دوسری جماعت میں تھا تو والدہ محترمہ سے میں نے پوچھا کہ ہم کون ہیں؟ شیعہ یا سنی؟ انہوں نے کہا ہم سنی ہیں۔بس اس دن سے میں سنی ہوں۔اب سنی' شیعہ کیا ہوتا ہے یہ بیس سال تک پتہ نہیں لگا۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆